بفضل خلاق زمین و زمان و فضل رزاق انس و جان

کتاب مانند سوسار ی رنگ برنگ خیالات سے بھری کہیں بلبل و گل کا افسانہ کہیں سوز و گداز شمع و پروانہ موسوم

گلستان خیال

معروف بہ

چمنستان خیالات نظم

نتیجہ جودت طبع سخنور عالی طراز دستار سخنوری منشی گینڈن لال صاحب بدایونی متخلص بہ گوہر

مطبع نامی منشی نولکشور رئیس کانپور میں بہ طبع ہوئی

بفضل خلاق زمین و زمان فیض رزاق انس و جان
کتاب مانند سحر سامری رنگا رنگ خیالات سے بھری کہیں بلبل و گل کا افسانہ کہیں سوز و گداز شمع و پروانہ موسوم بہ
بساتین کے سو خیال
معروف بہ
چمنستان خیالات گوہر
نتیجۂ جودت طبع سخنور زمانی طرۂ دستار سخنوری منشی گیندن لال صاحب بدایونی متخلص بہ گوہر
مطبع نامی منشی نولکشور کانپور میں زینت بہ طبع ہوئی

نمبر شمار نمبر عام	نمبر شمار نمبر خاص	قسم خیال	نام بحر	وزن بحر	مصرعۂ اول	نمبر صفحہ
۲۵	۱۴	سراپا صنعت تجنیس و اشتقاق	لاونی والے اس بحر کو لنگڑی تک کہتے ہیں اور با اعتبار عروض لاونی نام اس بحر کا بیٹھ مسدس سبع مشکل ہو سکتا ہو گر بلحاظ علل و زحافات ارکان مقررہ مین کمی بیشی بھی ہو سکتی ہو	نمبر ۲ بحر — وزن مصرعۂ اول خیالات: فاعلاتن فعلاتن فعولن فعلن فعل فعل فعلن فعلن — وزن مصرعۂ دوم خیالات: فعول فعلن فعولن فعلن فعل فعل فعلن فعلن —	رقم خوبیاں کن دن تم یہ دل کے خزانے سے لاؤن	۵۴
۲۶	۱۵	صفت زلف			دکھا دو بل زلفوں کے مجھے تم نے بال بال پریشاں لون	۵۵
۲۷	۱۶	سراپائے معشوق			تراسراپا دیکھکے پیارے عالم شور و غل مین ہے	۵۶
۲۸	۱۷	سراپائے عاشق			عاشق کا نہین سنا سراپا معشوقوں کے سنے ہین عام	۵۹
۲۹	۱۸	چہار صنعت جدا گانہ ہر چہار بند مین			ہم جائینگے ساتھ تمھارے جہان کہین جاؤ گے تم	۶۰
۳۰	۱۹	لال مینا کا ذکر			لالوں کا ہو شوق صنم کو ہوئی بول و چال پری	۶۱
۳۱	۲۰	صفت زخم سینۂ عاشق کی			تونے کوئی بیچارہ دیکھا ہوگا بلبل زار چمن	۶۳
۳۲	۲۱	قاصد کا ذکر			دیکھا ہے جو حال ہیر اسپ یار کو سمجھانا قاصد	۶۴
۳۳	۲۲	جنازۂ عاشق			ہے یہ جنازہ اس عاشق کا جسکا تجھپر دم نکلا	۶۵
۳۴	۲۳	صفت زیور مع تجنیس			تو زیور پہنے ہے بدن پر ہم بے پر بے زر ٹھہرے	۶۶
۳۵	۲۴	لفظ چھینا چھینی کی تکرار			چھنی ہوئی ہے ایک بات ہر چیز بت گلبدن مین ہے	۶۸
۳۶	۲۵	فراقیہ			پہاڑ کا جنگل کا کاٹنا سہل ہے کچھ دشوار نہین	۶۹
۳۷	۲۶	تجنیس و اشتقاق و صفت رفتار معشوق			بات مین چال اور چالاکی ہے سکی چال کی شوخی و ستم	۷۰
۳۸	۲۷	اشتقاق و تجنیس و تکرار			بات مین بل اور بل مین چھل چھلا یا تھو ٹین چھم چھم چھم	۷۲

نمبر شمار: نمبر عام	نمبر شمار: نمبر خاص	قسم خیال	نام بحر	وزن بحر	مصرعۂ اول	نمبر صفحہ
				نمبر ۸ بحر		
۷۶	۱	ہولی	لاؤنی والے اس وزن کو دوڑ کہتے ہین اور عروض سے نام اسکا لطیف مثلث مخفف ہے اور یہ وزن مصرعۂ اول کا ہے اور اشعار درمیانی کا وزن مطابق دوہے کے ہوتا ہے۔	فعولن فعلاتن فعلن (یا فعلان)	ہمین ہولی سے کیا حاصل	۲۰
۷۷	۲	عشقیہ			خدا کے لیے ہو غافل	۲۲
				نمبر ۹ بحر		
۷۸	۱	ہولی کا تیوہار	لاؤنی والے اس بحر کو (میری جان کی رنگت) یا (میر سیاں کی بڑی رنگت) کہتے ہین اور باعتبار عروض جدید خیالات نام اسکا (جان من مخفف مجنس) ہو سکتا ہے اور بلحاظ علل و زحافات دیگر اوزان بھی ہو جاتے ہین	فعلن فعلن فعلان فعل فعلاتن فعلاتن فاع فعولن فعلن فعلاتن فعل فعولن فاع فعولن فعلن فعلاتن	ہے ہولی کا زور ملو سینے سے میری جان گلے با ڈالو جی	۱۲۲
۷۹	۲	آلارم نام پارچہ			ہے آب رواں چشمے سے چشم پر نم میری جان عشق گلبدن نے مارا جی	۱۲۴
۸۰	۳	استغنائے حل طلب			دو حرف تو نکا یکے نام سا حرف نکالا میری جان کہو کیا اسکی صفائی جی	۱۲۵
				نمبر ۱۰ بحر		
۸۱	۱	عشق کا وصف	جان من مخفف	فعل فعلاتن فع - فاعلن فعلن فعلاتن - فعل مفعول فعل -	شوق مشکل ہے میری جان عشق مشکل ملو تنا دل عشق آسان نہین	۱۲۷
۸۲	۲	حسن کی تعریف			حسن دولت ہے میری جان حسن دولت ہے مگر شہرت دیکھو ہے ایک گھڑی	۱۲۸

تقریظ و تاریخ ریختۂ کلک جواہر سلک شاعر ذی استعداد صاحب طبع وقاد جناب منشی دیبی پرشاد صاحب متخلص بہ سحر دوست مصنف سب ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع بدایون

کارساز حقیقی کا شکر ہی بیشمار اور احسان ہزار در ہزار کہ اندنون کتاب بے مثال مسمے بہ سماعین کے سو خیال بعد تصحیح مکرر نہایت خوبی سے طبع ہوئی اور مقبول طبع عام ہوئی واقعی بہت نادر کلام ہی لائق پسند خاص اور عام ہی کہین حمد کہین مناجات کہین عشق و حسن کی حکایات کہین سوز کہین ساز کہین ناز کہین نیاز کہین گل و بلبل کا افسانہ کہین داستان شمع و پروانہ کہین معرفت و عرفان کہین دنیا دی مطلب کا بیان ہندوستانی چست مضمون درست راگ راگنی کا مزہ سرور افزا صنائع بدائع شاعری دلربا جو پسند ہی دلپسند ہے شاعری عجیب مضامین غریب کہین تلازم اصطلاحات کہین محاورات کیا خوب تصور لاجواب ہی از رنگ چمن ہی یا کتاب ہی عیب سے بری ہی لطف سے بھری ہی معنی مین رنگینی لفظون مین دلبری ہی نسخہ ہی یا پری ہی مرہٹی اور لاؤنی اکثر دیکھین مگر اب تک ایسی کمتر دیکھین ہر طرح قابل توصیف و تعریف ہی کیون نہو کس کی تصنیف ہی شاعر باکمال ناظم بے مثال درۃ التاج شاعری طرۂ اکلیل سخنوری نازک خیال منشی گیندن لال صاحب گوہر بدایونی جو ز سخن کے نقاد ہین یہ خیالات اُنکے طبع زاد ہین شہرہ اسکا بہار سو ہی کتاب ہی یا جادو ہی جس طبیعت کو کچھ بھی مذاق سخن یا عشق سے مس ہی اسکو اسکا دیکھنا بس ہی مصنف کو اس کتاب کی تصنیف سے اپنی جودت طبع کا اظہار منظور نہین فرمائشون سے مجبور ہی اب تک جو لاؤنی بتصانیف دیگر دیکھنے مین آئین یا گانے والون سے سنا ئین اکثر کی قافیہ اور نا موزون پائین اور مضمونون مین بھی بے ترتیب دکھائین جلیسان بدایون نے اصرار مین طولانی کیا تب مصنف نے موزون کرنا قبول کیا ورنہ اس لاؤنی کی طرف خواب و خیال مین بھی

رغبت نہ تھی اس قسم کے کلام سننے کی عادت بھی نہ تھی البتہ انشا پردازی اور شاعری سے
سروکار ہی پانچ چھ کتابین نظم و نثر چھپ چکین اب ایک اور نسخہ تیار ہی مگر انصاف کیا جائے
اور عدل کو ہاتھ سے نہ دیا جائے تو اس کتاب مین بھی جو لکھا ہی سب خوب ہی ہر دل کو عزیز
اور ہر طبع کو مرغوب ہی جو خیال ہی عشق و معرفت سے مالامال ہی صنائع و بدائع شاعری سے
کب خالی ہی کہین تلازم کہین بیان مثالی ہی جس چیز کا بیان کیا سمان باندھ دیا ہی جو کلام ہی
سحر نظام ہی جو بات ہی کرامات ہی خیالات گوہر ہین یا گوہر خیالات کمالات با جوہر ہین یا جوہر
باکمالات اگر شمہ اسکا وصف بیان ہو شاہنامے کی داستان ہو سمبت ۱۹۳۳ یعنی ۱۸۷۶ء مطابق
۱۲۹۳ہجری مین یہ کتاب تصنیف ہوئی اور بکثرت خواستگار اسکے شائقین صنائع و بدائع
ہوئے چنانچہ اسی زمانے مین چند خیالات مجملاً اور بے ترتیب اور حصۂ اول عارفانہ کے مختصر
مضامین مطبع ذخیرہ رفاہ عام سیالکوٹ سے شائع ہوئے حصۂ دوم عاشقانہ اب تک علحدہ
نہین چھپایا گیا تھا شائقین کا تقاضا تھا لہذا اب اسکی طبع مین جناب منشی نولکشور صاحب نے
اپنی ہمت عالی کو صرف فرمایا تشنگان سخن کی پیاس کو بجھایا اسکی ترتیب کے وقت تک کچھ
قواعد تصنیف اس قسم کی نظم کے مترتب نہ تھے ۱۸۷۹ء مطابق ۱۲۹۶ہجری مین مشورت
شاگردان مصنف ہذا حضرت ممنت فرخ آبادی نے آٹھ ورق کی کتاب عروض قسم جدید نام
مین چند بحرین اس کتاب کی اور کچھ اپنی طرف سے شامل کرکے چند قاعدے ترتیب دیے کہ نام
بحور اس رسالے سے اور جو اس رسالے مین بنائے گئے وہ تجویز مصنف ہذا اس فہرست مین داخل
کیے گئے چونکہ یہ نسخہ پہلے تصنیف ہو چکا ہی لہذا ان قواعد کی پابندی سے مستثنے ہی مصنف ہر طرح
قابل داد و ثنا ہی طرز کلام سے رنگینی طبع پیدا ہی ع قبول خاطر و لطف سخن خدا داد ست
اب مین قطعہ تاریخ برائے اختتام کرتا ہون اور دل سے دعا کرتا ہون کہ خدا کرے مقبول انام

مصنف اور سامعین کی مراد حصول ہووے ہذا

خدائے پاک کا صد شکر و احسان	چھپا یہ نسخہ رشک گلستان
لکھو یہ مصرع تاریخ اے سحر	خیال گوہر مرد سخندان

تقریظ و تاریخ تصنیف کتاب مرتبہ جناب والا مناقب منشی نراین داس صاحب پاراسری تخلص شعلہ رئیس بدایون

آج یہ مجھسے قول دل کا ہے	کہ کدھر دھیان تیرا اٹھلا ہے
تو تو رکھتا تھا طبع مین گرمی	آج کیا ہو گیا جو ٹھنڈا ہے
گرم بازاری سخن بھی دیکھ	تونے گو اک زمانہ دیکھا ہے
مین نے مانا کہ بجھ گیا تیرا جی	سرد و گرم زمانہ دیکھا ہے
مگر اس بات کو بھی خوب سمجھ	نہین اچھون سے خالی دنیا ہے
سب برے ہی نہین ہین اچھے بھی	یہی دنیا کا کارخانا ہے
اور اچھون مین بھی جو غور کرو	ایک پر ایک فوق رکھتا ہے
سیر دنیا سے ہو گیا گر سیر	تو کتابون کی سیر زیبا ہے
پڑھ چکا گر کتابین سب اگلی	انکا پھر پڑھنا عیب گنتا ہے
تو مین بتلاؤن تو یہ نسخہ دیکھ	اسمین جو بات ہے وہ اعلا ہے
دیدنی ہے یہ نسخہ نایاب	دیکھ اسکو جو آنکھین رکھتا ہے
تجکو ہوگا پسند اور مرغوب	اسمین وہ ہے جو تجکو بھاتا ہے
تجھے ہوگا عزیز وہ سب سے	تیرے پیارے نے وہ بنایا ہے
اپنے دل سے یہ بات جبکہ سنی	مین یہ سمجھا یہ جھوٹ کہتا ہے

پھر وہ بولا کہ سانچ کو کیا آنچ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہی
طاق مین سے کتاب لیکر دیکھ تا ہو معلوم سچ یہ دعوا ہی
مین نے لیکر پڑھی کتاب یہ جب جانا تب قول دل کا سچا ہی
وصف لکھتا ہون اس کتاب کا اب آسمان پر دماغ جاتا ہی

مطلع

واہ کیا دلفریب نسخا ہے پڑھنے والون کا جی لبھاتا ہی
کیسے کیسے خیال نادر ہین کیسا کیسا کلام عمدا ہی
گرچہ دیکھے سے خیال بہت نہ سنا ہی نہ ایسا دیکھا ہی
ایک مضمون پر نہین موقوف جو ہی مضمون وہ انوکھا ہی
حمد واحد مین جو خیال لکھا لفظ لفظ اسکا در یکتا ہی
ذکر وحدت لکھا ہی کثرت سے ایک کو لاکھ مین دکھایا ہی
معرفت کے خیال پڑھنے سے اللہ اللہ ہی یاد آتا ہی
دیوتاؤن کی پوچھیان استت قلب پڑھکر رقیق ہوتا ہی
عشق اور حسن کے خیالونکو کیا کہون میرا دل ہی جانتا ہی
ہی حقیقی بھی اور مجازی بھی عاشقی کا بیان پورا ہی
شمع رویون کی ہی جہان تعریف شعلۂ عشق دل سے اٹھتا ہی
مہ جبینون کا ہی خیال جہان ذکر وصف خورشید پیکرون کا ہی
وصف افشان لکھا ہی چن چن کر عرش کے تارون کو اتارا ہی
ان خیالونکے چوک دیکھے سے چاندنی چوک بھول جاتا ہی

چار چد کون ہین ان خیالون کے — ساری مخلوق کا تماشا ہی
کونسی بات کا بیان نہین — جسکو جو چاہیئے مہیا ہو
مندرج ہین عجائبات جہان — اسمین گھر بیٹھے سیر دنیا ہی
درج ہین شاعری صنائع بھی — جو لکھا ہی وہ خوب لکھا ہی
لکھے ذو معنیین بھی ہین خیال — بات مین بات جس سے پیدا ہی
خانہ داری فقیری کے حالات — کہین احوال دین و دنیا ہی
ہی کہین سوز اور کہین ہی ساز — ناز لکھا نیاز لکھا ہی
ہین مضامین رست بندش چست — الغرض سب طرح سے عمدا ہی
کہین ذکر شراب و شغل کباب — مست کرتا ہی ہوش کھوتا ہی
کہین ابجد لکھی ہی پھولون کی — گل معنی سے ہار گوندھا ہی
کہین شیرینی کا تلازم ہی — جسکا ہر ایک حرف میٹھا ہی
کہین شطرنج گنجفے کا ذکر — کہین چوسر کا اسمین نقشا ہی
کہین ہولی دیوالی اور بسنت — حال تیوہارون کا بنایا ہی
فصل و موسم کا ہی بیان کہین — سردی گرمی کا حال لکھا ہی
سنکے برسات کے خیالون کو — ابر کی طرح دل امنڈتا ہی
ذکر زیور ہین خیال ہین یہ — شاہد فکر پہنے گہنا ہی
کھینچ لی ہی خیال مین تصویر — کتنا اچھا لکھا سراپا ہی
واقعی اس کتاب نادر کو — گر کہون لاجواب زیبا ہی
چھوٹی رنگت ہین ہین بڑے مضمون — گویا کوزے مین بند دریا ہی

دوڑتی پھرتی ہے خیابون مین ‎ لنگڑی رنگت مین زور ایسا ہے
کڑی ہوتی ہے راگنی آکر ‎ وہ کھڑی رنگت اسکی عمدا ہے
بڑی رنگت کی ہے بڑی وہ شان ‎ چرخ کو سنکے چکر آتا ہے
نام جس بحر کا ہے میری جان ‎ دلربائی کا اسمین نقشا ہے
ٹوٹے دل کو وہ مومیائی ہے ‎ نام جس بحر کا شکستا ہے
کیون ہون اسمین خوش بیان یہ کتاب ‎ کسکے افکار کا نتیجا ہے
منشی نشیان گیندن لال ‎ شاعر و شعر فہم و دانا ہے
شعرا جسکو کہتے ہین گوہر ‎ واقعی اسم بامسما ہے
راستی پیشہ بات کا سچا ‎ سخن آبدار کہتا ہے
ماشاء اللہ طبع نے اسکی ‎ کیا خداداد حسن پایا ہے
چشم بد دور حق کی بات ہے یہ ‎ نثر اور نظم خوب لکہتا ہے
ہنر و علم و فضل سب کے سوا ‎ اسکا اخلاق کتنا اچھا ہے
یا خدا روز بہ ہو دولت و عمر ‎ یہ دعا ہے یہی تمنا ہے
دیکھکر اس کتاب کو مین نے ‎ دل سے اپنے کہا کہ سنتا ہو
سال تاریخ اسکی مجکو بتا ‎ تجھے اسدم یہ بات زیبا ہے
تب کہا دل نے مادہ اسکا ‎ باغ گلہائے طرہ اچھا ہے

قطعہ تاریخ تصنیف کتاب از مصنف

خیالات سے مجکو مطلب تھا کچھ ‎ مگر بعض احباب نے مجبور کئے پر جن
جنہین شوق تھا راگ و راگنی سے ‎ طبیعت مین رکھتے تھے کچھ چلبلا پن

مروت کے مصدر محبت کے مظہر
عنایت کے مخزن فتوت کے معدن

کیا مجھسے اصرار بہت ہین نے لکھے
یہ تھوڑے خیالات وقتاً فوقتاً

خدا کے کرم سے ہوا ختم نسخہ
بہ آئین خوب و بہ انداز احسن

کہین حمد ہی اور کہین منقبت ہی
کہین عشق پر فن کہین حسن رہزن

کہین ذکر دنیا کہین فکر عقبےٰ
کہین لطف دریا کہین سیر گلشن

خیالات گاتے ہین جب گانے والے
تو بھرتا ہی پھولوں سے مقصد کے دامن

ہوئی فکر تاریخ کی مجھکو گوہر
ہوا ختم سے جب یہ نسخہ مزین

کہا ملہم غیب سے نے لکھہ برابر
سر خنگ و طنبور و بلبان و ارگن

تاریخ و تقریظ منظومۂ خلاق المعانی تاج الشعرا غیرت خاقانی جناب استاذی منشی شیو پرشاد صاحب کشتہ دام ظلہ العالی نائب کمالسدار بڑنگر ریاست اجین تلمیذ رشید جناب میرزا الفتہ صاحب

سال و سن انیس سو سینتیس ہین گوہر کی کتاب
لاونی والوں کی خاطر سے بنائی لاجواب

واہ کیا ہی وہ کتاب منتخب رشک بہار
کوئی کہتا ہی گل عشرت کوئی ورد خوشاب

جو کہ گاتا ہی خیالات اُسکے باصرف ہنر
اُسکو دنیا مین شرف ملتا ہی عقبیٰ مین ثواب

لنگڑی رنگت اور برابر اور رنگت ودن کی
ایسی خوبی سے لکھی ہی جو نہین رکھتی جواب

لفظ رنگین و مضامین شگرف و منتخب
سعی مقبول دلہا چون دعاے مستجاب

اس طرح سے درج ہین انمین کہ جیون ہون ماہ و مہر
پر ضیا و پر صفا و پر عطا و خوش خطاب

نگہہ بین وہ شاگرد میر نے لیک لے ریب و ریا
لیگئے سبقت ہین فن شعر مین با آب و تاب

انکی ظہوری نوا مضمر ویا ذہن تیزش قیل و قال
کی نظیری را بود یا نظم او تاب جواب

گر نویسد بر ورق بیساختہ فقرات نثر	آسمان آرد دو آتش کلک بخشد آفتاب
نیک فہم و نیک فکر و نیک خو و نیک جو	نیک طبع و نیک وضع و نیک رعین شباب
خیمۂ ابیات اور اشد و تدعلم عروض	ہم سبب ہم فاصلہ گشتہ براے او طناب
ہو دعا گشتہ کی یہ ہر دم کہ جبتک ہو جہان	ہو طبیعت اسکی اس فن مین نزاکت انتساب

خیال حامل التاریخ از منشی صاحب موصوف

ایک ہزار نو سو پینتیس ہین جب ہے برم کی سال	چھپی ہے از بس مصفا خوب کتاب گینہ لال

چوک پہلا

اہل معانی سمجھیں ہین اسکو کاتب قدرت کی تحریر	صاحب صورت ایسے جانے ہین شک بدر منیر
شاعر جب دیکھتے ہین ویسے کہتے ہین اے رب قدیر	رہے ہمیشہ منح گوہر فخر شاہ ظہیر
کشتۂ عجب پڑھتا ہے اسکو گتا ہے ویسے فی الحال	چھپی ہے از بس مصفا خوب کتاب گینہ لال

چوک دوسرا

موتی بھرے ہین کہ لکھے اسمین بحر سخن سے لا لا کر	مہر درخشان چھپا ہے رشک سے شرما شرما کر
نار خیالات پر جلتا گل ہے داغ جگر مین کھا کھا کر	حور بہشتی سنے ہین شوق سے اسکو آ آ کر
شاہ بھلی اور گرد و بلکن گر کہتے ہین با صدق مقال	چھپی ہے از بس مصفا خوب کتاب گینہ لال

چوک تیسرا

کوئی گاتا کوئی سنتا کوئی پڑھتا اسکے خیال	راگ راگنی بزم بزم کرین ہین قیل و مقال
کسیکو ہوتا وجد ہے سنکر کسیکو آتا ہے بس حال	دھنتے ہین سر کو صفا ہین دیکھے جو ہین اہل کمال
اشہر ہ اس اور قاسم کہتے ہین یہ زبان سنبھال	چھپی ہے از بس مصفا خوب کتاب گینہ لال

چوک چوتھا

کھلا امتحان سے دلکو گشتہ راز خفی وہر جلی	بھید کو اسکے سمجھے کھلی ہمارے دل کی کلی
انا اعطیناک کے اب معنی عیان ہوے سوگند علی	سمجھکے دلمین پھرے ہین شوق مین زاہد گلی گلی
سبکی زبان پر ہی یہ جاری واہ کتاب اور واہ خیال	چھپی ہی از بس مصفا خوب کتاب گنیدن لال

تاریخ بقاعدہ جفر طبعزاد شاعر رنگین بیان نکتہ پرور صاحب فہم و ذکا میر فدا حسین صاحب دہلوی المتخلص بہ ولا شاگرد جناب گشتہ صاحب موصوف الصدر

قطعہ اول تاریخ ہجری

واہ واہ خوب چھپی ہی یہ کتاب گوہر	جسکے تعریف یہ کہتی ہی تمنائے ولا
تحت اور فوق کی حرفونسے ملاکر تاریخ	آخری شعر کی توضیح کر ومن انشا
حالت خواب مین دیکھا جو تراسبزہ خط	بلبل فکر مرا بول اٹھا صل علا

جو سب حروف اول و آخر شعر آخر کے جمع کئے جاوین تو سنہ ۱۲۹۰ ہجری ہوتے ہین -

قطعہ دوسرا

عیسوی ڈھونڈھی جو تاریخ کتاب گوہر	تو بتاتا ہون یہ آئین دگر تجکو ولا
اول آخر کے اگر حرفونکی تقلیب کرے	حرف سے مصرع ثانی کے ہو مطلب پیدا

تصریح اسکی یہ ہی کہ مصرع رابع کا اول حرف ح ہی اور اسکا آخری لفظ پیدا جسکا آخر حرف الف ہی اب جمع کیا تو ہوے ۸۱ - اور اس ۸۱ - کو جو معکوس کیا تو - ۱۸ - اور ایزاد کیا اسپر تو اس صورت مین بموجب علم جفر سنہ ۱۸۸۱ع ہوے -

قطعہ تاریخ تصنیف کتاب نو گر ز خامہ فیض شمامہ جناب معلی القاب المعی لوذعی قبلہ و کعبہ صاحب فہم و ذکا منشی رام دیال صاحب متخلص بہ رسا دام ظلہ والد ماجد مصنف النسخہ ہذا

گفت بر خوردار گنید نزال العمرہ	این مقالات لطیف و این نکات جانفزا

سال تاریخش زمین پرسید و بسبب سنا — شکرستان خیال نادرہ گفتم رسا ۱۲۹۲

از نتایج فکر بلاغت اشتمال جناب منشی مٹھن لال صاحب دانا عم مصنف

مجموعۂ صد خیال ہے رشک بہار — زیبا ہے اگر کہون گلستان خیال

تاریخ کی فکر میں مجھے اے — ہاتف نے کہا کہ سنبلستان خیال

تاریخ تصنیف کتاب از شاعر بے بدل بابو رامجی مل صاحب نمکؔ ایونی دوست مصنف

مہربان میری ہین اک کان عطا بحر سخا — گوہر درج بلاغت گل گلزار وفا

یہ کتاب انکی ہے تصنیف یہ انکا ہے کلام — کیا خیالات لکھے اسمین ہین عمدا عمدا

ہین یہ نسخہ کھلایا ہے گلستان سخن — بلبل خاطر عشاق ہو مین اسپہ فدا

ائے نمک معجمہ حرفون مین لکھو تم تاریخ — گلشن عشق ہے بے مثل و سراپا زیبا

تاریخ تصنیف کتاب از شاعر ذی استعداد و سخن نقاد منشی انبکا پرشاد صاحب جوہر بدایونی

ہماری دوست ہین خوبی کے مخزن — علیم و عاقل و استاد ہر فن

مجی منشی گیندن لال گوہر — بجا ہے کہیئے علم و فن کا معدن

لکھے کیا خوب انہون نے یہ خیالات — بطرز نادر و نایاب و احسن

جب اسکو پڑھیئے دل ہو شاد و خرم — جب اسکو دیکھیے ہو آنکھ روشن

گلستان سخن ہے انکا نسخہ — گل معنی سے بھر جاتا ہے دامن

جو پوچھی میرے دل نے انکی تاریخ — ندا دی غیب سے ہاتف نے فورا

حروف معجمہ مین لکھدے — سراپا زیب و بے تمثیل گلشن ۱۲۹۲

تاریخ تصنیف کتاب بحسنہ قلم جادو رقم منشی چھوٹے لال صاحب عم عزیز مصنف شاگرد جناب بحر بدایونی

سحاب کرم بحر فیض و عطا — بہار گلستان لطف و سخا

ہے نام آنکا یہ جو کلام آبدار — جنھون نے یہ نسخہ مرتب کیا

حقیقت مین ہین شاہ ملک سخن — نہین ایسا شاعر کوئی دوسرا

بنائی انھون نے یہ نادر کتاب — پڑھی جب کسی نے کہا مرحبا

پسند آئی خاطر کو میری بہت — ہوا جان و دل سے مین اسپر فدا

کھلایا ہے کیا خوب باغ خیال — خزان کا نہین خوف جسکو ذرا

کہا مجھسے خم ہاتف غیب نے — ہے تاریخ اسکی گل عمر ربا ۱۲۹۳ھ

تاریخ تصنیف کتاب از صاحب فکر رنگین خوش کلام بابو سیتارام صاحب اہلکار پولیس ضلع بداون

کس آب و تاب کا گوہر نے یہ لکھا نسخہ — زمانہ شاد ہوا سنکے یہ نفیس کلام

خیال مین ہین رقم عشق و معرفت کے رموز — یہ چاہا مین نے کہ تاریخ اسکی ہو ارقام

بتا دیا مجھے ہاتف نے سال طبع مہنّا — خیال معرفت کردگار سیتارام ۱۲۹۲

تاریخ طبع کتاب از شاعر رنگین سخن لالہ رام چرن صاحب بدایونی

کان سخن مخزن علم و ادب — شاعرون مین جنکا ہے لقب

خوب خیالات انھون نے لکھے — ہوتے ہین خوش پڑھکے خیالونکو سب

لکھدو سن انطباع — طرۂ دستار بہار طرب ۱۲۹۸ھ

قطعہ تاریخ تصنیف کتاب از شاعر خرد ور لالہ کرپا شنکر سلمہ اللہ اکبر شاگرد جناب سحر

مخدوم مرے جناب صاحب — جنکا ثانی جہان مین کمتر ہے

تصنیف ہے انکی یہ خیالات ہین سب — جسکا ہر ایک لفظ یہ جوہر ہے

تصنیف کا سال اسکی — قانون خیال طرہ گوہر ہے ۱۲۹۳ھ

تاریخ طبع از شاعر باکمال عدیم المثال پنڈت ونیدیال صاحب بیرؔ شاگرد مصنف

گر وہ کیا نسخہ لکھا استاد نے
جو کہ ہے سرمایۂ ناز و نیاز

آشکارا اس سے ہو جاتے ہین صاف
درحقیقت عشق کے جتنے ہین راز

اس سے عمدہ کیا لکھیگا کوئی غیر
اسقدر حاصل ہے کسکو امتیاز

اے بشر اس نسخہ کی تاریخ طبع
ہے خیال گوہر دشمن گداز ۱۲۹۰

تاریخ تصنیف کتاب از شاعر نازک خیال لالہ امیر لال صاحب راحت متوطن سہاور تلمیذ مصنف

یہ ہے نسخہ بے مثال حقیقت
حقیقت مین لکھا ہے حال حقیقت

کلام حقیقت کمال حقیقت
کتاب حقیقت مقال حقیقت

ہمیشہ ہے اس گلشن بے خزان مین
بہار حقیقت نہال حقیقت

خیالات گوہر سے ہوتے ہین ظاہر
جواب حقیقت سوال حقیقت

مجھے فکر تاریخ کی تھی جو راحت
کہا دل نے لکھا خیال حقیقت ۱۲۹۰

تاریخ طبع از شاعر با دانش و فرہنگ رائے دیوان سنگھ صاحب متخلص بہ خوش شاگرد مصنف

کیا خوب یہ خیالون کا نسخہ ہے واہ واہ
سنتا ہے جو کوئی وہ یہ کہتا ہے واہ واہ

کیونکر نہو پسند قلوب جہانیان
گوہر کا یہ کلام مصفا ہے واہ واہ

اے خوش زر و وصف لکھو اسکا سال طبع
تاریخ نظم عقد ثریا ہے واہ واہ

تاریخ تصنیف کتاب از سخنور یکتا شاعر دانا لالہ نبھی دھر صاحب متخلص بہ دریا تلمیذ مصنف

عجائب خیالات کا ہے یہ نسخہ
مضامین ہین جسمین بہت خوب و بہتر

زبان قلم سے صفت کسطرح ہو
ثنا اسکی حد بیان سے ہے باہر

ہین عشق مجاز و حقیقت کی باتین
مطالب ہین توحید کے اسمین اکثر

صنائع بدائع تلازم معما / کیے آئین ظاہر ہین اچھی طرح پر

نہ کیون ہون یہ تصنیف کسنے کیے ہین / جو تیغ علوم و ہنر کے ہین جوہر

ہین لعل بدخشان شعر و معانی / تخلص زمانے مین روشن ہے گوہر

خدا انکو آباد اور شاد رکھے / مددگار ہو بخت اقبال یاور

مجھے فکر تاریخ کی تھی یہ جو دریا / کہا دل نے زیبا خیالات گوہر ۱۲۹۴ھ

تاریخ تصنیف کتاب از شاعر خوش فکر باکمال منشی شرفی لال صاحب اشرفی شاگرد مصنف

استاد ہمارے ہین جو گوہر / ذات انکی ہے مجمع کمالات

اس نسخے مین درج کر دیے ہین / جو عشق و حسن کے ہین حالات

مرقوم خیالون مین ہین یکسر / کیا خوب صنائع و مثالات

لکھ اشرفی اسکا سال تصنیف / یکجا سائین کے سو خیالات ۱۲۹۴

تاریخ تصنیف کتاب از لالہ کنہیا لال صاحب خلف جناب لالہ گوپال سہائے صاحب داروغہ پولیس

ختم ہے یہ کتاب منت رب / شاد ہو گئے ہین سکوتر ہر سب

لکھو تاریخ اے کنہیا لال / بے بہا گوہر خیالات اب

تاریخ طبع کتاب از مصنف

جن دنون فرمائش احباب کا / تھا تقاضا مجھپہ گوہر بیشمار

تب لکھے یہ عاشقانہ سو خیال / مین نہون گا یہ رہینگے یادگار

چھپ گئی بفضل خدا سے یہ کتاب / تب ہوئی تاریخ کی فکر آشکار

غیب سے ہاتف نے پکارا نام [illegible] / ہر خیال گوہر سینہ فگار ۱۲۹۴ھ

نمبر ۳

ہی روز قیامت سے بھی بڑھکر شب فرقت
کب ہی ترے گیسو کے برابر شب فرقت

شاید ہی تری زلف کی ہمسر شب فرقت
منہ دیکھیے تو آئینے ہیں جا کر شب فرقت

شب فرقت نے مجھے مارا
کروں کیا یار واب چارا

جدا ہی ہاے وہ مہ پارا
ملیگا دیکھیے کب پیارا

نہیں ہی فرقت کا یارا ڈوب گیا قسمت کا تارا
ملا دے خدا مرا جانی سمجھیں جو ہی لا ثانی

نمبر ۴

بند مرون بھی رہا دل نہ جلن سے باہر
کیا لکھوں شوق کہ ہی حد سخن سے باہر

شرر آہ نکلتے ہیں کفن سے باہر
لفظ ہو جاتے ہیں جدول کی شکن سے باہر

شوق سے بہت دل ہی مضطر
جدا ہی مرا پری پیکر
کہیں یوں ہوے چند کیا غم

حال فرقت سے ابتر
ملا دو جلد کوئی لا کر
جھلکتا قطرہ جھم جھم جھم

نمبر ۵

یار نے گھونگھٹ رخ روشن پہ مارا کھینچکر
گھر میں جا بیٹھا صنم ہم سے کنارا کھینچکر

رہ گئے ہم جی ہیں ارمان نظارا کھینچکر
غم نے حسرت سے نکالا دم ہمارا کھینچکر

کھینچا آہیں ہوں غمناک
جگر ہی اپنا غم سے چاک
خدا اب وہ دن دکھلا دے

عشق نے ڈالی سر پر خاک
دیکھیے کب ہو ملنا پاک
گو ہی وصل یا مر آوے

نمبر ۶ دوز مخصوص ہی خیال نمبر برسات سے

ساقیا لانا شراب اچھی دوبارا کھینچکر	اور ملانا عطر عنبر آسمین سارا کھینچکر
پاس لائی ہی حورون پر دم ہمارا کھینچکر	تو نہ جانا پاس سے ہرگز کنارا کھینچکر

عیش کا روز وصل کی رات
رہے جب اپنا دلبر ساتھ
گرجتے بادل ہین گھنگھور

چین کا وقت خوشی کی بات
نہ آوے خوش کیونکر برسات
پپیہے کرتے پی پی شور

نمبر ۷ یہ خیالات ہولی سے مختص ہین

ہولی آئی گیا غم بھاگ کھلے اپنے سہاگ	عیش کی رات ملی عیش سے اس رات کو جاگ
پھاگ کی فصل ہی اس فصل کا خوش کیون نہو بھاگ	رات کا وقت ہی اسوقت کا گاؤ کوئی راگ

موسم ہولی ہی خوشتر
لٹانا چاہیئے مال و زر
ہوش مین کسکی دھرا

پچکے بھر بھر کر ساغر
بھرے ہون دامن مین گوہر
خیال اک ہولی کا گاؤ

نمبر ۸ متعلق خیال ہولی

بہار آئی ہی ہولی کی جہان مین سبکو مستی ہی	جوان و پیر خوش ہین شغل شوق مے پرستی ہی
بتان شوخ کی پوشاک پر رنگت برستی ہی	خوشی جام خندان ہین صراحی آج ہنستی ہی

آج ہین خوشی سے سب مدہوش
شرابین کرتے ہین سب نوش
بڑا ہی ہولی کا تیوہار

کوئی ہی مست کوئی خاموش
خوشی کا چار دن طرف ہی جوش
ملے گا مجھسے میرا یار

نمبر ۹ متعلق خیال ہولی

صراحی مین بھری ہی کیون مے گلفام ای ساقی	بہار آئی ہی ہولی کی پلا دے جام ای ساقی

ملا ہو سال بھر کے بعد یہ ہنگام ای ساقی ۔ ترا ہو نام ای ساقی ہمارا کام ای ساقی
گزک کے واسطے لا پستہ و بادام ای ساقی ۔ لیا کرتے ہین تیری چشم و لب کا نام ای ساقی

ساقیا پلا دے مے کا جام
بھلا ہو دونون کا انجام
خدا نے زبان مری کھولی

آ گئے ہولی کے ایام
ہمارا کام تمھارا نام
نہ گاؤن خوشی سے کیون ہولی

نمبر ۱۰ متعلق عام خیالات ہولی مخصوص حصہ عارفانہ

ہولی کا روز آیا ہے موسم ہے یہ عجب ۔ جام شراب عیش سے ہین مست غنچہ لب
اڑتا ہے جو عبیر و گلال آج خوش ہین سب ۔ چھایا ہے ابر ایسا کہ سورج گیا ہے دب

ساقیا کر دے متوالا
ہمیشہ بول رہے بالا
بھنسی وھر برج کی بولی ہین

توہی ہے اک ہمت والا
ہووے دشمن کا منھ کالا
سناؤن طرح ہولی ہین

نمبر ۱۱ متعلق خیال گنجفہ نمبر ۶ کے

نرگس کو تیری آنکھ سے نسبت ذرا نہین ۔ نسبت جو کوئی دے تو اسے سو جھتا نہین
غم کھانے کے سوا کوئی اپنی غذا نہین ۔ پیتا ہون خون دل کبھی پانی پیا نہین
سمجھو نہ اسکو کھیل یہ ہے سر پہ کھیلنا ۔ گوہر یہ عشقبازی ہے کچھ گنجفا نہین

گنجفہ نہین عشق کا کھیل
ملانا کٹھن ہے اسکا میل
گنجفہ رکھے بازی آٹھ

بڑی اس کھیل کو ہوگی جھیل
ابھی تو کچھ دن پاپڑ بیل
عشق کی بازی ہین سو ساٹھ

نمبر ۱۲

نہین خال سیہ ہر گز لب لعلین جانان پر
خیال آتے ہین اک آسیب آتا ہے دل و جان پر

ہوا فرمان روا زنگی کوئی ملک بدخشان پر
کسی کا سنبلے کرنا بات رکھا انگلی زنخدان پر

الف انگشت ذقن ہی سیب
قبائے یار دیکھ پر زیب
پانون مین پکڑون جوڑون ہاتھ

نہ آوے کیون دل پر آسیب
چاک کرتا ہون دامن زیب
ملے وہ شوخ [illegible]

نمبر ۱۳

اس شوخ سے گر آنکھ لڑائی نہین ہوتی
کب دل کے سوا کوئی طرفدار ہوا اپنا
خورشید کا چشمہ ہے مرے یار کا عارض

اک خلق سے اور ہمسے لڑائی نہین ہوتی
کب تیری طرف ساری خدائی نہین ہوتی
اس چشمے مین گوہر کبھی کائی نہین ہوتی

بہت ہی اپنا دل بیتاب
گیا ہون بھول خوراک و خواب
ملاوے جلد خدا دلبر

تڑپتا ہر دم جیون سیماب
نہ دانا بھاتا ہے نہ آب
بہت ہی غمگین [illegible]

نمبر ۱۴ متعلق خیال فارسی بحر دوم نمبر ۱۰ و ۱۹ عام نمبر ۷ و ۸ خاص

ای بیا ہمنشین کہ گویم با تو راز دل دمے
گرچہ گوہر خاک شد برباد شد بیتاب شد

من نہ گویم انچہ گوید سوز و ساز دل دمے
گم نشد لیکن نہ دنیا حیف آخر دل دمے

دلم در زلف گشت اسیر
برائے خدا مکن تاخیر
خیال تازہ گفت فی الحال

چہ سازم درین وقت تدبیر
بیا ای شوخ بت بے پیر
عاشق صادق گیند ملال

نمبر ۱۵ مخصوص خیالات برسات

ہم نفس ہمدم نہین برسات مین مشکل پڑی سنکے بجلی کی تڑپ ہی دل کو بیتابی بڑی	دیکھ بارش کو لگادی اپنی آنکھون نے جھڑی رعد کرتا شور ہی لرزے ہی سینہ ہر گھڑی
جدا ہی بارش مین گلفام نہین ہی خاطر کو آرام خوش آوے کیون ہمکو برسات	کرین کیا لیکر مے کا جام ہمین نہین بہاتے یہ ایام نہین ہی اپنا دلبر ساتھ

نمبر ۱۶ متعلق خیال بارہ ماسہ انگریزی نمبر ۳ عام نمبر ۱ خاص

مہربانی کا ہی ای ساقی تری یہ وقت عین ہند مین دورہ ہی انگریزون کا خلقت کو ہی چین	عاشق و معشوق بیٹھے ہین خوش باندھے ہین لین جین شیری رحم برابدھی بیرلا لوٹ دین
دور ہی انگریزی بے جور ذرا تم دل مین کرنا غور سنو جسکی اسکی آسا ہی	چلے انگریزی کا دور خیال اک گاتا ہون فی الفور بنا یہ بارہ ماسا ہی

نمبر ۱۷ متعلق خیال نمبر ۴ عام نمبر ۱ خاص

لے خدا کا نام ساقی صاف مے مجکو پلا غیب سے مجکو خزانہ عاشقی کا ہی ملا	پاک عاشق ہون ملے آئینہ دل کو جلا لوٹ تو بھی کچھ بہارین آکے گلشن ہی کھلا
ساقیا تو ہی مرا دمساز عشق کے جتنے ہین انداز سیکھ گئے مجھسے سب باتین	جلد کر در میکدہ باز مین ہون سبکا محرم راز سیکھ لے تو بھی کچھ گھاتین

الله دہو گر آفتاب نور تو بے پہر جبیں سے بھی پڑے چکر	تجلی ایسی ہو حرف تے کی کہ کٹے ترک فلک بھی تھر تھر
ہو نقطے کے نقطون میں ایسا ثابت کہ ہو ثریا زمین اوپر	وہ جیم اسکے دائرہ ہو کہ سب جوزا کا برج بھی ور

وہ اسکا ہو حرف حائے نقطی کہ حوت کا برج جس کا بارے
لکھین ہم ایسا جواب خط کا کہ جسکے سب حرف ہون ستارے

مخمس ۲

تجلی ہو خورشید حرف ج سے مقابلے کی نہ تاب لائے	وہ دلستان حرف دال کا ہو کہ دو کا برج ڈوب جائے
جو ذرہ ذ سے اسکا ذال دیکھے تو ذلتین سکڑ دن اٹھائے	ہو روشنی اسکی رے مین ایسی کہ راہ کو راستہ دکھائے

ہو حرف زے سے ہزار زہرہ کہ زرد چہرہ ہو غم کے مارے
لکھین ہم ایسا جواب خط کا کہ جسکے سب حرف ہون ستارے

مخمس ۳

ہو کچھ ایسے دندانے سین کے ہون کہ جیسے سورج کی کرنین [illegible]	شراب ثابت ہو شین اسکا شمار کب وصف کا ہو امکان
وہ صاد ہو صبح کا ستارا صفا سے جسکی جہان تابان	ہو ضاد و ضرغام جسسے بھی دنیا مین اپنی کمان و نشان

جو طائر نسر طوے کو دیکھے تو طاقت و نور سب سدھارے
لکھین ہم ایسا جواب خط کا کہ جسکے سب حرف ہون ستارے

مخمس ۴

ہو ظل خورشید ظوے سے ظاہر تمام خط ہو وے نور گستر	عطارد اسکا جو عین دیکھے تو عقل کھا جائے اسکی چکر
وہ غین ہو غیرت غزال کے جسکے چشم فلک سراسر	فروغ ایسا ہو حرف فے کو کہ فرقدان بھی ہو منور

قرص روشن ہو قاف اسکا کہ قطب بھی الامان پکارے
لکھین ہم ایسا جواب خط کا کہ جسکے سب حرف ہون ستارے

مخمس ۵

فرہ کہوں کیا حروف خط کا دکان مٹھائی کی تھا وہ خط کل

نمبر ۳

وہ فائدہ منظور حرف نہ تھا جو تھا وہ پر بھی فائق	قلم لکھے وصف کیا تھا کہ کیا بھلا دے جو قند کی حقائق
کہوں نکالا قند کا ان کو کہوں یہ کب ہی تشبیہ اسکو لائق	وہ گاف گپ چپ کی تھی مٹھائی گری جھکے جیسے کہ شائق

وہ لڈو دکا تھا الف جن لطف جسکا ہی رہی خلق میں غل
فرہ کہوں کیا حروف خط کا دکان مٹھائی کی تھا وہ خط کل

نمبر ۴

ذرا تو کچھ ہم کہا تھا ایسا فرے کو مصری کے تھا مٹھایا	نبات نسبت کی نون کی پوچھو نبات کا نام تک بھلایا
ورق تھا نقرہ کا داو کا حرف وصل ٹپرے جیسے پایا	جو ہاشمی تھی وہ ملے ہونٹ تو پاروپا تو تی اسکی تھی یا

رسید خط میں چھوٹی ایجد بھی گوہر اچھی طرح گئی کھل
فرہ کہوں کیا حرف خط کا دکان مٹھائی کی تھا وہ خط کل

نمبر ۵

چمن میں آئی بہار تازہ گلوں کا جوبن ہوا سوایا
بجا و شادی سے شادیانے ہنسی خوشی سے بسنت آیا

نمبر ۱

صنم نے پہنی قبا بسنتی ہے عاشقوں کی ردا بسنتی	ہر اک نے جوڑا رنگا بسنتی ہے رنگتیں جا بجا بسنتی
چمن میں ہر گل کھلا بسنتی تمام صحرا ہوا بسنتی	ہے شاہ سے تا گدا بسنتی شراب ساقی پلا بسنتی

اشعار

۱	ساقیا ہو ترا خیال کدھر	کچھ تجھے ہے بسنت کی بھی خبر

خوشی سے غنچے ہیں کھلکھلاتے تو پھول پھولے ہیں ڈالی ڈالی
ہوا ہی برسات کی نرالی گھٹا ہی برسات کی نرالی

نمبر ۳

تمام مرغان بوستاں کو ہی آج رنج و ملال بھولا | بنائی رسّی ہی عشق پیچاں کی شاخ گل میں ہی ڈالا جھولا
جھکولے لیے باد سحر ہی دیتی خوشی سے بلبل کا دل ہی پھولا | ملار ہیں گاتی ہیں قمریاں سب پپیہے بھی گاتی شعر لے لا

چمکتی بجلی ہی آسمان پر کہیں عیاں ہی شفق کی لالی
ہوا ہی برسات کی نرالی گھٹا ہی برسات کی نرالی

نمبر ۴

گرجتے بادل ہیں خوب گھنگھور مور کرتے ہیں شور ہر دم | پپیہے پی پی پکارتے ہیں تو بھری کوئل ہی کوک پیہم
وہ سمجھ بیٹھا تم ہی ہمارے نہ کیسے برسات ہوں خوش ہم | طرح طرح کے جو لطف دیکھے تو دل ہوا گو ہمارا خرم

بہار برسات کی جو چھائی تو ہم نے بیلا ولی بنائی
ہوا ہی برسات کی نرالی گھٹا ہی برسات کی نرالی

نمبر ۵

ہمیں ہی ذرہ نوازی لازم کہ چہرہ ہی آفتاب نور
نہ زیر دستوں پہ ظلم کیجے کہ تم سے ہی انکا دال سر

نمبر ۱

دیار خوبی کے شاہ ہو تم غلام ہیں سیف و سکندر | وہ سرخ عارض ہیں مثل گل کے سفید ہیں نیست مثل اختر
کسی کا منشی اور کسی کا ہم تمام تمہارا ہی دور سب سے بہتر | تمہارا ہی خوف سب کو تمہارا ہی دل سبھی کا سیکھو پر ڈر

کیا زبردست حق نے تمکو تو چاہیے رحم بیکسوں پر

نمبر ۱

ادھر تو باغی عقل کا شاہ جو کہ ناحق جھگڑ رہا ہے
ادھر شکیب و قرار و طاقت کا لشکر بگڑ رہا ہے
وزیر اعظم ہمارا دل ہے وہ اس مخالف سے لڑ رہا ہے
ہوا سواروں کا رخ ہے پیلا ہر ایک کا اسپ اڑ رہا ہے
ارادہ کیا کر سکیں پیادے زیادہ انکی مجال کیا ہے
جو کوئی شاطر وہ سمجھ لے کہ عشقبازی کی چال کیا ہے

نمبر ۲

ہے دلکا منصوبہ مہرہ ماروں جو نرد آتے ہیں سب دکھاؤں
ہے عقل کا قول ہر گھڑی یہ سنو اگر تو تمھیں سناؤں
شکست میں عقل کو کروں رخ فرنگ اور روم تک بھگاؤں
بساط ہوتی ہے دلکی تھوڑی سے انھیں قید میں پھنساؤں
ہیں فوجیں دونوں طرف سے تیار دیکھیں تا مآل کیا ہے
جو کوئی شاطر ہو وہ سمجھ لے کہ عشق بازی کی چال کیا ہے

نمبر ۳

کسی نے بازی نہ جیت پائی ابھی تو درپیش ہے لڑائی
پڑا ہے ایسا یک درمیان میں بیاں کروں اسکی کیا صفائی
ہوا نہ دونوں میں ایک کا مات برد بھی ایک نے نہ پائی
تھا حسن مشہور نام اسکا وہ بولا ہے صلح میں بھلائی
رہی جو دونوں کی بازی قائم تو اس سے بڑھکر کمال کیا ہے
جو کوئی شاطر ہو وہ سمجھ لے کہ عشق بازی کی چال کیا ہے

نمبر ۴

کیا رضامند عقل کو دلکو اور آئے کو عشق میں ملایا
پڑی یہ گوہر کے کان میں بات چال لوگوں نے جا سنایا
ملے جو حسن و عشق باہم تو دونوں کا دل خوشی میں آیا
پسند خاطر یہ قصہ آیا خیال فوراً وہیں بنایا
سمجھ لینگے تاہر آج جیسی بغور دیکھو خیال کیا ہے

نمبر ۸

مثل مسیح ہم کرینگے جیسا چاہیں ویسا ہی پائینگے ہم
مصاحبوں کو بھی اپنے ہر دم مفید باتیں بتائینگے ہم

مفید جو ہوگا وہ کرینگے مضرتیں کیوں اٹھائینگے ہم
مرید سچے گرو کے ہیں ہم بجا نصیحت کو لائینگے ہم

مشاعرہ ہوکے ہیں ہمیں بھی خیال گوہر کا گائینگے ہم
مرینگے سو بار ہو کے زندہ مگر نہ دل کو لگائینگے ہم

نمبر ۹

اب اپنی لو اور ہی کسی سے جہان کے اندر لگائینگے ہم
بسان شمع و چراغ تجھکو جلائینگے اور بجھائینگے ہم

نمبر ۱۰

پری نہیں حور بھی جو ہو تم نہ پاس ہرگز بٹھائینگے ہم
غرور تمہارے غرور کرنے کا خوب تمکو چکھائینگے ہم

تمہارے کوچے میں دشمنوں کی خاک کیا کیا اڑائینگے ہم
جفائیں کی ہیں جو تمنے ہمپر کچھ اسکا بدلا دکھائینگے ہم

اشعار

چاہیئے تمکو نہ تھا اے جان من ایسا غرور
خواہ مخواہ آپ ہی کا میری جاں ہیں قصور

حال پر ہم بیکسوں کے رحم کرنا تھا ضرور
دیکھ صورت کو مری تم پاس سے جاتی ہو دور

ذلیل جیسا کیا ہے تمنے تمہیں بھی رسوا بنائینگے ہم
بسان شمع و چراغ تجھکو جلائینگے اور بجھائینگے ہم

نمبر ۱۱

سنج اپنا کیوں ہمسے ہو چھپاتے نظر نہ اسکو لگائینگے ہم
سمجھ لو یہ بات تم ہمیں سے کچھ ایسا نقشہ جمائینگے ہم

زیادہ دولت خانہ آباد اسطرف جو نہ آئینگے ہم
شکست الفت کرینگے مت شکست تمکو دلائینگے ہم

اشعار

صورت اپنی جو چھپائی آپ نے اچھا کیا — ضبط ہم نے اس ستم کا ہو سکا جتنا کیا
طور اپنا آپ نے بدلا یہی بیجا کیا — ظلم ہم پر رحم غیروں پر کیا یہ کیا کیا

عجب نہیں ہے کہ اس ستم کا ہمیں نتیجہ دکھائینگے ہم
بسان شمع و چراغ تجکو جلائینگے ہم بجھائینگے ہم

نمبر ۳

غرض ہماری ہوئی نہ حاصل تو پھر غرض کیا کہ جائینگے ہم — فریب کھائینگے اب نہ ہرگز تمہارے چل میں نہ آئینگے ہم
قسم ہے ہمنے کہ اب ملینگے نیا ہی دلبر بنائینگے ہم — کرینگے معشوق اور پیدا ہمیں دکھا کر رلائینگے ہم

استعار

گلبدن ایسا نیا ڈھونڈینگے جو ہو لاجواب — لاکھوں معشوقوں میں ہو حسن اسکا انتخاب
ماہ پیشانی سے نادم ہووے رخ سے آفتاب — نرگسی ہو آنکھ جسکی صورت جام شراب

وصال رکھینگے اس سے ہر دم ترا تصور نہ لائینگے ہم
بسان شمع و چراغ تجکو جلائینگے اور بجھائینگے ہم

نمبر ۴

ہمیں بہت تو نے آزمایا تجھے بھی اب آزمائینگے ہم — یقین اب اس بات کو سمجھ لے کہ خوب [illegible] بنائینگے ہم
الف سے یا تک سبھی حرف پر خیال تازہ سنائینگے ہم — کرینگے خوش دوستوں کے دلکو گل سخن کا کھلائینگے ہم

اشعار

کیا خیال [illegible] گیند ہلال گوہر نے کہا — رو بچپنے سے جب بنایا سنگ دشمن جب کہا
[illegible] دھر نے کہا تھا — چشم تر سے دشمنوں کے ہر گھڑی آنسو بہا

خدا سے چاہا تو روز تازہ خیال نکلیں گا سنینگے ہم
لسان شمع چراغ تجکو جلا سنینگے و رکہا سنینگے ہم

نمبر ۱۰

نہیں ہے کچھ کھیل عشق کا کل کھلانا پڑتا ہے ناگ کالا
نہ دام الفت میں ڈالے ہرگز کسی کے دلکو خدا اٹھالے

نمبر ۱

جو پیچ چوٹی کے ڈالتے ہیں کھل کے سو سے آشفتہ ہیں پیچ کر
ہر شکل مار سیاہ کاکل پھرا ہے جیسا حباب میں کل

ختن میں تا ہے مشک جل جل چمن میں کھائی ہے شرم سنبل
ہیں گے محشر سے لڑتے بالکل مگر یہ محشر کا کل ہی ہے

ہیں دونوں زلفوں کے سانپ کالے ہے ناگ چوٹی کا کوڑیالا
نہ دام الفت میں ڈالے ہرگز کسی کے دلکو خدا اٹھالے

نمبر ۲

لکھوں سیاہی کی میں صفت کیا درازی کی اک تماشا
درازی میں بھی ہے ایسی یکتا کہ دن بہت جیسا ہے گا

نصیب جیسے ہے عاشقوں کا کچھ اس سے بڑھکر ہے زلف تیرا
حیات نوح و خضر کا قصہ فقط سنا ہے اور اسکو دیکھا

بہت سے دیکھے ہیں سانپ ہم نے مگر نہیں ایسا دیکھا ہوا لا
نہ دام الفت میں ڈالے ہرگز کسی کے دلکو خدا اٹھالے

نمبر ۳

نسیم جو خوشبو کا نام اسکا تو غم سے عنبر ہو گرد سارا
وہاں آتے ہیں جان پر کیا بلا میں پھنستا ہے دل ہمارا

کچھ ایسا ہے یاد اسکو لٹکا کہ ساحری اپنا سحر ہارا
وہ یاد ہیں پیچ عمدہ کہ جن سے یاروں کا مہرہ مارا

پڑی ہے کالی بلا ہے کاکل نہ ڈالے اللہ اس سے پالا

نمبر ۳

اجی نے حلقۂ قتل کا گھونگا گھمایا آئینے کی طرح گھر گھر — اسکے تیغے سے واسق آیا ولا یا پھر کی شکل چکر
یہ رومی شطرنج کھیلتا ہی کہین کہین نکی موہٹھ جو سر — سے ہی جو اک غنچہ اسکی بیٹھک تو ہے سواری پھر آدر در

لنگوٹیا یار حسن کا ہی ہزارون گھر اسنے ہی اجاڑا
نرالے ہین داؤ پیچ اسکے سبھون کو ہی عشق نے پچھاڑا

نمبر ۴

بنائی اسکی کسی نے کیلی ہو اسکے تیغے کا کاٹ کاری — ہوا زمانے سے کوچ اسکا کری ہی جس کراسنے یاری
گراتا ہی کوہ و دشت کی یہ پہنچا گشت سیر ساری — خبر دو نے کشتی ہو اس سے ہاری بڑا یہ ہی پہلوان بھاری

خیال گوہر کا روپ چند نے تشبیہ اچھی طرح ہی تاڑا
نرالے ہین داؤ پیچ اسکے سبھون کو ہی عشق نے پچھاڑا

نمبر ۲ عام — نمبر ۱ خاص

خاطر داری سے کہتے ہین باتین سب آشنا لگی — ہائے جہان مین نہین کہتا ہی کوئی خدا لگی

نمبر ۱

ہجر کی شب مین آنکھ ہماری نہ دم بھر ذرا لگی — کیسی گھڑی تھی جو تجھسے آنکھ میری دلربا لگی
ہو اللہ اچھا زخم جگر کا دوا بہت بار ہا لگی — کسی نے کوسا الٰہی کس کی اسے بددعا لگی

اے دل ناداں تجھے کس لیے زلف سیہ خوشنما لگی
ہائے جہان مین نہین کہتا ہی کوئی خدا لگی

نمبر ۲

گلشن رخست کو باغ جہان مین نہین ہی بار وہ ہوا لگی — غنچہ و گل کے ساتھ مین پھرے ہی باد صبا لگی

ادا لگی ہین پیاری تیری خاطر ہمین سوا لگی | سوا لگی ہو طبیعت باغ عشق کی ہوا لگی

ہوا لگی جب دلکو تیری وہ تیرے کو گیا لگی
خدا لگی بس کھینگے نہین کھینگے ذرا لگی

نمبر ۲

نالو سے نہین بان اپنی کرتے دعا لگی | دعا لگی ہو کہ دلبر دل کی دلوسے بجھا لگی
بجھا لگی کو میرے دلکی بت رکھو اے بیوفا لگی | وفا لگی رکھو کہ تجھسے لو ہو امی پر جفا لگی

جفا لگی تیری بری نہایت بلکہ سراسر خطا لگی
خدا لگی بس کھینگے نہین کھینگے ذرا لگی

نمبر ۳

دھونی اپنی عرش کے اوپر عشق مین رہنے سدا لگی | سدا لگی ہے خدا سے نہین کہین جا بجا لگی
بجا لگی تجھے میری نصیحت یا بیجا نا روا لگی | روا لگی ہے رسم یہ دل کے زخمون پر دوا لگی

دوا لگی آرام نہ پایا جانی جان پر بلا لگی
خدا لگی بس کھینگے نہین کھینگے ذرا لگی

نمبر ۴

کہتے ہین لال گوہر کہتے ہین ہاتھ پاؤن یارین حنا لگی | حنا لگی بس دیکھا سب پھولون کو حیا لگی
حیا لگی پھولون کو اپنی شرم سے چھائی گھٹا لگی | گھٹا لگی ہے روپ چھپا چھپ کر بسی دھڑکی دعا لگی

دعا لگی ہے کہے بسمر عشق کی گولی اب آ لگی
خدا لگی بس کھینگے نہین کھینگے ذرا لگی

نمبر ۱۳

دن میں تو خوش کرتے ہیں کہ دیکھے نظارے تلوے ہیں
اتار کر موزے پیروں سے ہمنے آنکھ سے ملے تلوے ہیں

جب سوئے تو خواب میں بھی پکارے تلوے ہیں
دل و جان دین مال و زر لے گئے سارے تلوے ہیں

کہے پشمینہ ہاتھ میری آنکھوں کے تارے تلوے ہیں
چوری کے ایسے کہاں جیسے کہ تمہارے تلوے ہیں

نمبر ۱۵

نمبر ۱۵ عام | نمبر ۱۶ خاص

گیا گلبدن باغ میں پھولے خوشی سے گل چمن چمن
دیکھ کے آنکھیں ہو گئیں آنکھیں نرگس کی روشن

نمبر ۱

سرو نے کی تعظیم سرو قد کھڑے ہو گلشن میں شتاب
ہوئے فدا بلبل گل جب لب دیکھے نایاب

سنبل صدقے زلف کے گئی جو دیکھے پیچ و تاب
رخساروں پر ہزاروں ہو کے نچھاور گل گلاب

استعارہ

گل زر لٹائیں کیوں نہ چمن میں خوشی سے آج
جامے سے باہر اپنے ہیں سب گل ہنسی سے آج

آتا صنم کا سن کے ہوا لاکھ اشرفی سے آج
گلشن میں کوئی خالی نہیں ڈال لگی سے آج

کھلیں موتیا کی کلیاں جب بیٹھا باغ میں غنچہ دہن
دیکھ کے آنکھیں ہو گئیں آنکھیں نرگس کی روشن

نمبر ۲

پانوں دھلائے شبنم نے لے آیا لالہ ساغر مل
شکل صراحی بنے سب غنچے گلشن کے بالکل

ہوگئے غنچے سبتان در خوش گل ہوگئے | باغ باغ اشجار گیند لال گوہر ہوگئے

روپ سینا ہنسی دھرت کہتے سنو شمشیر ناتھ سخن
دیکھکے آنکھیں ہوگئیں آنکھیں نرگس کی روشن

نمبر ۱۶ عام | نمبر ۵ خاص

تیرونکو دیکھا ہی بہت ان پلکون کوئی تیر نہین
شمشیرون مین دیکھائی ابروسی شمشیر نہین

نمبر ۱

کہتا ہی یہ کون آہ مین عاشق کی تاثیر نہین
معشوقونکی خطا ہی بالکل عاشق کی تقصیر نہین

اثر ہوتا تو کہاتا چکر چرخ پیر نہین
مگر مین کیا کرنے مین پڑتی تدبیر نہین

استعار

زخمی مژگان کو تیرے خوف کیا ہو تیر سے
مستجاب حق نہین تھی کسی تدبیر سے

کب ترے ابرو کے گہائل ڈرتے ہین شمشیر سے
مین عاشق تنگ آیا ہون عاتا ثیر سے

زنجیرین دیکھی ہین بہت اس زلف سی زنجیر نہین
شمشیرون مین دیکھائی ابروسی شمشیر نہین

نمبر ۲

بڑھکے خاکساری سے جہان مین اور کوئی اکسیر نہین
روئے منور آفتاب ہی کہان اسکی تنویر نہین

جھکا کے گردن چلیے تو اس سے سوا تسخیر نہین
کون ہی ایسا عشق سے جسکا دل دلگیر نہین

استعار

سلسلہ جنبی سے ہوا زلف نیت لے پیر سے
ہی دل دیوانہ کو الفت بہت زنجیر سے

نمبر عام | نمبر خاص

پھر خدا کچھ رحم کرو تم تمھارے تابعدار ہیں ہم
خدا نے تمکو کیا معشوق عاشق زار ہیں ہم

نمبر ۱

حسن کی دولت تم رکھتے ہو عشق کا رکھتے زور ہیں ہم
چاند ہو تم ہم چکور ہیں گھنگھور گھٹا تم مور ہیں ہم

تم ہو عذرا تو کرتے مثال وامق شور ہیں ہم
جو تم شکر ہو تو بس طوطی ہیں ناتوان مور ہیں ہم

شمع ہو تم پروانہ ہیں ہم کرتے جان نثار ہیں ہم
خدا نے تمکو کیا معشوق عاشق زار ہیں ہم

نمبر ۲

سہی شمشاد ہو تم تو قمری اور صلصل ہیں ہم
پری ہو تم دیوانے ہیں ہم کرتے شور و غل ہیں ہم

باغ جہاں میں اگر تم پھول تو بلبل ہیں ہم
تم لیلی ہو تو پیارے شکل قیس بالکل ہیں ہم

تم مستی ہو پیو ہیں ہم مے غم سے سرشار ہیں ہم
خدا نے تمکو کیا معشوق عاشق زار ہیں ہم

نمبر ۳

تم یوسف ہو ہم ہیں زلیخا تم شیرین فرہاد ہیں ہم
چشمہ حیوان تم ہو سکندر ہم ہیں ناتکتے وا ہیں تم

جو تم پدم ہو تو مثل رتن سین ناشاد ہیں ہم
تم زلال ہو نہایت تشنہ کام برباد ہیں ہم

تم ہو دمن ہم نل ہیں ہیر تم رانجھا اے دلدار ہیں ہم
خدا نے تمکو کیا معشوق عاشق زار ہیں ہم

نمبر ۴

چشم کرم کا انتظار ہے بہت دیر کھڑے ہیں ہم / ادھر کو دیکھو تمھاری دید کے شائق بڑے ہیں ہم

شاہ ہو تم ہم گدا تمھارے دروازے پر پڑے ہیں ہم / عطا ہو بوسہ کہ تمکو سخی جانکر اڑے ہیں ہم

کمینہ دلال گوہر کہتے ہیں خاکسار ناچار ہیں ہم

خدا نے تمکو کیا معشوق عاشق زار ہیں ہم

نمبر ۱۸ عام / ۷ خاص

از سر تا پایان تمام حال پریشان گوش کنید

بت بیوفا دیدم در ہندوستان گوش کنید

نمبر ۱

جمال دیدم جان در دادم بلائے تازہ دز دیدم / دست تاسف پا پائے از غم و حسرت مالیدم

روز و شب در عشق و محبت کوچہ بکوچہ گردیدم / زر در خم شد لکایک سینہ خود را خاریدم

سر و آہ میکشم بلبلہا از دل و از جان گوش کنید

بت بیوفا دیدم در ہندوستان گوش کنید

نمبر ۲

شوخ حسین طرار مہ جبین مہر لقا مشتری سیر / صورت زیبا نہایت صاف غیرت شمس و قمر

طاق طاقتم گشت زہجر بش و لم ناگہان شد مضطر / عین عنایت بحالم کند خدایا آن دلبر

فکر والم میکند دلم راحت پریشان گوش کنید

بت بیوفا دیدم در ہندوستان گوش کنید

نمبر ۳

طاقت شد بے صبر ناتوان ہوش خرد شد دور از سر / کنون چہ سازم سیلے چہ زرم کنون وقت تدبیر دگر

اگر نماید چہرہ خود را یک نگاہ آن سیمین بر | لب خشک را کند از می وصل سیراب و تر

من بیارم داستان من از پے یزدان گوش کنید
بت بیوفا بدم در ہندوستان گوش کنید

نمبر ۸

نالہ کند در عشق بتان ہر وقت من بیتاب کمال | داد یلا بس نماید گوہر بدیل صدق مقال
ہائے چہ سازم علاج ایدم عاشق زار پریشان حال | یارب یا بدہ وصال صنم جلد پوشاکے لال

گفت بشمیر ناتمہ خیال زبان یاران گوش کنید
بت بیوفا بدم در ہندوستان گوش کنید

نمبر ۹ عام | ۸ خاص

بسم اللہ برکہ سی خوبی خوب نشانم نقش مراد
گشتم صورتے کہ ماند حیران مانی و بہزاد

نمبر ۱

نقشہ دلکش خیابان برکشم ملک آفرین برگوید | فلک نیابد نگاری چنین دلربا گر جوید
سراپائے محبوب صاف دعجبا بار دلبا شوید | در دل عاشق خود بخود بادۂ الفت می روید

یقین الحق بیار در دل خاطر غمگین گردد شاد
گشتم صورتے کہ ماند حیران مانی و بہزاد

نمبر ۲

وا ہم بلا یا جعد سیاہش شام بلا یا ہم بلا | کاکل پیچان خمیدہ صورت حرف لام بلا
ہلال مہر جبین ابروی افتد در کاہش بلا | چشم سرمگین ستمگر نظر صاف صمصام بلا

یارا بنے توصیف نارم در حق پاشنہای یاران
کف پاے و غیرت گل گلستان وران

دیدم من چون پاشنہ اش را نارنجی را کردم یاد
گشتم صورتے کہ مانند حیران مانی و بہزاد

نمبر ۷

ہر لحظہ از رشک قامتش سرو سہی میشود خجل
رقم نمودم صاف سراپا دران صنعتی ہم شامل
ختم نمودم خیال زبان فارسی راحت دل
چند مرتبہ ز بیتش نام نسبتی و دہر حاصل

گیند تلال گوہر سنگویید او سخن بیابید داد
گشتم صورتے کہ مانند حیران مانی و بہزاد

نمبر ۳ عام | ۹ خاص

چار قدم وہ اپنے گھر سے جسدم سیر کو چلتے ہین
دیکھکے اُنکا سراپا نخل عاشقان پھلتے ہین

نمبر ۱

تار زلف سے شب تار کو کرکے خجل نکلتے ہین
دیکھکے جنبش ابرو کی تیرون سے جگر چھلتے ہین
پیشانی سے دل و جان ماہتاب کے جلتے ہین
چشم و مژہ سے کلیجے درد و ہاتھ اُچھلتے ہین

بڑا العجب ہے بیچ مین شیر کے آہو پلتے ہین
دیکھکے اُنکا سراپا نخل عاشقان پھلتے ہین

نمبر ۲

الحمد ابرو کا ہی بینی جس سے ہوش سنبھلتے ہین
شمع کی صورت رخسار دن سے مہر و ماہ پگھلتے ہین
کان سے اُسکے جواہر اسی کان بہ ہر بدلتے ہین
لب و دہن کے ذکر سے عاشق لعل اُگلتے ہین

آن دانتون کے رشک سے موتی سر پتھر سے کچلتے ہین
دیکھیے انکا سراپا نخل عاشقان پھلتے ہین

نمبر ۳

سیب و بہی کے ثمر باغ مین وقت دیکھ کے گلتے ہین
شانہ و بازو گلدستہ گلدانون کا دل چھلتے ہین

اُس گردن کے کمان شیشے سانچے ڈھلتے ہین
پہونچے کلائی ہاتھ کو دیکھ کے گل کف ملتے ہین

سینے کے دو انار دل کو مشتاق ونکے مسلتے ہین
دیکھیے انکا سراپا نخل عاشقان پھلتے ہین

نمبر ۴

شکم کی نرمی دیکھ تھان کمخواب کے صاف پھسلتے ہین
جاے حیا ہے قلم دوات اب کر مست مچلتے ہین

کمر دیکھ کے رشک سے چیتے غم مین اُبلتے ہین
تو ران کا دیکھکر ہرن اونکے پر سے چلتے ہین

وہ زانو اور ساق و قدم کب نظر سے گوہر ٹلتے ہین
دیکھیے اسکا سراپا نخل عاشقان پھلتے ہین

نمبر ۲۱ عام ۱۰ خاص

بہت مثالین لکھین مگر بنتی اچھی تدبیر نہین
حق تو یہ ہے کہ عارض کی یار نظیر نہین

نمبر ۱

چاند کہون تو دامن مین تشبیہ کے دھبا آتا ہے
چھائین کا اور کلف کا اسمین داغ صاف دکھلاتا ہے

ترے گال کی صفائی بھلا چاند کب پاتا ہے
اسکے علاوہ رات مین صرف وہ نور دکھاتا ہے

دن کو روشنی نہین بادل مین ضیا نہین تنویر نہین

حق تو یہ ہی ترے عارض کی یار نظیر نہین

نمبر ۲

کیوں اگر خورشید درخشان ہو بھی ویسی تاب نہین
تاب بھی ہی دن بھر کی فقط شبکو سورج پر تاب نہین

صرف تاب ہی تپش ہی مہر مین ایسی آب نہین
اس نسبت مین کسی صورت سے ٹھیک حساب نہین

چڑھتا ہے چرخ پر تو بھی شمس نے پائی یہ توقیر نہین
حق تو یہ ہی تیرے عارض کی یار نظیر نہین

نمبر ۳

شمع کیون تو جی جلتا ہی اسمین یہ انوار کہان
کہان تیرا عارض کہان شعلہ نور کہان و نار کہان

ایسی تجلی صفائی سرخی اسمین یار کہان
کیون اگر گل تو گل کے تیرے سے رخسار کہان

گل مین ایسی شوخی صفائی رنگ بہت سے پیر نہین
حق تو یہ ہی تیرے عارض کی یار نظیر نہین

نمبر ۴

کیون اگر آئینہ تو وہ اک دھوکے کی ٹٹی ہی فقط
بات مین ٹوٹا لگتا ہی کھلتی ہی قلعی بہر نمط

آئے نہ ہرگز ہمارے پسند یہ تشبیہ غلط
تیرے گال کے مقابل یہ سب چیزین ہین لقط

گیند بلال گوہر کہتا ہی جھوٹھ ہری تقریر نہین
حق تو یہ ہی تیرے عارض کی یار نظیر نہین

نمبر ۲۲ عام ۱۱ خاص

لعل نہین یاقوت نہین اور عقیق ایسی لال نہین
سچ تو یہ ہی تیرے ہونٹھونکی یار مثال نہین

سچ تو یہ ہے کہ تیرے ہونٹھوں کی یار مثال نہیں

نمبر ۲۳ مجاہم — ۱۲ اخماص

بہت سی ڈھونڈھ چکیں تشبیہیں کوئی ملی پر آب و تاب نہیں
سچ تو یہ ہے تیرے دانتوں کا یار جواب نہیں

نمبر ۱

بجلی سے نسبت دانتوں کی بہت بنائی نہیں بنی
کیونکہ برق میں نقط ہے ذرا دیر کی خندہ زنی
نہ یہ صفائی نہ یہ چمک ہے نہیں ہے یہ غنچہ دہنی
کچھ عرصے کی چمک ہے آخر کو ہے جان شکنی

قرار ہرگز برق کو حاصل کبھی مثل سیماب نہیں
سچ تو یہ ہے تیرے دانتوں کا یار جواب نہیں

نمبر ۲

لکھوں ستارے دانتوں کو چاہا دل کے بہانے سے
رہا باز میں مگر بجا تشبیہ دکھانے سے
انکی روشنی صرف رات میں ہو جاتی ہے کھلانے سے
تیرے دانت ہیں ہمیشہ آبدار در دانے سے

در سے بھی مثال جو تھی ان میں ایسی آب و تاب نہیں
سچ تو یہ ہے تیرے دانتوں کا یار جواب نہیں

نمبر ۳

انار کے دانے بتلائے ناوانی سے تنگ ہوئے
غلط تھی نسبت ہم اپنے دل سے بہ سر جنگ ہوئے
کہاں یہ خوبی انار میں بھی انار از خود دنگ ہوئے
کھٹا کھایا رنگ سے اپنے وہ بے رنگ ہوئے

کہوں مسی کے دانے تو یہ بھی ٹھیک حساب نہیں
سچ تو یہ ہے تیرے دانتوں کا یار جواب نہیں

نرگس ہین بادام ہین ہرگز نہین ہے ایسی بینائی | نشے ہرن ہون ہرن گر دیکھ چشم کی رعنائی
کہون صیاد ہین کیسی اسکو صیاد لیے کب چتون پائی | لگا کے سرمہ مگر آنکھون نے آفت ڈھائی

دین و دنیا گئی عشق مین کھو دنیا دارین پڑے
پڑے کیسے کل نگاہ صنم جو دل پر عین پڑے

نمبر ۲۴

دلکو سلامت نہین چھوڑتین یہ کافر آنکھین خونخوار | رہا ہمیشہ زار وہ ہوا جو اونکا عاشق زار
گنبد لال گوہر کے چھند کو رو بچند کہتے ہین پکار | کہے بشمبر عشق کا منہ کسی کو بھی آزار

ہنسی دھر کہے خدا کرے نہین مقابلہ طرفین پڑے
پڑے کیسے کل نگاہ صنم جو دل پر عین پڑے

نمبر ۲۵ عام | بہم اخاص

رقم خوبیان کردن رقم یہ دل کے نغرائی سی لاون
نیا سراپا نہ یار و کبھی سنا وہ سنواون

نمبر ۱

رنگ بال کا بالا ترین کالے سانپ سے تبلاون | مانگ سے اسکی مانگ کر راہ کہکشان دکھلاون
اسکی کاکل کا کل نقشہ شب ہجر مین کھنچواون | پیشانی کو بدر لکھ پیش آئی بیہودہ پاؤن

بھونکی ہے بھو یچال مین جنبش کہا نسبت مین لاؤن
نیا سراپا نہ یار و کبھی سنا وہ سنواون

نمبر ۲

پلک کی اسکے دیکھ کر خونی پل کب لگتا ہے ای یار | چشم سے اسکی چشم ہے کہان مروت کی زنہار

رات کہے تو اشارات مین آپس مین تالون		ناگ کہے تو زبان بس ناگزیرین کٹوا لون

عنبر بسارا کہے تو اُسکا سارا گھر مین کھدواؤن
غیر اگر کچھ کہے تو غیرت دون اُسے شرماؤن

نمبر ۴

کہے جو کافر اُس کافر کا رنگ اڑاؤن خوار کرون		ابر کہے تو اُسے آب آر لا کر زار کرون
سیاہ ریشم بیان کرے شمشیر جگر کے پار کرون		کہے جو سودا تو اُسیر سوداؤن سے وار کرون

گیند لال گوہر کہے تو ل کو ہر صورت سے سمجھاؤن
غیر اگر کچھ کہے تو غیرت دون اُسے شرماؤن

نمبر ۲۷ عام		۱۶ خاص

ترا سراپا دیکھکے پیارے عالم شور و غل مین ہے
ایسی رنگ دیویہ شوخی حسن صفا کب گل مین ہے

نمبر ۱

پیچ ہین ایسے کاکل مین جو اُنکی کو دین پیچ و تاب		صاف وہ ماتھا کہ جس سے شرمندہ ہووے مہتاب
بھوین خمیدہ ہین ایسی جیسے کعبے کی ہو محراب		بھال ملک ہین کہ جسکو دیکھ بھال دل ہو بیتاب

استعار

چلا ہے زلف کو چھوڑ کہین دلکا ٹھکانا ہے		اندھیری رات منزل دور کالے کوس جانا ہے
رخصت مین مانگ کی مجکو طبیعت آزماتا ہے		دل گمراہ کو ظلمات کا رستا بتاتا ہے
جھوہرا ہے جبین صاف کو پہونچے کہان کوئی		بیاض صبح سے تشبیہ دنیا سر پھیراتا ہے

چشم مین تیری جو مستی ہے ہو سکتی کب بل مین ہے

نمبر ۲۸ عام ۱۷ خاص

عاشق کا ہنین سناسراپا معشوقونکے سنتے ہین عام
فرق سے پاتک سراپا سنو میرا ہے فرق تمام

نمبر ۱

سر ہی مکسیر نہ پہ سودا سے بال بال ہی غم و وبال
ابرو کی اب و ملا دکیا کردن بیان حیرت ہی کمال
ماتھا وہ ہی حیا تھا جسپہ ازل سے نقش ملال
پلک ہین ایسی پلک بھر جنکا لگنا امر محال
چشم ہین دو چشمے ہین جیروان اشک کے صبح و شام
فرق سے پاتک سراپا میرا سنو ہے فرق تمام

نمبر ۲

کان ہین کیا امکان کہ آوے سو اعشق کی کچھ تذکار
زرد گال کنگال ہین ہم دیدار کی دولت ہی درکار
بینی وہ ہی کہ سونگھے قدرت بینی کا گلزار
لب سے مطلب مگر ہم کر نہین سکتے ہین اظہار
درد و الم کا مکھیا ہی مکھ کرتا ہی حسرت کے کلام
فرق سے پاتک سراپا سنو میرا ہے فرق تمام

نمبر ۳

ہر اک مو بچھا یا ہی مونچھ کا غمسے پریشان ریش ہی سب
نشتر ار غم سے زبان خشک ہی نکل نہ پائے رہی ہین اب
دندان نے سب بدن انونکی طرح لیا ہی چبین جب
گردن پہ ہی گردنا کا ھی کی حجام سہ ہی عجب
تیر عشق کے رہے نشانے اپنے شانے علی الدوام
فرق سے پاتک سراپا سنو میرا ہے فرق تمام

نمبر ۴

نمبر ۱۹ عام — ۲۰ خاص

تونے کوئی بیچارہ نہ دیکھا ہوگا بلبل زار چمن
زخم پھول ہیں ہمارا سینہ ہے بے خار چمن

نمبر ۱

سب باغوں میں باد بہاری چل جاتی ہے کبھی کبھی
یعنی ٹھنڈی سانسیں ہر دم بھرتے ہیں ہم نئی نئی
اپنے چمن میں ہوئیں سرد ہیں چلتی گھڑی گھڑی
جسکے سبب سے شگفتہ زخموں کی ہے کلی کلی
یہ وہ چمن ہے جسکے آگے اور ہیں سب بیکار چمن
زخم پھول ہیں ہمارا سینہ ہے بے خار چمن

نمبر ۲

سب باغوں میں جب خشکی ہوتی مالی دیتے ہیں آب
خزاں جو رہتی ہے کوسوں سدا یہ گلشن ہے سیراب
چشم کے چشمے سے ہیں سرسبز رکھتے چمن اپنا شاداب
سچ پوچھو تو چمن یہ کہیں ہے بس نایاب
ایسا تازہ کوئی نہ دیکھا دیکھے گو بسیار چمن
زخم پھول ہیں ہمارا سینہ ہے بے خار چمن

نمبر ۳

سب باغوں میں گل کھلتے ہیں اپنے اپنے موسم پر
کہیں خار کا نام نہیں گل ہی گل آتے ہیں نظر
ہر موسم میں زخم کے گل ہیں تازہ سینے پر
کسی نے دیکھا کہاں ہے ایسا گلشن تازہ و تر
دنیا کے تختے پر نہیں ہے کوئی ایسا زنہار چمن
زخم پھول ہیں ہمارا سینہ ہے بے خار چمن

نمبر ۴

کیا سمجھاؤں تجھے تو آپ ہی ہو دانا قاصد	
نمبر ۲۳ عام	۲۲ خاص

ہے یہ جنازہ اُس عاشق کا جسکا تجھپر دم نکلا
نکل کے تو بھی دیکھ لے دید کو ہے عالم نکلا

نمبر ۱

بڑی شان کا عاشق تھا گئی جان کہ آنکے ساتھ	چلا جنازہ نہایت سکا عز و شان کے ساتھ
بجی آہ و نالے کی نوبت دھوم دھام سامانکے ساتھ	ہوتی ہین تیاں کلیجہ کھنچتا ہے ہر تان کے ساتھ

سب عالم کہتا ہے کہ اس کشتہ کا عجب عالم نکلا
نکل کے تو بھی دیکھ لے دید کو ہے عالم نکلا

نمبر ۲

پرستان سے آئی ہین پریان کالی ماتمی ہے پشواز	کرتی ہین ماتم سوز سے گا کر نوحہ با انداز
کھلے ہوئے ہین بال لٹوئین خاک بھری ہو دلمین گداز	صفین باندھکر مرثیہ پڑھتے ہین سب خوش آواز

اپنے اپنے گھر سے چلکر سیر کو ہے آدم نکلا
نکلے تو بھی دیکھے دید کو ہے عالم نکلا

نمبر ۳

چار طرح تابوت پہ چادر پڑی ہے شالی زرنگار	گلرو ویسے ساتھ مین لگی چلی آتی ہے قطار
درد ہے دلمین زرد ہے چہرہ سرد ہے سینہ چشم ہے زار	چڑھاتے ہین بڑھکر لوگ [illegible] پھولکے ہار

مرے ہزاروں عاشق لیکن ایسا جنازہ کم نکلا
نکلے تو بھی دیکھلے دید کو ہے عالم نکلا

کمالات ملا کے کہون کیا منو ہر ہو مالامال
دیکھے ہیکل ہے کل دلکو ہرگز نہین مجال

لیگئی دلکو گنج لڑی بجلی ہی کی قسمت آج کمال
اسکے آرسی رلسی عجب رکھتی ہے حسن و جمال

ہوا نورتن سوا نورتن دو نون بازو پر ٹھہرے
دکھا دے بندی صنم من بیدیہ دل کیونکر ٹھہرے

نمبر ۳

پری بند اڑنے سے رہی گر پری بند پہ پڑے نظر
جہانگیریان کرین بس جہانگیریان سر تا سر

کپل لیتے ہین چھلے تیرے دلکو کتنا ہی گوہر
کہین روپچند پشمبر بھرا ہی زیورین زیور

اس خیال سے خیال بڑھکر گوپی بینسی ہر ٹھہرے
دکھا دے بندی صنم من بیدیہ دل کیونکر ٹھہرے

نمبر ۲۵ عام | ۴۳ خاص

چھپی ہوئی ہر ایک بات ہر حیثیت گلبدن مین ہے
چیان چینین کی رعایت ہر شی مین ہر سخن مین ہے

نمبر ۱

سوال اس سے کسی قسم کا اگر آرزومند کرے
نکتہ چینیان کرے وہ جواب مین دم بند کرے

کرے جو خود تقریر تو ایسی جسکو خلق پسند کرے
چینین چنان سے نہایت خاطر کو خرسند کرے

بہت بڑی پیچیدہ بات اس چھوٹے تنگ دہن مین ہے
چیان چینین کی رعایت ہر شی مین ہر سخن مین ہے

نمبر ۲

اپنے ہاتھ سے خط لکھکر وہ اگر کسیکو کرے روان
ہو وہ عبارت کہ ہو ہر لفظ مین حسن کی چینین چنان

بیماری میں عمر کاٹنا قید میں رہنا بار نہیں
شب ہجر کا مگر آسان کاٹنا یار نہیں

نمبر ۲

شب جدائی چوبی سنگی اور نہ خاکی پتلی ہے
سوانگ بنا کر مردم کا کرتی چالاکی پتلی ہے

آتشی آبی نہیں ہے نہ یہ ہوا کی پتلی ہے
روی قضا کا یہ تل ہے چشم بلا کی پتلی ہے

سحر و طلسم و بند کاٹنا بہت بڑا کچھ کار نہیں
شب ہجر کا مگر آسان کاٹنا یار نہیں

نمبر ۳

حق نے بنائی شب جدائی روز جزا کی صورت ہے
لمبی لمبی کالی کالی زلف دوتا کی صورت ہے

حق تو یہ ہے حق عاشق میں قضا کی صورت ہے
ہو کے مجسم نظر آتی یہ بلا کی صورت ہے

کالے کوس کی راہ کاٹنا دیتا ایسی ہار نہیں
شب ہجر مگر آسان کاٹنا یار نہیں

نمبر ۴

لیل ہجر کی تاریکی میں کبھی بسر اوقات نہ ہو
بار خدایا کسی دوست کو نصیب ایسی رات نہ ہو

اسکے مقابل سیاہی میں ہرگز ظلمات نہ ہو
دوست تو کیا ہے کسی دشمن کو یہ حاصل بات نہ ہو

گوہر کہتا گلا کاٹنا سہل ہے اس میں عار نہیں
شب ہجر کا مگر آسان کاٹنا یار نہیں

نمبر ۳۷ عام ۲۶ خاص

بات میں چال میں اسکی چالاکی شوخی و ستم

عجب چال ہے چلین جس چال پہ تلوارین دم دم

نمبر ۱

چھل بل کر چلے چال جس چال ہین چنچل پن ہی سہم
چھل بل سے دل چھلتا ہے دیتا ہے چھلاوے دم پہ دم

ہے وہ چالیا چلبلا چھیل چھبیلا شوخ صنم
اچھل کود کر کھیلتا سر ہے عاشقون کے پیہم

سرو جو دیکھے خرام اسکا ہوے سب بنا خم اور چم
عجب چال ہے چلین جس چال پہ تلوارین دم دم

نمبر ۲

کبک دری ہمسری کرے کیا مجال اسکی چال ہے کم
بلا ہے یا ہے قہر خدا تعریف کرین کیا چال کی ہم

یہ وہ چال ہے کہ جسکی فتنۂ محشر کھاے قسم
دل لیتے ہین وان ہوتے ہین ہوش و طاقت رم

چلتے وقت بجتا ہے زیور غضب پاؤنکا چھم چھم چھم
عجب چال ہے چلین جس چال پہ تلوارین دم دم

نمبر ۳

ہاتھی کی سی مست چال سے جھوم جھوم جب رکھے قدم
سارا عالم کہے قیامت آئی چلے سب سوے عدم

قدم قدم پر بپا یہ چال ہے عالم کو ہوا الم
برہم درہم جہان ہے زیر و زبر ہو سب عالم

پنجون کے بل چلے اکڑ کر تب ہوا اور ہی کچھ عالم
عجب چال ہے چلین جس چال پہ تلوارین دم دم

نمبر ۴

ٹھوکر مین اعجاز عجب ہے ایسا معجزہ دیکھا کم
بیٹھے بٹھائے چلا دل اپنا دیکھ چال کا کرین رقم

مردے ہوون زندہ تو زندے ہوون بیجان اور بیدم
چلتے ہی دلکے ہمارا صفت ہین خود چلیے نا قلم

دل بھی پریشان ہوگا ہمارا جیسے پریشان حال ہیں ہم | زمین پریشان پریشان فلک پریشان سب عالم

عالم عالم ہوگا الم عالم کو دیکھ کر یہ سب عالم
بال بال میں بلا ہی بلا میں بل ہیں خم در خم

نمبر [illegible]

بسی ہی ہے بس کہ یہ بس چلتا ہے بس اپنا اسی کم
ولیں رو اور درد میں دل ہو غم میں جان در جانیں غم

ہر موسم میں چڑھا کرتا ہے ستم اسکا بہتری ستم
مثنوی نگری پر سنو گر زلف ہے مائل دم بہ دم

گوہر اور دریا کے رواں ہیں بس کہ عشق میں تھم تھم
بال بال میں بلا ہی بلا میں بل ہیں خم در خم

نمبر ۴۸ عام | ۴۹ خاص

یاروں کو ہیں کہتے آپ اب گوشہ میں رہا کیجے یار
یہ کیا غضب ہے کہ پیارے ہوئے ہو تم اغیار کے یار

نمبر [illegible]

تیری ابرو دکھلاتی ہے اے قاتل تلوار کے وار
رخساروں کو دیکھ کے سارے پھول ہوگلزار کے زار

زلف نے تیری کیے ہیں نافہ کے تار تار کے تار
نرگسی آنکھیں گیں ہیں تیغ دل بیمار کے مار

بجا لائیں ہم سر و چشم سے جو کچھ ہوں سرکار کے کار
یہ کیا غضب ہے کہ پیارے ہوئے ہو تم اغیار کے یار

نمبر [illegible]

غیروں کو پیغام نہ بھیجو ہمیں ہوگا پیغام سے غم
بد حواس رہتے ہیں ہمیشہ وحشت در اوہام سے ہم

کام کر دو نہ ہووے صبر دل ناکام سے کم
ہجر میں تیرے کیا ہی قالب نے آرام سے رم

نمبر ۱

کہین شرابین ہین شیشے مین کہین طشتری مین بادام
ناچ ہو رہا ہی پریون کا خوشی کے آئے ہین ایام
خوشی مین مل ل ہر ماہر وبغل مین بیٹھا ہی گلفام
پچکاری مین بھرا ہی رنگ چھوٹتے ہین خاص و عام

کوئی ہوا مسرور نشے مین کوئی چکنا چور رہوا
ہر عاشق کا انجام کام بھر پور رہوا

نمبر ۲

ڈھولک دُھپ ور ستار ارگن سرود بجتا اور کرتال
کہین بھنگ کسی سبزہ رنگ سے چھنی ہی گہری دل ہی نہال
کہین سوانگ ہی راگ ہی کہین خوشی سے مالا مال
کہین عیش سے کھیلتے ہولی متوالے خوشحال

کھلی چاندنی اُجیالی ہی چار و نطرف کو نور رہوا
ہر عاشق کا انجام کام بھر پور رہوا

نمبر ۳

بغلگیر ہو کر باہم خوشی سے ملتے ہین سب لوگ
نر ناری ہو ہو کے مست سب آپس مین کرتی ہین بھوگ
خوشی منائی تمنا بر آئی بھاگا ہی سوگ
راگ رنگ ہی جہا مین نہین رہا کچھ باقی روگ

ملا ہمارا دلبر ہمسے ہولی کا دستور رہوا
ہر عاشق کا آج انجام بھر پور رہوا

نمبر ۴

گیندن لال گوہر نے بنایا آج نیا ہولی کا چھند
بنستی دھمہکی زور رو در دیو کے کھا کر سوگند
کہین روپ چندا مانت بخوبیئی دانشمند
یہ خیال بس ہماری خاطر کو ہی ہوا پسند

کہے لشیبر ناتھ کہ میرا سارا غم کا فور رہوا

سودینا یا عشق مین سہے ہزارون جور و ستم

شیشم

داغ ہجر سے باغ ہی سینہ سیر چمن کی ہوس ہی کب	بیان کرون کیا پڑی ہی عجب مصیبت رنج و تعب
کیا قول تھے نہین پور ا نکلے خاطر خود مطلب	خبر نہین تھی کہ ہو جاؤگے ایسے تم بے ڈھب

اشعار

جی لگا ہی کسی بیرحم سے جا خبر بھی ہو	ٹھہرو آفت ہی نگہ کالی بلا خیر بھی ہو
روٹھ کر بیٹھے ہین وہ ہمسے خفا خیر بھی ہو	میرے مولا مرے مالک کی رضا خیر بھی ہو

ہنو کسی کا عشق کسی کو خالق رکھے فضل و کرم
سودینا یا عشق مین سہے ہزارون جور و ستم

ہفتم

سہے دل پہ غم اپنے لاکھون ہمنے گوہر گنے لال	حضرت دل نے ہمیشہ رکھا اس جی پہ جنجال
دل نے جتنے رنج اٹھائے کہین کس سے وہ احوال	کیا عشق نے برابر جان و جگر اپنا پامال

اشعار

جان سے ہو جائین باہر تجکو عریان دیکھکر	سر بسر ہوتا ہون تری رانون کو عریان دیکھکر
منہہ ندیکھیں حور کا وہ روئے تابان دیکھکر	خلد کو دوزخ مین ڈالون کو سے جانان دیکھکر

کیا کسی کے کہلانے سے یہ خیال ہمنے اسدم
سودینا یا عشق مین سہے ہزارون جور و ستم

ہشتم تمام ۲۳ ناصر

گھات بہ اترا شہری تیغ کے کبھی بیایس ملا آسپر تجھے

گوہر کے بہاتے ہیں دلچسپ خیالات خوش آب مجھے
بحر عشق میں تیر کے ملا دُر نایاب مجھے

مسدس ۵۴ عام — ۴۴ خاص

غلط کہا ہی جسنے کہا ہی جو پھول وہی خار بھی ہی
ہو نہیں سکتا کہ جو صحرا ہی وہی گلزار بھی ہی

نمبر ۱

مردوں نے اگر کسی بات کا کیا کبھی اقرار بھی ہی
جن سے دل پھٹ گیا سچ سے یا کہ ہوئی تکرار بھی ہی
تا بہ زندگی نہیں پھر اس سے کیا انکار بھی ہی
پھر نہیں اس سے ملا دل ورنہ آیا پیار بھی ہی
من موتی اور دودھ پھٹا پھر ملا کبھی زنہار بھی ہی
ہو نہیں سکتا کہ جو صحرا ہی وہی گلزار بھی ہی

نمبر ۲

بھلے چنگے انسان کو کوئی کہہ سکتا بیمار بھی ہی
کڑوی باتوں والے کا کہیں نام شکر گفتار بھی ہی
دیوانے کو بتا سکتا کوئی ہشیار بھی ہی
کہیں سنا ہی سپر سے ہوا کار تلوار بھی ہی
بہار کو جو خزاں بتاوے اُسے خدا کی مار بھی ہی
ہو نہیں سکتا کہ جو صحرا ہی وہی گلزار بھی ہی

نمبر ۳

پردہ نشین جو عورت ہی وہ جانی کہیں بازار بھی ہی
جسکی اصل میں ہی خطا وہ ہوا نیک کردار بھی ہی
جو کسی ہی کہیں وہ دیکھی پردہ دار بھی ہی
نیک اصل سے کسی جا ہوا بدی کا کار بھی ہی
ہندوستان کا نام بدل کر سنا کہیں تاتار بھی ہی

عشق وہ شی ہی عالم مین جس نے آفت یہ پھیلائی ہی
آنکھ لڑائی اب اپنے دل سے ہمسے لڑائی ہی

اشعار

کسی کی مست آنکھون کا رہا تھا دل جو دیوانہ
مرے پر بھی ہماری خاک سے بنتا ہی پیمانہ

گیا بن کو نکل سنکر مری وحشت کا افسانہ
مقابل مجھسے ہوتا ایسا کیا مجنون تھا دیوانہ

لیلی مجنون کے قصے مین عشق کی خوب صراحت ہی
نمک زخم کا سمجھ تو جس کا نام ملاحت ہی

ضمیمہ

عشق مین کٹتا عاشق کا سر ملا تا مل جھٹ پٹ ہی
عشق ہی کافر بلا ہی قہر ہی ظالم نٹ کھٹ ہی

نہین کوئی آواز جہان مین جیسی عشق کی آہٹ ہی
عشق ہی گھوڑا جو جاتا ہے کوڑے کی سرپٹ ہی

اشعار

ہوا پھر عشق دل کو اُس بت بیداد گستر کا
ہوا پھر سر کو سودا اُسکے دروازے کے پتھر کا

غضب ہی دل ہوا عاشق جو مژگان ستمگر کا
الٰہی خیر پھر ہی سامنا بازو کیوتر کا

بار بار کہتا ہون یارو نہین عشق مین راحت ہی
نمک زخم کا سمجھ تو جس کا نام ملاحت ہی

ضمیمہ

عشق وہ ہی جو عاشق کو کر دیتی ہی متوالا
عشق وہ شی ہی نہین ہی جس شی سے کوئی بالا

گینہدل لال گوہر کہتے ہین کر کے عشق دیکھا بھالا
عشق نے لاکھون کروڑون شخص کو زمین پر گرا ڈالا

اشعار

الفت بے تنے نہین آئی جسے وہ کیا بھلا جانے
قلم آتا نہین جسکو پکڑنا لکھ وہ کیا جانے

کیا جو کوئی مکتب میں نہیں کیا مدعا جانے
پڑھا ہو جو کوئی جانے وہی کیا لیے پڑھا جانے

کہیں لوگ بضاعت سے اسیں کسکی آج فصاحت ہے
نمک زخم کا سمجھ تو جس کا نام ملاحت ہے

نمبر ۴۷ عام — ۴۸ خاص

کوڑی کوڑی بکتے پھرتے ابتو سر بازار ہیں پھول
حسن نے تیرے گھٹا کر کیے سبھی بیکار ہیں پھول

نمبر ۱

بال ہیں سنبل سرو ہی قد غنچہ ہی دہن خسار ہی پھول
مرجھاتے ہیں شرم کے مارے پاتے جب یار ہیں پھول

تجھ سے بہتر چمن میں نہیں کہیں ای یار ہیں پھول
تیرے پانوں پر ہمیشہ رکھدیتے دستار ہیں پھول

جب سے دیکھی تیری صورت مری نظر میں خار ہیں پھول
حسن نے تیرے گھٹا کر کیے سبھی بیکار ہیں پھول

نمبر ۲

غلام داغی ہی گل لالہ بس فرمانبردار ہیں پھول
حسید م دیکھو رہتے پیارے تری گلے کے ہار ہیں پھول

مجھے خوش آتے نہ ہرگز غنچے نی زنہار ہیں پھول
فرش خواب پر تیرے بن مجھے دیتے آزار ہیں پھول

آنکھیں تیری جب سے دیکھیں نرگس کے بیمار ہیں پھول
حسن نے تیرے گھٹا کر کیے سبھی بیکار ہیں پھول

نمبر ۳

قبا کو اپنی پھاڑ کے غم سے کرتے ڈالتے تار ہیں پھول
شرمندہ ہیں تیرے حسن سے گریبان میں [illegible] ہیں پھول

اپنی زندگی سمجھتے اپنے اوپر بار ہیں پھول
نہیں ہے شبنم رواں یہ اشک کے کرتے تار ہیں پھول

جیسا تیغ وچالاک ہو تو کب ایسے بھلا ہشیار ہیں پھول
حسن نے تیرے گھٹا کر کیئے سبھی بیکار ہیں پھول

نمبر ۳۸

کہتا ہی یہ کون کہ تجھ سے بڑھکر غیرت دار ہیں پھول
کیندن لال گوہر کہتے ہیں خیال کے اشعار ہیں پھول

تری عذر کو ہمیشہ کھیچتے سب گلزار ہیں پھول
کہیں وچپند کہ پاتے کب ایسے اشجار ہیں پھول

کہے بستمبر اس خیال کے چار چوک نہیں چار ہیں پھول
حسن نے تیرے گھٹا کر کیئے سبھی بیکار ہیں پھول

نمبر ۳۹ عام — ۳۹ خاص

سوتے وقت رکھا ہی ہمنے اکثر تیرے ای گلفام
سر زانو پر کہ جس سے حاصل ہوتا تھا آرام

نمبر ۱

مرد ان تے آن کیوں ہو بہت تم خدمتگار و نسے ای یار
غیروں کو دیتے ہو رات دن آج تو ہمکو دو یکبار

مجھ غریب کو ستانا کب لازم ہی ای دلدار
اپنی بزم ہیں جگہ تم ای دلبر ای گل رخسار

یاد کرو تم وہی روز رکھو لتے تھے یا شوق تمام
سر زانو پر کہ جس سے حاصل ہوتا تھا آرام

نمبر ۲

پھاڑونگا جتھرے کر دونگا دیکھو میرا ازور بدن
پھوڑونگی ہم مار مار کر رنگیے خون نسے ترا دامن

جوش جنون ہیں گریبان جیب پتا اور پیراہن
سر تھپر سے عشق ہیں بڑھیگا جب دیوانہ پن

ذرا سرک کر آؤ ادھر کو آج بھی لکھدین ہوگئی شام

نمبر ۱۲

کھا کے چوٹ تم اتفاق سے بدن پہ یادل پر نکلے
گول گول دو چار اشک کے قطرے چشم سے گر نکلے

درد کے مارے پھر آئیں آنکھیں آہیں بھر نکلے
گرے زمین پر خاک میں سے نہ وہ بہتر نکلے

گوہر سے وہ کسی طرح قیمت میں نہیں بڑھکر نکلے
صد آفرین ہے بحر میں رہ کے خشک گوہر نکلے

نمبر ۱۳

چوروں میں بیٹھے جو کوئی چوری پیشہ کر نکلے
رہے کوٹھری میں کاجل کی وہ کالے اکثر نکلے

جوئے کی پھڑ میں گئے جو وہ کچھ کھو کے زر نکلے
میخانے میں رہے جو وہ پی کر ساغر نکلے

مشکل ہے بے لوث آدمی دنیا کے اندر نکلے
صد آفرین ہے بحر میں رہ کے خشک گوہر نکلے

نمبر ۱۴

دریا سے جب جھلک چمک گوہر مثل اختر نکلے
زیور کے اسے ساتھ میں کر کانوں میں لیکر نکلے

اُنکے شوق میں دوڑ کر دوڑ سے سوداگر نکلے
کہتے گوہر روپ چند کیا گوہر خوشتر نکلے

بچن بشمبر ناتھ کے منہ سے سچے سنی وھر نکلے
صد آفرین ہے بحر میں رہ کے خشک گوہر نکلے

بحر سوم

مخمس عام | اخاص

پھر ہوا دل مبتلا پھر آئی بلا مصیبت پھر آئی
پھر وہی مشکل پڑی نظر پھر لڑی طبیعت پھر آئی

پھر دیپہ مشکل پڑی نظر پھر پڑی طبیعت پھر آئی

نمبر ۱۵ عام — ہ خاص

قدر کوئی کیا جانے انکی ہیں یہ دونوں جانی عاشق

قدیم سے پانی کا دودھ ہے دودھ کا ہے پانی عاشق

نمبر ۱

قالب دو ہیں جان ایک ہے دونوں ہیں باہم مشتاق	قلبی ہے دونوں میں محبت نہیں نام کو ذرا نفاق
قسمت سے ملتے ہیں جہان میں ایسے دلبر اور عشاق	قبول دل سے نہیں ہے ہرگز دونوں کو کبھی فراق

قصوں میں بھی سنا نہیں ہے کہیں انکی ثانی عاشق

قدیم سے پانی کا دودھ ہے دودھ کا ہے پانی عاشق

نمبر ۲

قصد کیا پانی نے جسدم ملے دودھ میرا معشوق	قدر کری جو دودھ نے اسکی کریگا کوئی کیا معشوق
قیمت میں اور رنگ میں اپنے اسکو دیا معشوق	قابل ہے تعریف کے بیشک جہان میں ایسا معشوق

قبول دودھ نے کیا نہ ہرگز اٹھاوے حیرانی عاشق

قدیم سے پانی کا دودھ ہے دودھ کا ہے پانی عاشق

نمبر ۳

قضا کار اس پانی دودھ کو کوئی مول لایا شائق	قصد جوش کرنے کا کیا تو دودھ ہو پینے کے لائق
قدم پہلے جلنے کو بڑھایا پانی نے جو تھا عاشق	قلب جلا پانی کا پہلے رہا محبت میں فائق

قصور کرتے نہیں جان میں ہوتے ہیں فانی عاشق

قدیم سے پانی کا دودھ ہے دودھ کا ہے پانی عاشق

روشن ہے سب خلق کے اندر آج کا دن اور آج کی رات
مشہور آیون مین ہے انور آج کا دن اور آج کی رات

اشعار

دیوالی سے زمانے مین جھلک ہے
مثل مشہور ہے اب کس کو شک ہے
زمین روشن ہے اور تابان فلک ہے
دیے کی روشنی محشر تلک ہے

کھیلین کھاؤ لاؤ شیرینی یا مٹھائی شکر کرو
ہم تم زندہ رہے خیر سے بیٹھو بھائی شکر کرو

نمبر ۲

ہر دکان اور مکان صاف ہے روشن ہے سارا بازار
شکار گاہون تصویرون سے کھلا ہوا ہے اک گلزار
قندیلین فانوس ہانڈیان جھاڑون کی ہے جدا بہار
چوک مین بیٹھے کھیل رہے ہین بلا دھڑک لب سڑک قمار

اشعار

دیا باری نے کیا روز دیوالی
چراغون کی چمک ہے یہ نرالی
کہ ہر دیوار و در پر ہے بحالی
کہ دن پر فوق رکھے رات کالی

شب قدر سے اس شب مین ہے چمک سوائی شکر کرو
ہم تم زندہ رہے خیر سے بیٹھو بھائی شکر کرو

نمبر ۳

بیان کرون کیا آج کی خوبی نہین سکتی بیان مین
نئے رنگ کی نئے ڈھنگ کی کلین لگی ہین مکان مین
روشن ہے دن سے بھی زیادہ لشا آج کی جہان مین
مٹھائیان ہین طرح طرح کی حلوائی کی ہر دکان مین

اشعار

دیوالی ہے نہایت خوب تیوہار
کیا ہے ہر گلی کوچے کو گلزار

کھلا ہی باغ کے مانند بازار — ملے ہیں عاشقوں سے اپنے دلدار

میلاد کیلئے چوک ہیں آئی ساری خدائی شکر کرو
ہم تم زندہ رہے خیر سے بیٹھو بھائی شکر کرو

نمبر ۴

مٹی کے رنگین کھلونے دکھاتے ہیں نیا رنگ — کہیں ناچ ہی کہیں راگ ہی کہیں تماشے کا ہی ڈھنگ
کہیں تواضع حقہ پان کی کہیں ملاتے شراب بھنگ — کہیں پہ بجتا رباب سرود کہیں بجاتا ہی کوئی چنگ

اشعار

دیوالی کا جو یہ تیوہار آیا — خیال تازہ گوہر نے بنایا
نہایت اشرفی کے جی کو بھایا — بہت خوش ہو کے نبی جی نے گایا

کہے شمیر اس خیال کی دیکھ صفائی شکر کرو
ہم تم زندہ رہے خیر سے بیٹھو بھائی شکر کرو

نمبر ۵ عام — ۵ خاص

تم جو نہ آئے پاس ہمارے نیند نہ آئی ساری رات
تارو گنتے لیے پیارے ہمنے آنکھ لڑائی ساری رات

نمبر ۱

تمنے ہی غیروں کو بزم میں اپنے بلائی ساری رات — ترپ کر میاں چشم نے خونکی ندی بہائی ساری رات
تمنے چوٹی مانگ سنواری لطف بنائی تماری رات — ترپ ترپ کے ہم ہوگئے پریشان انیدا پائی ساری رات

تمنے اپنی شکل یہ ہمکو نہیں دکھائی ساری رات
تارے گنتے رہے پیارے ہم نے آنکھ لڑائی ساری رات

نمبر ۲

تم جو سوے چھپا کے چہرہ اوڑھ دلائی ساری رات
تمنے اپنے پانون مین ہان حنا لگائی ساری رات

ترس گئے ہم دید کی خاطر رہی جدائی ساری رات
تلوون مین یہان ہجر نے آگ جلائی ساری رات

تاک جھانک کرتے چبنی مین آئی خرابی ساری رات
تارون سے ای پیارے ہمنے آنکھ لڑائی ساری رات

نمبر ۳

تمنے کی جو ساتھ ہمارے بے پروائی ساری رات
ہمنے طلق خبر ہماری جب آنہ منگائی ساری رات

تاج عیش کو چھوڑ کے ہمنے کرمی گدائی ساری رات
تارہ نہ ٹوٹا اشک کا اپنے یوں ہی گنوائی ساری رات

تمھارے غم مین جاگے ہم اور سوئی خدائی ساری رات
تارون سے ای پیارے ہمنے آنکھ لڑائی ساری رات

نمبر ۴

تاب وصف گوہر کے قول نے دکھلائی ساری رات
تمام شب ہوئی غیر کی شرم نے چھپائی ساری رات

تازہ تازہ لاونی اک اک سب کو سنائی ساری رات
تپ آئی حاسدون کو ہم سے لڑا اٹھائی ساری رات

تمنے جو افشان چنی جبین پہ یاد وہ آئی ساری رات
تارون سے ای پیارے ہمنے آنکھ لڑائی ساری رات

نمبر ۵۵ عام ۶ خاص

باغ مین بنگلہ بنگلے مین کرسی کرسی پہ بیٹھا تھا وہ صنم
گورا بدن اور بدن پہ زیور زیور جھلکے جھم جھم جھم

نمبر ۱

نمبر ۵۶ عام	۶ خاص

لگا کہ ہار میں جواب خطا کا اُس گل رو نے کیا رواں
کہوں گلستاں خطا کو اگر تو بہت بجا ہے میرا بیاں

نمبر ۱

ادا اشرفی کی تھی الف میں با بوٹی کی تے میں بہار
دال میں اسکی و دنا مریا کا تھا بالکل دار و مدار

تسنیم میں تھے جعفری کے جوہر کہ ہائے رشک چمن گلزار
تے میں تھی ریحان کی رنگت بوستان میں تھا سوسن کا سنگار

شکل شین کی شبنم تھی ہوئی صفت میں لالہ زبان
کہوں گلستاں خطا کو اگر تو بہت بجا ہے میرا بیاں

نمبر ۲

صاد و صاد صد برگ کا گل تھا طا میں رعنا طرہ سا
فے کو اگر فانوس کہا گل ہر کون میں پایا تو ہے بجا

گل جعفری سے عمدہ تھا حرف عین کا سہرا پا
گل قمر تھا قاف کہ جس کا کوہ قاف تک ہے شہرا

کاف کی کلیوں کی خوبی حرف کاف سے ہوئے عیاں
کہوں گلستاں خطا کو اگر تو بہت بجا ہے میرا بیاں

نمبر ۳

گاف کو آنکے گلاب کا گل گر بتلا دوں تو ہے کم
مہک میم کے حرف میں ایسی جیسی میں ہوتا گلکا عالم

لام نے لالہ الا اللہ کا شک لالے کو ہو دیکھ کے غم
نون کا نقشہ تھا دیکھ کے پڑھی نسترن پڑھ شبنم

وصف واو کا بیاں کروں کیا ورد کا گل ہو ایسا کہاں
کہوں گلستاں خطا کو اگر تو بہت بجا ہے میرا بیاں

نمبر ۴

ے کا حرف تھا کہ طرح سے گل ہزارے سے بہتر گیندن لال گوہر نے سنایا جواب خطے کا خوش ہو کر	یا کا حرف یاسمن کے گل سے یکتائی میں تھا بڑھ کر چھوٹی ابجد ہی پھولوں کی کہے لشنبرمشنبی و صفر

رو خیبر گاتے ہیں سبھا میں یہ خیال ہو کر شادان
کہوں گلستان خط کو اگر تو مبت بجا ہی میرا بیان

نمبر ۵۷ عام ۸ خاص

زمین پہ جب تک آسمان ہو آسمان پہ شمس و قمر
شمس و قمر میں نور رہو جب تک نور ہی تیرے چہرے پہ

نمبر ۱

چہرے پر گل کے جبتک گلشن میں بلبل کی نظر موتی میں ہو صفا صفا میں قیمت قیمت ہو بڑھ کر	نظر میں جب تک تاب رہے حسن تاب آب ہو موتی پہ بڑھ کر جب تک نخل تاک میں انگوروں کے لگیں ثمر

انگوروں میں لگیں ثمر اور ثمر سے ٹپکے شراب تر
شمس و قمر میں نور ہو جب تک نور رہے تیرے چہرے پر

نمبر ۲

شراب میں نشہ ہو جب تک نشے میں مستی اور مزا بھرا ہوا گلشن ہو گلوں سے گلوں میں جب تک ہو لالا	مزہ نشاط افزا ہو جب تک نشاط ہو محفل میں بھرا لالے کے ہو داغ جگر میں دیکھ دیکھ جلوہ تیرا

جلوہ تیرا دیکھ دیکھ کر جب تک نادم ہوں اختر
شمس و قمر میں نور ہو جب تک نور رہے تیرے چہرے پہ

نمبر ۳

اختر میں تفصیل ہو جب تک ثابت اور سیاروں کی سات ستاروں سے جب دم تک لگن ہو دنیا داروں کی	سیاروں کی گنتی ہووے جب تک سات ستاروں کی دنیا داروں میں ہو جب تک شمار ہم بیچاروں کی

ہم بیچاروں کا ہی پیارے جب تک ہو تو چارہ گر
شمس و قمر میں نور ہو جب تک نور رہے تیرے چہرے پر

نمبر ۴

چارہ گر ہو طبیب جب تک طبیب کے پاس رہے دوا پیدا ہو کر نا پیدا ہو جب تک ساری دنیا	دوا میں جب تک اثر ہے اور اثر میں ہو طلب ہی پیدا دنیا میں دن دونا ہو اور رات سوا یا حسن سوایا

تیرے حسن کے حق میں ہر دم دعا یہ کرتا ہی گوہر
شمس و قمر میں نور ہو جب تک نور رہے تیرے چہرے پر

نمبر ۵ عام — ۶ خاص

فلک کے نیچے زمین جب تک زمین کے نیچے جب تک آب
آب ہو جب تک گنگ و جمن بہی رہے تیرے حسن کی آب

نمبر ۷

آب ہو جب تک آتش میں و آتش میں جب تک ہے دھواں بادروان ہو جہان کے اندر جہان میں جب تک حیوان	دھواں کا جب تک بخار ابر ہو ابر میں ہووے بادروان حیوان کے جسمے میں جب تک حیات کا ہووے سامان

حیات کے سامان کو پاکر جس میں جب تک الفت و داب
آب ہو جب تک گنگ و جمن میں بہی رہے تیرے حسن کی تاب

نمبر ۸

دو رانے میں ہو شمشیر پہلوان پہلوان ہو کشتی گیر	کشتی گیروں کی ہو بغل میں دبی ہوئی جب تک شمشیر

شمشیروں میں بارڑھ ہو جب تلک بڑھ بحر کی دامنگیر | دامنگیر رہیں معشوقوں کے جبتک عاشق

تدبیریں ہوں استباں تک جبتک کا ہووے حساب
آب ہو جب تک گنگ و جمن میں بنی رہے تیرے حسن کی آب

مخمس ۳

حساب میں جب تلک ہو گنتی اور گنتی ہو وے دل تک | وسک دین معشوق کے در پر جبتک عاشق بیشک
بیشک ہو وے بات مرد کی مردکے ہوں دل در طفلک | طفلک جب تک جائیں مدرسے مدرسے کی ہو صاف سڑک

سڑک ہو جب تک میدان میں اور میدان میں بجے جنگ رباب
آب ہو جب تک گنگ و جمن میں بنی رہے تیرے حسن کی تاب

مخمس ۴

زباں میں جب تلک تار ہوں تار میں جب تلک ملے خبر | خبر کو پاکر خبردار ہوں غافل عالم کے اندر
عالم کے اندر ہو شاعری شاعر جب تک ہوں گوہر | گوہر ہووے کان میں جب تک کان ہو گانے کے اندر

گانے کے اوپر ہو حاضر بلبل ہر فی الفور شتاب
آب ہو جب تک گنگ و جمن میں بنی رہے تیرے حسن کی تاب

مخمس ۵۹ عام ۱۰ اخاص

کرامات ہے یا کہ بات ہے جادو ہے یا کلام ہے
کیکے بندگی کر لیا بندہ مخمس کو میرا اسلام ہے

مخمس ۱

رنج ہجر سے دل نے میرے چھوڑا آب و طعام ہے | کسی ماہ کا ماہ نہ کیوں ہو مجھکو ماہ صیام ہے
قاصد کا بھی نہیں یاں گذارہ نہیں پہنچتا پیام ہے | جہاں نہیں جا سکتا کوئی وہاں ہمارا مقام ہے

دہن مین اُسکے کلام ہی گو مگو کا بس یہ مقام ہی
کہکے بندگی کر لیا بندہ صنم کو میرا سلام ہی

مخمس ۱۲

روے یار پر خط کو دیکھکر حیران خاص و عام ہی
کوسے کانٹے سنبے کے کچھ بولے یہی مرام ہی

خط غبار سے ایک ورق پر لکھی گلستان تمام ہی
زبان سے اُسکی ہمین کام ہی مطلب لب سے مدام ہی

محشر ہوا یا قیام اُسکا آفت ہی یا خرام ہی
کہکے بندگی کر لیا بندہ صنم کو میرا سلام ہی

مخمس ۱۳

جسم زلف ہی الف ہی قامت نون وہ ابرو تمام ہی
بن دامون کا اُسکے واسطے جو کوئی ہی وہ دام ہی

جان ہی وہ عشاق کی بیشک جہان مین نیک نام ہی
یوسف سے کیا نسبت اُسکو زر خرید وہ غلام ہی

سیم بدن کے عشق مین مجھکو سونا کھانا حرام ہی
کہکے بندگی کر لیا بندہ صنم کو میرا سلام ہی

مخمس ۱۴

کرے جو زندہ مردہ دلون کو شراب کیا کلام ہی
اُسکے حسن کا نور دیکھکر عالم روشن مدام ہی

عیسی کا اور آفتاب کا ایک چرخ پر قیام ہی
گنبد لال گوہر کہتے ہین غور کرو کیا مقام ہی

مضمونون کا آج دلون مین بہت بڑا ازدحام ہی
کہکے بندگی کر لیا بندہ صنم کو میرا سلام ہی

مخمس ۶ عام ۔ ۱۱ خاص

فقط خدا سے ڈرتے ہین ہم نہین کسی سے ڈرتے ہین

کہتے ہیں سو کرتے ہیں کب کہکر مکرتے ہیں

نمبر ١

کیا حق نے آزاد نہیں پھر کون پھنسانیوالا ہے
کیا غم ہے گر اٹھی ہے آندھی آ پہلا آنے والا ہے

دشمن ہے گر قوی تو اس سے قوی بچانے والا ہے
خدا نا خدا ہے کشتی کا پار لگانے والا ہے

پل بھر میں دریا سے جہاز سے بھی پل پار اترتے ہیں
کہتے ہیں سو کرتے ہیں کب کہکر مکرتے ہیں

نمبر ٢

مسند کی تکیے پہ گدا ہیں کہاں ہم اٹھکر جاتے ہیں
کھانا پینا پوچھو ہمارا تو ہم تمھیں بتاتے ہیں

درویشی میں شاہ ہیں دل کے بادشاہ کہلاتے ہیں
پی جاتے ہیں ہم غصے کو ہمیشہ غم کو کھاتے ہیں

بھولے ہیں دو کون عالم کو یاد ایک کی کرتے ہیں
کہتے ہیں سو کرتے ہیں کب کہکر مکرتے ہیں

نمبر ٣

نہیں پارس سونا چاندی تانبا پارا بن کے فقیر
مال نہیں کچھ ہم رکھتے جو چور کا ڈر ہو دامنگیر

کشتہ ہو نفس امارہ اسے سمجھتے ہیں اکسیر
خدا نے بخشی علم کی دولت بان میں بخشی ہے تاثیر

پیدا کرنے والے کا دم دم پر دم ہی بھرتے ہیں
کہتے ہیں سو کرتے ہیں کب کہکر مکرتے ہیں

نمبر ٤

کہتے مدن لال گوہر کہتے ہیں لاکھ بات کی ایک ہی بات
یاد خدا سے غفلت ہرگز نہیں ہے لازم دن اور رات

جو عالم ہے سب فانی ہے باقی ہے ایشر کی ذات
واجب ہے انسانکو ہمیشہ ہے خلق میں نیک صفات

کے بشمیر ناتھ کہ ہم تو ہر گھڑی نام سمرتے ہین
کہتے ہین سو کرتے ہین سب لکھ کر ذکر کرتے ہین

نمبر ۱۱ عام — ۱۲ خاص

جان کے اوپر جو کھون لایا ناحق بیٹھے بٹھائے دل
کسی بشر کا کسی کے اوپر خدا کرے نہین آئے دل

نمبر ۱

بہت ستایا کرتے ہین جو کافر صفت پرائے دل
فرزانہ دلبر جس سے ہوتی کچھ تسکین آئے دل

قدر انھین معلوم ہو تب جب انکا کوئی ستائے دل
شب ہجر مین لیٹ رہے ہم ہاتھ کے نیچے دبائے دل

آئے موت تو قبول کرے لیکن نہین لگائے دل
کسی بشر کا کسی کے اوپر خدا کرے نہین آئے دل

نمبر ۲

لگی آگ سینے مین عشق کی کیونکر اسے بجھائے دل
ٹپین چھید پیار مین سیکڑون لہو ہو کے بہ جائے دل

جان و جگر پر پڑی آنکر آخر کار ہلائے دل
وفا کرے بیوفا سے کیون لازم ہوئی سزائے دل

پھانسی لگانا بہتر ہے پر کیون نہین الجھائے دل
کسی بشر کا کسی کے اوپر خدا کرے نہین آئے دل

نمبر ۳

بڑا سخت صدمہ ہے ہجر کا کیونکر اسے اٹھائے دل
پتھر کا یا لوہے کا ٹکڑا ہو کوئی بچائے دل

کہانسے لائے ایسی طاقت بھلا تو کیون گھبرائے دل
معشوقون کے ظلم و ستم تو شاید کچھ سہ جائے دل

دل لگانا بہت برا ہے ملتی نہین ہو جائے دل

کسی بشر کا کسی کے اوپر خدا کرے نہیں آئے دل

گئے تھے ان لال گوہر کے پاس تھا کچھ بھی نہیں سوا دل
روپیہ اور نہیں ہے گوہر کے تم سے جلد جائے دل

تو جو بیچ اسکے ٹکڑے کر دیے ٹوٹ گیا بیچارا دل
لے آتے بازار سے ہم گر پاتا مول مہنگا دل

کہے بشیر ہاتھ ٹوٹ کر بنتا نہیں بنائے دل
کسی بشر کا کسی کے اوپر خدا کرے نہیں آئے دل

نمبر ۲ عام　　۱۳ خاص

پورا وعدہ کیا نہ تمنے کھائین لاکھ سوگند قسم
جھوٹھی قسمین کیون کھاتے ہو کردو کھانا بند قسم

نمبر ۱

تمہین قسم انداز کی اپنے ناز و ادا کی تمہین قسم
تمہین قسم ہے ظلم وستم کی جور و جفا کی تمہین قسم

تمہین قسم رخسار کی اپنے زلف دوتا کی تمہین قسم
تمہین قسم ہے اپنے رب کی اپنے خدا کی تمہین قسم

قسم کھاؤ تو سچی کھاؤ جھوٹھی نہین پسند قسم
جھوٹھی قسمین کیون کھاتے ہو کردو کھانا بند قسم

نمبر ۲

تمہین قسم خوبی کی اپنی رعنائی کی تمہین قسم
تمہین قسم ہے یکرنگی کی یکتائی کی تمہین قسم

تمہین قسم ہے محبوبی کی زیبائی کی تمہین قسم
تمہین قسم ہے دانائی کی بینائی کی تمہین قسم

زہر تلخ ہے جھوٹھ بولنا تم سمجھے ہو قند قسم
جھوٹھی قسمین کیون کھاتے ہو کردو کھانا بند قسم

نمبر ۳

تمھین قسم ہو اپنے حسن کی تمھین اپنی رونق کی قسم		تمھین قسم اپنی شوخی کی تمھین اپنی رندی کی قسم
تمھین قسم اللہ کی اپنے تمھین رب مطلق کی قسم		تمھین قسم اپنے خالق کی تمھین ہے اپنے حق کی قسم

قسم تمھاری ہے باطل یہ دیکی تمھین گزند قسم
جھوٹھی قسمین کیون کھاتے ہو کردو کھانا بند قسم

نمبر ۴

کرد فرو رانجام کام جس کام پہ تم کھاجاؤ قسم		گیندن لال گوہر کہتے ہین کبھی غلط مت کھاؤ قسم
روپچند کہتے ہین زبان پر جھوٹھ نہ ہرگز لاؤ قسم		کہے شمبر ناتھ بنسی دھر جھوٹھون کی چھوڑ دو قسم

رو ور کنتا کبھی نہ کھاوین جھوٹھی دانشمند قسم
جھوٹھی قسمین کیون کھاتے ہو کردو کھانا بند

نمبر ۳ عام　　۴ خاص

شراب سے گر انگلی تر ہو آگ کا ہوتا نہین اثر
پی شراب اور ہوستانہ مت دوزخ کی آنچ ڈرے

نمبر ۱

سب کہتے ہین بہشت مین بھی گلاب کل کا چرچا ہے		ملتی ہین حورین خوبصورت چاند سا جنکا مکھڑا ہے
آخر کہ ایسا ہوگا آج ہوا تو غم کیا ہے		صنم ہماری بغل مین ہے اور ہو نا کا دورا ہے

جو اول سے وہ آخر ہے پھر کس کا ہے خوف وخطر
پی شراب اور ہوستانہ مت دوزخ کی آنچ ڈر

نمبر ۲

بیان کرون کیا شراب کے مین تم سے اے یار داوصاف		جو کچھ دلمین ہوئے کدورت فوراً کردیتی ہے صاف

کھلتے ہین اسرار حقیقت شراب پیکر خطا معاف ✱ بڑا کیے اس شراب کو جو بیشک ہو وہ نا انصاف

کرکے بے خبر دیتی ہے دو جہان کی یہ ہستی ہین خبر
پی شراب اور ہو مستانہ مت دوزخ کی آنچ سے ڈر

نمبر ۳

کرتی ہے غم غلط شراب اور کھوتی ہے جی کا وسواس ✱ دارو ہے ہر درد کی یہ سب کام آتی ہین اس سے راس
جو کوئی ہو اسکا عاشق اور جسکو ہو اس کی پیاس ✱ اپنے دم کو گھٹا گھٹا کر جاتی ہے یہ اسکے پاس

کیسا ہی کوئی بخیل ہو بنتا ہے سخی اسکو پیکر
پی شراب اور ہو مستانہ مت دوزخ کی آنچ سے ڈر

نمبر ۴

جہان مین جتنے ہین نشے ہے سب مین نشہ اسکا بہتر ✱ بے حجاب کرتی ہے صنم کو بڑا یہ اسمین ہے جوہر
قلم کی ہے جو زبان سو دونون قلم صفت سے ہو کیونکر ✱ گینڈن لال گوہر کہتے ہین پی شراب بھر بھر ساغر

ساقی ہو گلعذار یاس اور یار ہو بر مین رشک قمر
پی شراب اور ہو مستانہ مت دوزخ کی آنچ سے ڈر

نمبر ۶ عام ✱ ۵ اخاص

نہین چاہیے کچھ بھی یار و کفن کا اب بات مجھے
کیا ہے کشتہ عشق نے اسکے بس شکل سیماب مجھے

نمبر ۱

یار اپنے دکھا کے چہرہ اور چھپ گئی تاب مجھے ✱ پھر کفن ہو یا رد چاندنی پارچہ جتنا ہے مجھے
لائے تھے جس جا سے اٹھا کر کل پھر احباب مجھے ✱ ہائے وہین پھر چلا ہے لیکر میرا دل بیتاب مجھے

کون چیز ہے وہ بتلاؤ تم سے میرا سوال ہے

نمبر ۱

نہ وہ تاج ہے کسی قسم کا نہ وہ کسی کا گوشت پیان
نہ ہے وہ میوہ نہ ہے کوئی پھل نہ ترکاری شعر بیان

نہ وہ دودھ ہے نہ وہ عرق ہے نہ ہے وہ مجھ کو آب روان
نہ ہے وہ پیدا زمین سے اور نہ آسمان پر اسکا نشان

نہ وہ کھٹائی نہ وہ مٹھائی عجب شے بےمثال ہے
کون چیز ہے وہ بتلاؤ تم سے میرا سوال ہے

نمبر ۲

سوال دوسرا تمہیں سناؤں جواب بتانا تم سنکر
بھری ہوئی ہے جو پانی سے آگ چمکتی ہے سر پر

اگن پون آکاس خاک جل پانچوں تت ہیں جسکے اندر
مٹی کا سر بنا ہوا ہے ہوا سفید نکلے باہر

نہ وہ آدمی نہ وہ جانور ہے مجھے تعجب کمال ہے
کون چیز ہے وہ بتلاؤ تم سے میرا سوال ہے

نمبر ۳

بھید تیسرا جلد بتانا سوال ہم سمجھاتے ہیں
جلتا ہے ہاتھ پانو نکے عاشق لوگ اڑاتے ہیں

کھانے کی وہ چیز نہیں ہے کسطرح پر کھاتے ہیں
چبا نہیں سکتا ہے کوئی لیکن آپ سے بھاتے ہیں

نہ وہ چبا ہے نہ وہ مونگ ہے نہ وہ موٹھ ہے نہ دال ہے
کون چیز ہے وہ بتلاؤ تم سے میرا سوال ہے

نمبر ۴

چیشتانی والی ایک چیز ہے سوال پوچھا جلد بتا
دو حرف کا ایک لفظ ہے حرف میں دونوں جدا جدا

نہ ہے وہ کوئی چوپایہ اور نہ ہے وہ روپیہ پیسا
ہر اک شخص کے پاس ہے ہر دم گوہر نے یہ بھید دیا

مری بغل مین ہمیشہ ہردم جگہ تری فی لبر لازم

نمبر ۴۳

خیال کتنا ہر شاعر کو حق کا نام لیکر لازم
اور کسی کا کبھی بھروسا نہین ذرا دم بھر لازم

حق تو یہ ہے حق کی طاعت ہے سب بندون پر لازم
یہی مناسب یہی خوب ہے یہی ہے بہتر لازم

مراد کے دامن مین گوہر بھرے ہوے گوہر لازم
مری بغل مین ہمیشہ ہردم جگہ تری فی لبر لازم

نمبر ۴۷ عام ۸ اخاص

بہت اٹھا کر سر آئے تھے نیچا دیکھا ہوگئے گرد
کانپ کانپ کر بھاگی ڈر سے کیا ہے لڑتے نامرد

نمبر ا

زبان چلائی زبان نکلی انگلی اٹھائی ہاتھ کٹا
جسنے اپنی کری بڑائی زور و شور سب اسکا گھٹا

دیکھا جسنے بھر کے نظر وہ آنکھ کو اپنی کھو کے ہٹا
جو درخت بڑھ گیا چمن مین سر اسکا آخر کو چھٹا

نہین اٹکنا ہمسے مناسب اپنی بات مین ہم ہین فرد
کانپ کانپ کر بھاگی ڈر سے کیا لڑتے ہمسے نامرد

نمبر ۲

آسمان پر تھوکا جسنے اسکے منھ پر تھوک پڑا
کنوین مین جھانکا جو کوئی وہ اپنا سا منھ دیکھ رہا

گنبد مین آواز دی جسنے جیسا کہا ویسا ہی سنا
بحث کری جس کسی نے ہم سے آخر کو وہ ہار گیا

جسکو سرخروئی کا تھا دعوی اسکا چہرہ ہوگیا زرد
کانپ کانپ کر بھاگی ڈر سے کیا ہے لڑتے نامرد

عشق وہ شی ہی جو کرتا ہی ہر شی کے اکثر ٹکڑے
آئینہ کیا چیز عشق سے ہوئے اسکندر ٹکڑے
نہیں تعجب اگر عشق سے ہون شیشہ سا ٹکڑے
لوہا ٹکڑے چاندی ٹکڑے تانبا ٹکڑے ہو زر ٹکڑے

سنے عشق کا نام اگر تو ہو جاوے خنجر ٹکڑے
چوٹ پڑے پتھر پر عشق کی ہو جاوے پتھر ٹکڑے

نمبر ۳

ہڈی پسلی چور ہوئی ہین جگر ہی پارہ سو ٹکڑے
کمر ہی ٹکڑے گوڑے ٹکڑے چھاتی ٹکڑے سر ٹکڑے
دل کو توڑا کر کے عشق نے پہلو کو اندر ٹکڑے
کیے ہین میرے ایک جسم کو عشق نے ابتر ٹکڑے

بحر عشق مین چلے جو کشتی ٹوٹ کے ہو لنگر ٹکڑے
چوٹ پڑے پتھر پر عشق کی ہو جاوے پتھر ٹکڑے

نمبر ۴

کرتا ہے یہ آنا فانا دیوارین اور در ٹکڑے
چڑھے عشق کے بام پہ گر ہون ہما کے بال و پر ٹکڑے
خاک کیا لاکھونکو عشق نے کیے ہزارون گھر ٹکڑے
عشق کے باعث آسمان پر ٹوٹ کے ہون اختر ٹکڑے

چھری کٹاری تیغ ہو ٹکڑے ہون برچھی جمدھر ٹکڑے
چوٹ پڑے پتھر پر عشق کی ہو جاوے پتھر ٹکڑے

نمبر ۵

کسیکو بخشی سونے کی روٹی دیے کسیکو تر ٹکڑے
خرقہ کر دے گدا کا ٹکڑے شاہ کا ہو افسر ٹکڑے
کس طرح کی جیب مین رکھتا یہ ہی بازیگر ٹکڑے
بڑی بلا ہی عشق عشق سے ہو جاتی ہین پیکر ٹکڑے

عشق بنگاتا ہی انسان سے ای گوہر در ٹکڑے
چوٹ پڑے پتھر پر عشق کی ہو جاوے پتھر ٹکڑے

نمبر ۶۹ عام ۲۰ خاص

بالکل انہیں رحم نہیں آخر جتنے ہیں جلاد ہیں سب
بے رحمی کی جڑ ہیں خود بر و آفت کی بنیاد ہیں سب

نمبر ۱

باتیں کرکے پیار کی پہلے دل لیتے ہیں اصاحب
بے دردی اور بے انصافی کرتے ہیں کامل صاحب

بس ہم لکھوائے لیا جان سے ہو جاتے ہیں غافل صاحب
نہ جانتے ہیں جان کے دشمن ہو جاتے ہیں قاتل صاحب

بس ہیں انکے خدا نہ ڈالے کرتے یہ بیداد ہیں سب
بے رحمی کی جڑ ہیں خود بر و آفت کی بنیاد ہیں سب

نمبر ۲

بہت دنوں تک عشق کیا ہے انہیں آزمایا ہے خوب
باطل انکی سب قسمیں ہیں جہاں کے جتنے ہیں محبوب

باطن انکا صاف نہیں ہے ہوتے ظاہر میں خوش اسلوب
باور انکا قول نہ جانے انکی چاہ ہے جانا ڈوب

بدنامی کے جو طریق ہیں وہی انکو یاد ہیں سب
بے رحمی کی جڑ ہیں خود بر و آفت کی بنیاد ہیں سب

نمبر ۳

بڑا اسے بیوقوف سمجھ پھنسے جو انکے جال میں اب
برا کام بھی وفا نہیں ہے جفا کی بالکل یاد ہیں ڈھب

بالا بالا دکھاکے صورت کرتے ہیں جی جان طلب
برائیاں ہیں انہیں ہر اسرے میں ظالم خود مطلب

بناوا اپنا دکھا دکھاکے کرتے دین برباد ہیں سب
بے رحمی کی جڑ ہیں خود بر و آفت کی بنیاد ہیں سب

نمبر ۴

بیان کروں میں حال کہا تک عشق بتان ہی بہت خراب
یار بیتا ملے کو دنیا ہو روپ چند اک روز جواب

بیجا ہے بس انکی محبت سے مفت کیوں رنج و عذاب
بنسی وهر یون کیسے شمبر پیا کرو وحدت کی شراب

بجا قول ہے یہ گوہر کا جو کہتے استادوں میں سب
بے رحمی کی جڑ ہیں خوبرو آفت کی بنیاد ہیں سب

نمبر ۷ عام ۲۱ خاص

اگر آپ کرتے ہیں ہمسے دل کو ہمارے آج طلب
آپ بھی ہمکو بوسہ دیجئے نکلے دونوں کا مطلب

نمبر ۱

اپنا دل ہمکو عزیز ہے آپکو اپنے پیارے لب
اپنے اپنے موقع ہیں اور اپنا وقت اور اپنا ڈھب

آئینہ ہے گران ہمیں ہیں لعل گران رنگ حلب
آجاؤ تم پاس ہمارے بیٹھ جاویں جی بھر دیں سب

انسان سے انسان ملتے ہیں نہیں ہے اسمیں کیا عجب
آپ بھی ہمکو بوسہ دیجئے نکلے دونوں کا مطلب

نمبر ۲

الفت جو ہے حرف میں مقدم اسکا ہے بس یہ مطلب
آزادی ہے سرور کو حاصل اسکا بھی ہے یہی مطلب

آپکے قد میں جو ہے راستی وہی ہے نقشہ اسمیں سب
انداز و اطوار تمہارے قیامت کے ہیں قہر غضب

آکے ملو ہمسے ای پیارے ہم تمکو دل دیویں اب
آپ بھی ہمکو بوسہ دیجئے نکلے دونوں کا مطلب

نمبر ۳

اصل حال کیا کہئے ظاہر ہے نہیں آتا کوئی ڈھب
آتے تھے جاتے تھے ہمیشہ مگر ہیں تم دن پھر آدمی تمام شب

الم رنج خاطر کا ہماری جائیگا ہوگا دور یہ کب | ایک روز پھر جائینگے تم سے کرین کہنا ملک شرم ادب

آرزو اپنی پوری ہو دل لیوین آپ تو از پی رب
آپ بھی ہمکو بوسہ دیجے نکلے دونون کا مطلب

نمبر ۳

آج تو دلبر رحم کرو تم مت جاوین بن بیچ و تب
آتا فانا خیال لگا گینڈ دن لال گو ہیں اب

ادا سے دیکھو اگر اسطرف دلکو ہو [illegible] سب
اسکو گاتے رو بچند ہین نعمی [illegible] سب

الف ہوا دل بیچ آخر ظاہر ہے یہ طرز عجب
آپ بھی ہمکو بوسہ دیجے نکلے دونون کا مطلب

بحر چہارم

نمبر ۱ عام | اخاص

دل ہے فگار آنکھ اشکبار نہین ہے قرار مجکو اک پل
دیدار یار دے ایکبار ہون انتظار سے بیکل

نمبر ۱

ہوا انتشار اور اضطرار سیماب وار سینہ ہے تپان
کرکے سنگار بے ننگ و عار ہلی نگار ابھی جان جہان

جیب و کنار ہے تار تار ہین زار زار روتا ہون یہان
دل کا غبار ہو بر کنار حاجت برار ہووے اس آن

شیشہ اتار اترے خمار ہے پر بہار آئے بادل
دیدار یار دے ایکبار ہون انتظار سے بیکل

نمبر ۲

ترچھی پیچدار زلفین ہین یا ہلین بار بار رخ پر کافر | آنکو سنوار تو ہو بہار بلبل و [illegible] شام و سحر

عاشق ہزار کرتے نثار دل بے شمار تیرے اوپر
تلوار یار پڑا رہو وار اب تن پہ بار ہے سراسر

یا چشم چار ہو کرو نگار گل عذار ہو مشکل حل
دیدار یار سے ایکبار ہون انتظار سے بے کل

نمبر ۳

گل جار چھٹے ہین یار تپا اور نجار ہے غم بھاری
اے گلعذار عیسی شعار کر ہوشیار دکھو ہماری

خاطر فگار دل داغدار بے اختیار عشق ہے طاری
ہون جان سپار امیدوار کرو دلدار تو دلداری

تو غمگسار ہو ہمکنار بر آوے کار غم جاوے حل
دیدار یار سے ایکبار ہون انتظار سے بے کل

نمبر ۴

کرون تجکو پیار ہین آشکار ہیون پانی وار تیرے اوپر
گل خوشگوار ور شاہوار ہے آبدار قول گوہر

میرا افتخار اور اعتبار عز و وقار ہو سراسر
سونے کا تار ہو لون کا ہار ہے زرنگار کینہ بنی دھر

شکر ہو خوار تیرے سپہ مار ہو وہ فرار و گل سے نکل
دیدار یار سے ایکبار ہون انتظار سے بے کل

بحر پنجم

نمبر ۱ مخمس عام — اخاص

تم تیغ کی سر پہ نہ چھٹ پڑ کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ
ہم روتے تڑپتے تا سحر کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ

نمبر ۲

دل سینے سے باہر نکلا پڑا کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ
وہ ناتھ کلیجا اچھل پڑا کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ

میری نیند میں پیار خلل پڑا کبھی اس کروٹ کبھی اس کروٹ
میں جل پڑا میں مچل پڑا کبھی اس کروٹ کبھی اُس کروٹ

پٹی سو پلنگ کی مار اثر کبھی اس کروٹ کبھی اُس کروٹ
ہم رہتے تڑپتے تا بہ سحر کبھی اس کروٹ کبھی اُس کروٹ

نمبر ۲

وہاں غیر سو ملک سدیا تو کبھی اس کروٹ کبھی اُس کروٹ
بے کلی تھی دلکو ای گلرو کبھی اس کروٹ کبھی اُس کروٹ

بیتاب ہا میں ہر اک سو کبھی اس کروٹ کبھی اُس کروٹ
کبھی اس پہلو کبھی اُس پہلو کبھی اس کروٹ کبھی اُس کروٹ

کبھی ادھر نظر کبھی اُدھر نظر کبھی اس کروٹ کبھی اُس کروٹ
ہم رہتے تڑپتے تا بہ سحر کبھی اس کروٹ کبھی اُس کروٹ

نمبر ۳

غیر ننکو آپ جو سلوائیں کبھی اس کروٹ کبھی اُس کروٹ
دل تھا تمام رہ رہ جائیں کبھی اس کروٹ کبھی اُس کروٹ

ہم آہ بھریں اور چلائیں کبھی اس کروٹ کبھی اُس کروٹ
بائیں دائیں دائیں بائیں کبھی اس کروٹ کبھی اُس کروٹ

بے چین تھا دل بیتاب جگر کبھی اس کروٹ کبھی اُس کروٹ
ہم رہتے تڑپتے تا بہ سحر کبھی اس کروٹ کبھی اُس کروٹ

نمبر ۴

رہا درد جدائی چار پہر کبھی اس کروٹ کبھی اُس کروٹ
ہم لوٹے پھرتے گوہر کبھی اس کروٹ کبھی اُس کروٹ

شب کاٹی آخر رو رو کر کبھی اس کروٹ کبھی اُس کروٹ
کیسے بیچ پیچ گئی رات گذر کبھی اس کروٹ کبھی اُس کروٹ

کاٹے ہیں شب [illegible] کبھی اس کروٹ کبھی اُس کروٹ
ہم رہتے تڑپتے تا بہ سحر کبھی اس کروٹ کبھی اُس کروٹ

[illegible] ششم

نمبر ۷۳ عام — اخاص

ہے انگریزی عمل نہین کچھ خلل حکم برمحل برابر جاری — رہین بارہون مہینے سکھی سبھی نرناری

نمبر ۱

جنوری مین ساجن ساتھ ناری اور ناتھ گلے مین ہاتھ چین سے سوتے — کھیتونمین دو لونگے بیج عشق کا بوتے
باڑہ [illegible] شی کی بات چین کی رات کاٹین اوقات بہت خوش ہوتے — پھل پھول ملے بن بوئے اور بن جوتے
فروری مین فرحت پائی فرخی فراغت لائی مارچ نے خوشی رچوائی — بھر بار بہار اب آئی
سرد ہین کہین حرج ہوئی کہین ہجر دوئی تینون شی پیاری — رہین بارہون مہینے سکھی سبھی نرناری

نمبر ۲

اپریل مین اپرم پار کرتی ہین پیار ناتھ اور نار گرم بازاری — لگین خس کی ٹٹیان خس کے پنکھے جاری
سیجونمین ڈوری کسی عطر سے بسی کرتے ہین ہنسی پیارے اور پیاری — پھولونکے گجرے ہار چمن ہے بہاری
ہے مئی مہینا پیارا آنند ہی سنسارا ہر نشہ جون سے ہارا — ہمجون بنگ کا سارا
آئیس مین نہین کچھ شرم بغل ہے گرم ملائم نرم فرش گلکاری — رہین بارہون مہینے سکھی سبھی نرناری

نمبر ۳

جولائی لائی برسات سمیر سات ابر دن رات گھٹائین چھائین — کیا روم جھوم کر ہی بدلیان آئین
بارش ہے خوب ایام چل رہے جام ساتھ گلفام جرادین بائین — کہین ٹراپنڈولا کہین ملارین گائین
ماہ اگست کیا آیا ہجر مین گشت شہر پایا آرام ستمبر لایا — گیا جور و ستم کا سایا
معشوقنے چھوڑی جفا کرتے ہین وفا ہوا دل صفا خلق خوش ساری — رہین بارہون مہینے سکھی سبھی نرناری

نمبر ۴

اکتوبر ہے تمام ماہ خدا آگاہ حسب دلخواہ بہارین موسم — کھلے طرح طرح کے پھول باغین جم جم

گری جست ہو چلی بھولی ہر کلی ڈالی ہے پھلی سرو ہی ہے کم کم — اس ہر سم کے قربان ہیں ہم تو ہر دم
ہے ماہ تو بہر دلبر برلایا کام وسمبر — یہ بارہ ماسہ کہکر کیا لونا حبیبا باہر
کرے گوہر گیان لال ختم ہے سال دل ہے خوشحال عیش ہے بہاری — رہین بار یون مینے سکی سبھی نرناری

بحر ہفتم

ٹمبسہ عام اخاص

لا نہین سیدا دلبر جی
چھانا سبھی جہان پھراین در در گوہر جی

نمبر ۱

اوجان جہان اے سرو روان اے ماہ لقا اے حور ادا — بر حال غریب رحم نما بر جان حزین لطف فرما
جب سے چھپا دیدار سیا آفتات ہے بن گہبرا جیا — جی جان تجون ہر گز نہ جیون جبتک نہ ملے وہ پیارا پیا

پیر سے تو ہے نکلے جان پیا پیر جاون مر جی
چھانا سبھی جہان پھراین در در گوہر جی

نمبر ۲

اے روئے شما چون آئینہ وے خوئے شما پر جور و جفا — گیسوئے شما افعی بلا ابروئے شما شمشیر قضا
بچھو ہیں تیری دونون بھوین کاٹے کا نہین لگا ہے تپا — ناگن ہے کالی زلف تری بچا ہے نہین جسے اسنے ڈسا

کبھی ٹھیک نہ دل دسان ٹپکے کرتی لاکھون تقریر جی
چھانا سبھی جہان پھراین در در گوہر جی

نمبر ۳

ہے جبین مہ لقا سیم بدن محبوبا زنین نازک تن — آرام روح و دل احت جان گلفام پیر و غنچہ دہن

ملین ہم گلے کس کے اے دل

نمبر ۲

چشم ترنبی ہے پچکاری | جس سے ہین اشک سرخ جاری | رنج ہے فرقت کا بھاری | کرین کیا رنگ کی تیاری

دوہرہ

پیا بدیسی ہو گئے پھاگن کسے سہاسے | دھور پڑے اس پھاگ پر یہ ہوی جر جائے

یار کا ملنا ہے مشکل
ملین ہم گلے کس کے اے دل

نمبر ۳

کرین کیا لیکے ہم انگور | زخم فرقت سے دل ہے چور | جائین ہم کہان کہو مجبور | زمین ہے سخت آسمان دور

دوہرہ

دکھ سے چھاتی پک گئی بھاوے کسکو پھاگ | بدلین ابے بستر کیا بدل گیو ہے بھاگ

یار سے غیرون مین شامل
ملین ہم گلے کس کے اے دل

نمبر ۴

خوش آوے رنگ کا کب ساغر | جدا ہے سبزہ رنگ دلبر | اس سے پیاس بجھے کیونکر | سکے یون رو رو کر گوہر

دوہرہ

بنا پیا بھاوے نہین ہوری انکی ہال | ڈار و دھور عبیر پر پھینکو دور گلال

لوگ سب خوش ہین گلے مل مل
ملین ہم گلے کس کے اے دل

اس رت کی آس نہ بارہ مہینے گذر گئے	مری جان یہ شکل موقع پایا جی	رات کو ستارے گنے تو دن یہ ہاتھ آیا جی
سب بدن مدن سے ملے دل لگا کے	مری جان چھب الفت نے سوایا جی	پھر آج خدا نے ہمیں دن عید کا دکھایا جی
اب عذر نہیں لازم ہے ہاتھ پھیلاؤ	ہم تمسے ملوں تم گلے مری لگ جاؤ	مری جان بات ہرگز مت ٹالو جی

برس روز کے بعد آج ارمان نکالو جی

نمبر ۲

میں تم پر چھڑکوں رنگ چھڑکو تم مجھ پر	مری جان یہی دستور ہے سبکا جی	ہے دور ساغر عیش وقت ہے ابتو ڈھب کا جی
معجون شراب و بھنگ کھاؤ جو چاہو	مری جان لطف ہے چاندنی شب کا جی	تم کھاؤ پان اے جان ہونٹ ہو سرخ لب کا جی
خوب آج اڑاؤ گلال بھر بھر جھولی	میں تمسے کھیلوں تم مجھسے کھیلو ہولی	مری جان دھوم تم مت دوڑاؤ جی

برس روز کے بعد آج ارمان نکالو جی

نمبر ۳

میں چھیڑوں یار تم خوشی سے ہولی گاؤ	مری جان مزہ ہے اسی میں پیارے جی	پچکاری سے خوب رنگ کے چھوٹیں فوارے جی
کپڑوں کو بدل کر عطر لباس اچھا	مری جان بسیں گھر ہاٹ کے سارے جی	ہولی کی طرح جل جائیں جو ہیں دشمن ہمارے جی
کہیں ہنسی خوشی کی بات رنگ میں بن میں	پھولوں کی گیندیں بنا کھیلیں آپس میں	مری جان روٹھیں عاشق تو منا لو جی

برس روز کے بعد آج ارمان نکالو جی

نمبر ۴

زلفوں کے سنبھالو بال آئینہ دیکھو	مری جان سرمہ آنکھوں میں لگالو جی	مسی کی لبوں پر دھڑی جما کر پان کھا لو جی
عشاق پڑے ہیں مست پڑے ہیں خاک	مری جان انکے تم ہوش سنبھالو جی	چشم غور سے ذرا ادھر کو دیکھ بھالو جی
کہیں گوہر گیندیں لال لاؤں گنا	اس کا کچھ نہیں ہے ہمیں غم ہے بنا جی	مری جان سنو سننے والو جی

برس روز کے بعد آج ارمان نکالو جی

نمبر ۵ عام — ۲ خاص

ہو آب دان چشمے سے چشم کے ہر دم
مری جان عشق گلبدن نے مارا جی
آتا ہے کمخواب خورش نے کیا کنارا جی

نمبر ۱

کم رکھے وہ صنم محبت ہم سے
گھر چھوڑ کے ہمنے دشت میں جا کر جا لی
گر باغ میں اسکا یاد ہمسے ہو گذارا

مری جان ہاتھ ململ نچاتے ہیم
مری جان شہری خاصے کہلاتے ہم
گل پہولین ہنسی سے گلشن لوٹے سارا

مصرف ہمہ تن سیب میں ہر دم اسکو پاتے ہم
سینوں سے بلا تو عزیز نینوں سے اشک بہاتے ہم
مری جان ملے ہم کو وہ پیارا جی

آتا ہے کمخواب خورش نے کیا کنارا جی

نمبر ۲

شبنم کی نمط میں بوند شبنم کے جاری
دیتے ہیں چھینٹیں گہر آسے دم بدم
رہتا ہو بانکا تر چھپا آڑا جانی

مری جان موج اٹھتی دریائی جی
مری جان کرتے ہیں اپنی صفائی جی
آنسو رہتی ہے غصے میں پیشانی

ہے ڈر دریا سے لگی دیکھے کب ہو سائی جی
قصہ ہے نہایت طول کہوں کیا حال جدائی جی
مری جان کہو کیونکر ہو گزارا جی

آتا ہے کمخواب خورش نے کیا کنارا جی

نمبر ۳

ہوا اونچا چکنا بام عشق کا زینا
کچھ اسمیں تو شک نہیں راہ ہی مشکل
کیا بڑوں بڑوں نے عشق خاک کی چھانی

مری جان پھسلتا قدم ہو جسیر جی
مری جان جاتے ہیں عاشق مر مر جی
پریشان نشان ور بام ہو سب فانی

ہم بہو یقین مان ناچار زمانہ آوارہ کیونکر جی
رہی سر پہ ہمیشہ دھوپ چھاؤں نہیں پائی دم بھر جی
مری جان دیکھے کب ہو نظارا جی

آتا ہے کمخواب خورش نے کیا کنارا جی

نمبر ۴

ہے دل پسند آزار رسانی اسکو
مری جان ڈھونڈھ لیتا ہی بہانا جی
گہرے میں گونگی جا ہمیشہ اسے چھپانا جی

اب سنو دوسرے لفظ کے حرف ای دانا ۔ ہے چار حرف کو آٹھ پھول گردانا

میری جان آگے تفصیل سنائی جی
ہر دن مین دو گلو نکی رنگت اسمین پائی جی

نمبر ۳

یاسمین یاسمن یار ویائے تحتانی ۔ میری جان کرین یک یک کو مطرح جی

ہین سوسن سورج مکھی سین سب طرح سراسر جی

نہین فون نمونہ نرگس نافرمان کا ۔ میری جان ناز و نکہت مین بڑھکر جی

ہے بیلا بسنتی بے کا حرف بس بہتر خوشتر جی

ان سب پھولونمین ہین سوکتیس کلیان ۔ خوشرنگ ہین خوشبو دکھاتین چلبلیان

میری جان باغباڑی سے کھلائی جی
ہر دن مین دو گلو نکی رنگت اسمین پائی جی

نمبر ۴

کیا خوب کھلائے پھول ہوا دل تازہ ۔ میری جان کہون اب بات نرالی جی

کیا سمجھین وہ لوگ عقل سے جو ہین خالی جی

لیا آدھا نام فارس مین تو پائی سولی ۔ میری جان پھانسی گردنمین ڈالی جی

باجا ہے دوسرا لفظ بجا کر ہوئے بجالی جی

کئی بھید چھپے ہین اسکے لفظ ثانی مین ۔ حقہ سے ظاہر ہوئے ہین آسانی مین

میری جان بات گوہر نے بنائی جی
ہر دن مین دو گلو نکی رنگت اسمین پائی جی

بحر دہم

نمبر ۸ عام — اخاص

عشق مشکل ہے جی میری جان عشق مشکل ہے
جانتا دل ہے عشق آسان نہین دل کہین جان کہین

نمبر ۱

عشق ہم کرتے جی میری جان عشق ہم کرتے
دیکھ صورت کو جی میری جان دیکھ صورت کو

اسکا دم بھرتے حال ان نہین کہتے رنج و غم سہتے
خوبصورت کو عشق مین خوش رہتے ہیں ہم گھبرتے

کتنا تھا فرہاد یہ عشق بہت دشوار
ملی نہ شیرین جب اُسے مرا وہ تیشہ مار

اسی حالت مین جی میری جان اسی حالت مین
بحر الفت مین سیکڑون جان نہین دل کہین جان کہین

نمبر ۲

عشق کر دیکھا جی میری جان عشق کر دیکھا
کوئی نادم ہے جی میری جان کوئی نادم ہے

حسن کا لیکھا خوب معلوم ہوا مین تو مغموم ہوا
کوئی خادم ہے کوئی مخدوم ہوا کوئی محروم ہوا

عشق زلیخا نے کیا یوسف کا واللہ
ہوئی چاہ مین باولی جھانکو لاکھون چاہ

سب نے جانا ہے میری جان سب نے جانا
تو تو دانا ہے ایسا نادان نہین دل کہین جان کہین

نمبر ۳

ہوش کی لی ری جی میری جان ہوش کی لی ری
کیسا غم گذرا جی میری جان کیسا غم گذرا

رانجھے او ہیر ہی عشق مین چور رہو بست مجمد [illegible]
وامق و عذرا جانے کو [illegible] رہو سب مین مشہور ہو [illegible]

سسی اور پنوں نے دی عشق میں اپنی جان | شاہد اور عزیز کا کیا کیا کروں بیان

گئے چار دنکے جی میری جان گئے چار دنکے
جان آر دنکی دین و ایمان ہین دل کہین جا کہین

نمبر ۳

کاٹ دو پھندا جی میری جان کاٹ دو پھندا | چھوڑ دو دھندا ایک کی یاد کرو دلکو آباد کرو
بندگی رب کی جی میری جان بندگی رب کی | خیر ہی سبکی جی کو آزاد کرو خلق کو شاد کرو

گوہر ہر کا نام لو تو حاصل ہو کمال | عشق بتون کا چھوڑ دو کتنے گئے [illegible] لال

کبھی آس ہر کو جی میری جان کبھی آس ہر کو
سری رگھبر کو بھولے انسان نہین دل کہین [illegible]

نمبر ۴ عام | ۲ خاص

حسن دولت ہے جی میری جان حسن دولت ہے
جگ میں شہرت ہے دیکھ ہر ایک گھڑی خلق شاد کھڑی

نمبر ۵

حسن کا گہنا جی میری جان حسن کا گہنا | جسنے ہے پہنا وہی محبوب ہوا وہی مطلوب ہوا
عجب زیور ہے جی میری جان عجب زیور ہے | سب میں بڑھکر ہے جی کو مرغوب ہوا واہ کیا خوب ہوا

حسن سے بڑھکر خلق مین نہین دوسری چیز | حسن کے باعث سے ہوا دوست سبکو عزیز

دیکھ کر عالم جی میری جان دیکھ کر عالم
دور ہو سب غم دلکو شادی ہو [illegible]

نمبر ۶ [illegible]

گیندن لال گوہر کہین چھند قافیہ بند | روپ چند شبی کہین وہ لاکو ہوا پسند

بس اے سر ناتھ پکارا
آپ سنے بیچ عشق سے مارا

بحر دوازدہم

نمبر۱ شعر عام | اخلاص

ل ، | لاکھون ہی باتین | کہین مجھ سے سب نے حاصل مرا مرشد عشق کامل

نمبر

ا	اگر تم چاہو	تو کر دون مین ترقیم	کیا کس کس کو کیا تقسیم
ل	لکھون تمثیلا	تھوڑا سا حال تسلیم	کرین گے عقلمند تسلیم
ہ	ہو گا تم سبکو ظاہر یہ حال مشکل مرا مرشد ہے عشق کامل		

نمبر۲

ب	برق کو ہے نے	اضطراب سکھلایا	تڑپ کر دل سے نالہ آیا
ن	نالے کا کرنا	کس جا سے رعد لایا	دل پر درد نے سمجھایا
س	سیکھا باران نے آنکھون سے رونا مل مل مرا مرشد ہی عشق کامل		

نمبر۳

ی	یہ گرمی تیزی	سورج مین کون پاتا	سوز دل اگر نہ پہونچاتا
و	دورہ اور گردش	چکر نہ چرخ کھاتا	بخت گر مرا نہ سکھلاتا
ہ	ہوا ہے سایہ بیخودی کا ہے نازل مرا مرشد ہے عشق کامل		

نمبر۴

آہ کی یہ ہے شرر باری	ریل کی گاڑی لوگوں کو جو ہے پیاری
تار ہے یہ اشک کا ہے جاری	تار برقی کی ہے جو کہ ڈاک جاری

آبرو پاکر گوہر کا شاد ہو دل مرا مرشد ہے عشق کامل

نمبر ۵ عام ۲ خاص

کلی خاطر کی آ کے گل کھلائے آکر کبھی تو یہاں بیٹھ دم بھر

نمبر ۱

شمع رو تیرا ہوں پروانہ	آب و دانہ بھولا ہوں کھانا پینا
کام ہے آگ میں جل جانا	قرینہ میرا بدلا ہے اب تو جانا

کشاکش غم رکھتی ہے جی کو مضطر کبھی تو یہاں بیٹھ دم بھر

نمبر ۲

توان و طاقت گھٹتی ہے دل سے پل پل استخوان گھلتی ہیں گل گل

دھواں اٹھتا ہے رہتا ہوں ہاتھ مل مل خاک ہوئے جان و جگر جل جل

سنک جاتا ہے کیوں یار پاس آکر کبھی تو یہاں بیٹھ دم بھر

نمبر ۳

پیچاں تو نے کاکل میں ڈالے او جان یہاں پیچ ہیں سے دل ہے حیران

وہاں چلمن ہے چہرے پہ تیرے ہر آن پڑا یہاں پردہ عقل پر آن

خادم ہاں ہے بندہ ہوں تیرا دلبر کبھی تو یہاں بیٹھ دم بھر

نمبر ۴

یہ دل نے چاہا ہے تجھ سے وصل دلدار نہ گالی ملی نہ بوسے یار

حسن محفل کا لاؤ نئی تازہ	ہوتا ہے تجھ سے ہر بار دریا نے سخا کی گوہر	پلا دے جام مے دیدار کبھی تو یہاں بیٹھ دم بھر
نمبر ۳ عام		۳ خاص
	نمبر ۱	
کھلائے جاتے ہیں گلا سے ہیں نغمے آرائش گل نے	گلشن میں پہنچے با ارگل کرتے ہیں مرغ سب غل سب سہرے اپنے جبا دی	پھولے ہیں خوشی کے مارے گل خاص کر طوطی اور بلبل آئی ہے ہولی شہزادی
	نمبر ۲	
صبح سورج نے فرش کو چادر دورهٔ مے کا	کی جا کے پیشوائی شب میں نہ سب کہ پائی پیر مغاں سے ہے نادی	رقم زر سرخ کی لٹوائی ماہ نے چاندنی بچھوائی آئی ہے ہولی شہزادی
	نمبر ۳	
صبا دیتی ہے گل سے گلچین رنگ ہی ہر جا	جاروب سے نکلے فراش مطلق نہیں ہے پرخاش پوشش ہر کس کی ساری	چہرہ ہی بہار کا بشاش عنادل کہتے ہیں شاباش آئی ہے ہولی شہزادی
	نمبر ۴	
شہانی سماں کر خوشی کا دن ہے طرہ و اوان میں	کرتے ہیں راگ اور رنگ پیتے شراب اور بھنگ گوہر ہے شب کو شادی	بجا کر ڈھولک ڈھپ مردنگ رنج و غم گیا لاکھوں فرسنگ آئی ہے ہولی شہزادی

اُچھل سکے دو دو ہاتھ کلیجا منہ کو آتا ہے

نمبر ۳

جو کوئی دنیا مین آیا آخر جاتا ہے
کہین رووے کچھ پیدا مالک سب کا وہی داتا ہے
گیندن لال گوہر سب جھوٹا جگ کا ناتا ہے
بلبلی دھرا ہی یارو تم کو بھید بتاتا ہے

آج بشمبھر ناتھ عجائب لاولی گاتا ہے
اُچھل سکے دو دو ہاتھ کلیجا منہ کو آتا ہے

بحر چہاردہم

نمبر ۵۵ عام ۔ اخاص

میرا خط صنم کو پہونچا دے
گیا ہو تو قاصد جھپٹ آوے جب اُلٹ تو دھاوے

نمبر ۱

لکھی ہے حالت شب غم کی
ہوئی ہے صورت ماتم کی
یاد ہے زلف پرخم کی
بھیجا ہے قاصد وہان لکھ کر دل کا حال
لگی ہے دل مین لاگ بھڑکتی آگ جہنم کی
ڈالی سر پر خاک پھاڑی پوشاک چشم نم کی
نہین آنکھ مین خواب نہ دل مین تاب اکرم کی
خدا کرے جلدی پھر سنکر وصال

شوق کیا بیان کیا جاوے
گیا ہے قاصد جھپٹ آوے جب اُلٹ تو دم آوے

نمبر ۲

فراق صنم مین دل ہے زار
لکھا ہے خط مین حال زبان ہے لال چشم بیمار

برابر دعا ہے [illegible] بار	پہونچے جلد پیام برآوے کام رب غفار
رواں ہے میرے اشک کا تار	بہت ہو دل پر ستم کرون کیا رقم منہ اظہار
پہونچے نامہ یار تک بھیجے یار جواب	ہنوز جواب کا منتظر اوے کہین شتاب

دیکھیے جواب کیا لاوے
گیا ہے قاصد جھپٹ آوے جب الٹ تو دم آوے

بند ۳

لکھوں کیا آنکھوں کی زاری	ہجر میں ہیں خونبار لگا ہے تار اشک جاری
بری ہے عشق کی بیماری	جیسے ہو یہ آزار اسے ہو بار زیست بھاری
زخم ہیں سینے پر کاری	جب سے وہ گلفام نہیں آرام ہے خواری
تھا نامہ لے کر گیا ہو گئی دن رات	ابھی نہ آیا لوٹ کر جانے ہو لی کیا بات

کہاں تک جگر نہ گھبراوے
گیا ہے قاصد جھپٹ آوے جب الٹ تو دم آوے

بند ۴

لکھا ہے خط میں سب احوال	پھر لگا قاصد شاد غم سے آزاد ہو گا خوشحال
کرونگا زر سے مالا مال	بہت ملے انعام اگر ہو کام مٹے جنجال
چلی ہے عجب نرالی چال	سنو بہار اچھند قافیہ بند توڑ دو نال
گینوں لال گوہر لکھیں خط بنام محبوب	ردیف چھند ہنسی کہیں نہیں لاہو فی خوب

بیٹھ بھر جنگل میں لگاوے
گیا ہے قاصد جھپٹ آوے جب الٹ تو دم آوے

نمبر ۹ عام — ۲ خاص

میرا جی ہجر سے گھبراوے
ملے اگر دلدار برآوے کارا لم جاوے

نمبر ۱

دیکھیے کب آوے وہ یار
لے گیا دل کو وہ دلدار
کچھ ایسی ہوا چلی اک بار
دعا ہے دل سے ہر گھڑی کر مجھے وہ یاد

ہم بیکل بیکار جدائی یار پڑے بیمار
جگر ہو بس بے صبر گھرا ہے ابر درد بسیار
میرا پیارا ملے عجب گل کھلے ہو وصل دیدار
یارب ایسا کیجیے پوری ہووے مراد

کام سب میرا برآوے
ملے اگر دلدار برآوے کارا لم جاوے

نمبر ۲

سینہ دلبر ہے جلاد
کر دیا دل کا گھر برباد
برابر کرنے ہے وہ بیداد
کیجیے کس کا آسرا لیجیے کس سے کام

کیسے ہووے بسر بھولا بسر ہماری یاد
سر و ہو لب پر آہ ملے وہ ماہ کرے امداد
جو کچھ ہو وہ سہی دعا ہے یہی رہے آباد
مالک ہے اللہ اب دیگا وہ آرام

آج وہ جلوہ دکھلاوے
ملے اگر دلدار برآوے کارا لم جاوے

نمبر ۳

اداسے مجھے کیا گھائل
وعدے کیسے پیارے پر اسکا ہے عہد باطل

کرو نگاہ مہر تم رشک قمر ہیں آن | کہا ہمارا مان لو کرو مشکل آسان

دور ہو غم والم اس دم
مت رہو ہرگز خفا وعدہ کرو فا ظلم کر کم

بند ۲

عاشق مضطر ہیں ناشاد | ٹوٹا کوہ الم ہوا سر قلم مثل فرہاد
کرو تم ذرا عدل اور داد | رحم کرو ہر آن قول لو مان رشک شمشاد
تم تو ہو مثل سرو آزاد | وفا کرو اقرار کہو نہ آزار کرو امداد

ماہ عرش حسن والا شاہ شہر آرام | اگل گلستان صفا کرو ہمارا کام

ترک کرو ذرا ظلم الم
مت رہو ہرگز خفا وعدہ کرو فا ظلم کر کم

بند ۳

خدا کا خوف کرو دلدار | مالک وہ اللہ عالم آگاہ کل مختار
کرو مت فراموش اقرار | عہد کو کرو وفا کہو دل صفا خوش ہو دادار
نہ ہو گا ہم سا عاشق زار | مستمند محروم سخت مغموم وصل دشوار

داغدار افگار دل حسرت مالامال | خاکسار خاک قدم ہوں مشتاق وصال

فراہم زخم دل عالم
مت رہو ہرگز خفا وعدہ کرو فا ظلم کر کم

بند ۴

زمانہ گذرا لا حاصل | روتا ہوں دن رات کٹنا اوقات سخت مشکل

ہین ہونٹھ شکر اور بات قند کی ڈلیان
کیا باغ سخن گوہر اکھلادین کلیان

نمبر ۳

مضمون و ہین کب قلم سے لکھا جاوے
دانتون کی صفت کو کب شاعر لکھ پاوے
لکھے سیب ذقن کو اگر تو دل پچھتاوے
کس طرح سے عنقا بھلا دام مین آوے
موتی کی لڑیان لکھی عقل شرماوے
غبغب کو لکھے گر چاہ تو غوطہ کھاوے

گردن ہی صراحی صاف نور کی ڈھلیان
کیا باغ سخن گوہر اکھلادین کلیان

نمبر ۴

شانون کا وصف نہین قلم سے لکھا جاتا
پہونچا ہی عاشقون کو سکھ پہونچاتا
مضمون نہین ہاتھون کا ہاتھ مین آتا
بازو سے ستون قصر جان سے شرماتا
بیکلی کلائی دیکھ کے ہے دل پاتا
پنجے سے بہت خورشید بھی خجلت کھاتا

انگلیان نہین ہین مونگ کی گویا پھلیان
کیا باغ سخن گوہر اکھلادین کلیان

نمبر ۵

سینے کو دیکھ ہو دور دل کا کینہ
ہین حباب پستان بحر حسن ہے سینہ
غبغب کا عکس ہے ناف سہر آئینہ
خوبی کا خزینہ حسن کا ہے گنجینہ
ہے شکم صاف شفاف جیسے آئینہ
تشبیہ کمر کی ڈھونڈھی مگر پائی نہ

کرتی ہین جیسے آتش رانین ہنڈلیان

کیا باغ سخن کو ہرا کھلا وین کلیان

نمبر ۴

خاموش بس آگے جاے شرم ہے اسدم
تعریف مین اسکی قلم ہے چلتا کم کم
ہے خجل پانون سے نور نیر اعظم

ان بدے سوتی منہ ہوندی کلی کا عالم
پیوند شگوفون مین ہے مناسب باہم
تلوون کو دیکھ ہے چاے گلون پر شبنم

نارنگی ایڑی ہے جو دل لے چھلیان
کیا باغ سخن کو ہرا کھلا وین کلیان

نمبر ۳

قامت سے ہے پا سرو باغ رعنائی
رفتار کی اسکی صفت نہ کچھ بن آئی
گوہر نے سراپا لکھا دیکھو دانائی

شمشاد نے ایسی کہان راستی پائی
تلوار چال پہ چلی کبک شرمائی
بنسی نے سنایا عدو کو غیرت آئی

دشمن کے منہ پہ خاک رشک سے جلیان
کیا باغ سخن کو ہرا کھلا وین کلیان

نمبر ۹۲ عام ۲ خاص

یہ کوے صنم کا نشان تبلاتے ہین
ہم جاتے ہین وہان نہ پھر آتے ہین

نمبر ۱

اول تو نہین ہے سہل وہان کا جانا
دانا گر جاوے وہان تو ہو دیوانا

جب گئے وہان تو پھر مشکل ہے آنا
وہان پہونچے اگر ہشیار تو ہو مستانا

نادان کہا تو مان نے سمجھاتے ہین
جو جاتے ہین وہان نہ پھر آتے ہین

بند ۲

دل کر وہان جانے کو عبث کستا ہے
اُس کوچے کا آسان نہین رستا ہے
تو خار سمجھ اُسے جو گلدستا ہے
وان عجب لوگ ہین عجب شہر بستا ہے

تجھے تو ٹھوکرین لاکھون وہان کھلاتے ہین
جو جاتے ہین وہان نہ پھر آتے ہین

بند ۳

مت جاوسے تو وہان نہ کر دانائی
اس کوچے مین ہی بہت بڑی حیرانی
دانہ ملتا ہے وہان نہ مطلق پانی
جو کوئی وہان تک گیا ہوا وہ فانی

جو لوگ گئے ہین وہان وہ پچھتاتے ہین
جو جاتے ہین وہان نہ پھر آتے ہین

بند ۴

اس جانے سے آنے سے فائدہ کیا ہے
کیون تجھے آمد و رفت کا یہ سودا ہے
یہ بیجا نہین ہے بات بہت بیجا ہے
آنا جانا ہو دور بہت اچھا ہے

گانے والے گوہر کا قول گاتے ہین
جو جاتے ہین وہان نہ پھر آتے ہین

نمبر ۱۵۳ عام ۳ خاص

رخسار سے تیرے رنگ جو چھپا گل کا

یہ قول ہے کرنے والا عجب گو قُل کا
گفتار سُنکر اُڑے ہوش بلبل کا

نمبر ۹ عام — ۴ خاص

اک تنی دکان تنبولن نے سبہی کہولی
پانون مین جمع اس شہر کی اُسنے ڈہولی

نمبر ۱

کیسی تنبولن دہان پان البیلی
نے ہی کہلا کر عجب سکھائی کہیلی
جب پان کہلایا جان نذر مین لیلی
سب ہے اب تو خریدار رونگا خدا ہی بیلی

ناوم ہین اس شہر کے سب تنبولی
پانون مین جمع اس شہر کی اُسنے ڈہولی

نمبر ۲

جب نئے ہاتھ سے اسنے کہلایا بیڑا
دل لیا ہاتھ سے ہاتھ جب آیا بیڑا
ہو گیا سبز رو جسنے کہایا بیڑا
سب ہے اب تو قتل کا اسنے اُٹھایا بیڑا

چکنی چکنی باتین ہین میٹھی بولی
پانون مین جمع اس شہر کی اُسنے ڈہولی

نمبر ۳

وہ سنسار کو پہن کے کپڑے زیور
گنگا جی ہے پانہران گیا گنشتر
سب ہے بیٹھی سج کر ایک تخت کے اوپر
موتی کا چونہ صاف ہے تحفہ الوزہ

زر دوزی کرتی ہے بنت کی چولی

کیا کروں بیان وہ شور ا جو اب ہے جینا
شیشے سے ملا دو آ کے ہمارے سینہ
ہو دل کا بیرے ٹوٹ گیا آئینہ
ایسا لازم نہیں کہ رکھو کینہ

فرقت میں تجھ سے ہم بدنام ہے عشق میں اپنا کام
مل جا اے پری پاس آ ذری کہ دل پاوے آرام

بند ۳

معشوق ہے تو مرا ہے مجھے کمال محبت یہ ہے کہ ہو وصال
مست ہوا ہوں کیا کہوں حال اب تو بہت ہے برا حال
پورا مطلب کر اگر دل دھر تو ہووے اقبال
ہر پر آفت بلا جگر ہے جلا عجب دیکھا جنجال

دن تیرے ہجر کا بار نہیں کٹ سکتا
ہر دم تیرا ہے یہ مرض نہیں گھٹ سکتا
یہ دکھ ہے ایسا بڑا نہیں ہٹ سکتا
دل کو چاہا تھا ہٹے نہیں ہٹ سکتا

چشم ہے تیری یا بادام یا نرگس یا مے کا جام
مل جا اے پری پاس آ ذری کہ دل پاوے آرام

بند ۴

میری جانی تو محبوب سب سے اچھا سب سے خوب
مت کر باتیں نا مرغوب نا حق ہوگا تو محجوب
کیوں کرتا ہے ستم یہ حسن تو اے صنم ہے تو ہی مطلوب
حسن ہے تیرا اچھا چمن ہے پھلا بہت عمدہ اسلوب

سب جگہ پھرا ہوں میں نے دنیا چھانی
عشاق میں کوئی نہیں ہے میرا ثانی
حیران ہوں میں کر دور مری حیرانی
معشوق نہیں کوئی تجھ سا دیکھا جانی

ختم یہ گوہر کرے کلام پاوے اپنا دلی مرام
مل جا اے پری پاس آ ذری کہ دل پاوے آرام

بند مقتد ۵

ہندوستان میں ہے مرا ہولی کا تیوہار — مست ہیں سب کھیلتے جب چور ہیں اور سرشار

بھاگا سب غم بھاگا سب غم آیا ہے وہ صنم مناے ہولی رنگت گھولی مٹا ہمارا الم

نمبر ۳

پل پل چھین چھین پل پل چھین چھین ہنسی خوشی رات دن تتان کمسن پریاں اندر جن کھیں ہیں دن ہیں رنگ

گھڑیاں گن گھڑیاں گن گن سب عاشق تیرے بن ظاہر و باطن کہتے محسن ملنے یار دو دو ہے ایک

سوانگ بناتے خوش نما گاتے ہولی خوب — بدل کے پوشاکیں نئی دکھلاتے محبوب

گھرا جھم جھم گھرا جھم جھم آیا ہے وہ صنم مناے ہولی رنگت گھولی مٹا ہمارا الم

نمبر ۴

چھوڑیں پٹنگ چھوڑیں پٹنگ پچکاری لب سرک کھلاڑی تک تک دھپ اور ڈھولک بجاتے ہیں بیباک

بڈھے بالک بڈھے بالک پھریں مست بیدھڑک جان کے گاہک سر سے پانگ پہنیں نئی پوشاک

ناچ رنگ ہے جا بجا ساغر کا ہے دور — گیندن لال گوہر کے کوئی کیا اور

خوش ہے عالم خوش ہے عالم آیا ہے وہ صنم مناے ہولی رنگت گھولی مٹا ہمارا الم

خاتمۃ الطبع

للہ الحمد و المنۃ کہ حصہ اول چمنستان خیالات گوہر کا بخیر و خوبی انجام ہوا۔

حصۂ دوم کتاب سائین کے سو خیال

فہرست کتاب ہذا

نمبر ۲

رام کو جسنے رٹا آرام سے وہ تر گیا — جس کسی نے ہر کہا سب دکھ اسکا ہر گیا
جان کی پائی امان جو جا کی کمکر گیا — اندر گمکر اندر بن لین جیت جم کا ڈر گیا
کالکا کے نام سے غم کا لکا باہر گیا — جوہری بولا ہری کہتے وہ اپنی کر گیا

ارے من چھوڑ سبھی ہٹ ڈھنگ — ڈھنگ مین اپنے رہو یکرنگ
رنگ مین چڑھا لوٹے پھر بھنگ — بھنگ پی کرو سادھو کا سنگ
سنگ مین رہا جمن اور گنگ — گنگ مین شب کی سیس جٹا گنگ
سدا شب ہین جگ کے کرتار — بھجو ہر گوہر ہر بار

نمبر ۳

ہری ہر طور سے گشت تمنا ہو سب گیا ہو — سب گیا ہو ہری ہر کی دیا ہو پھر عجب کیا ہو
عجب کیا ہو وہ مالک ہین ہین بندہ ہون غضب کیا ہو — غضب کیا ہو بر آویگی تمنا دیر اب کیا ہو

دیر اب کیا ہو دل ہو شیر — شیر سے گیدڑ ہو وین زیر
زیر ہو دشمن من ہو سیر — سیر کر دلکو سنتا پیر
پیر مری سننا شب شنکر — اکھاڑے جیتے بنتی وہ

نمبر ۴

چھو کھایہ سب سنسار پھر یہان کون کسکا یار ہو — دولت یہ دن دو چار ہو دو روز کا بازار ہو
دنیا بڑی مکار ہی مت بھول اگر ہشیار ہو — مالک وہی کرتار ہو آخر اسی سے کار ہو

ہوش مین آجا او ناداں — ذرا مالک کو جان پہچان
سنئے مین خاک سے سب انسان — خاک مین ملینگے آخر ان

فہرست خیالات استوتر سری گنیش جی مہاراج مصنفہ گوہر پیا الہ آبادی

مخفف
بحر منسرح مفتعلن
مفتعلن فاعلن
مفتعلن فاعلن

گن جو کہ نہ مانے گن کا سکھنے والا
اس بات کو سنکر بھیل ہرنی سے بولا
وہ گئی اور آئی دوسری ہرنی اسجا
مہاراج ہماری سدھ نہ بسارو جی

ان سب کو سزا جو ملے وہ مجھکو دینا
جا گھر کو مگر تو جلد لوٹ کر آنا
پھر بد بھاگ پڑے سے کمان لیکر اترا
یہ چھما کرو اپرادھ گشٹ گوہر کا نوارو جی

گرے بیل تنر تھا پہر رات کا دوجا
یہ پوچھا تجھی گئی پہر دوجے کی

مہاراج ہوئی پھر وہی صورت جی
مہاراج آگئی وہی مہورت جی

ہرنی کے چرن کا تیم نبایا رتھ کی سورت جی
ہرنی نے بھیل سے کہا مجھے بھی اک پہر دے جی

گھر گئی ذرا اور لوٹ کی پھر میں آئی
جو آدمی بولے جھوٹ پیٹ کا پاپی
جو کوئی بلشیلو ہووے شب کا دروہی
ان سب کی سزا جو ہووے سو کرنا میری
مہاراج اب مجھکو نستارو جی

مجھے قسم ہے اپنے دین و جان و ایمان کی
جو پرش کہتا گئے بیاہی استری اپنی
بیاہ دھرم ہے نہیں سُنے کہتا جو کوئی
یہ کہکے غرض وہ ہرنی گھر اپنے پہونچی
چھما کرو اپرادھ گشٹ گوہر کا نوارو جی

آگیا ہرن ہرنی کو ڈھونڈھتا اسجا
پھر وہی نقشہ ہوا وہی پھر حالت

مہاراج تیسرا پہر بھی آیا جی
مہاراج دھن ہے آپ کی مایا جی

اب ہرن کی اور پھر بھیل کمان اس پر سے لایا جی
یہ ہرن بھی کھا کر قسم گیا یوں حال سنایا جی

شو مورت کے دن جو کوئی کہ ڈنکو کھاوے
جو کوئی نہ سند بھیا کرے ہر گن گاوے
گھر جا کے ہرن ہرنی کو حال بتلاوے
آپس میں اُسنے یہ اسکو وہ سمجھاوے
مہاراج ساتھ سب ملکے سدھارو جی
سنئے قول کے اپنے پورے ہرن اور ہرنی

جو کوئی ہرت پر اعتبار نہیں لاوے
ان سب کو سزا جو ملے ہرن وہ پاوے
ہرنیوں نے اُس سے کہا کہ مت گھبراوے
مت سوچ کرے ست جی میں پچھتاوے
چھما کرو اپرادھ گشٹ گوہر کا نوارو جی
مہاراج پاس سب بھیل کے آئے جی

چندن کی کھڑاؤں جسنے سیس تر پر کا توراجی

تھین اسکی سنہری نقش دار کیا کھونٹی — مہاراج جوگن گاؤں سونکھوڑا جی

نادیا کو بہنادیا مال نہگیا گھوراجی

اس شان سے درشن دیے بھیل کو آکر
گئے چرن بھیل نے اپنا سر نہوراکر
بردیا اسطرح آپ اُسے سمجھا کر
تر جائیگا تب تو جنم دوسرا پاکر
مہاراج تارو گوہر کو تاروجی

کر دیے دور سب پاپ جوت دکھلا کر
قربان ہوا سب کٹنب اپنا لاکر
اب ہوگا رام اوتار تھوڑے دن جاکر
یون تارا تمنے بھیل کو اسے کرنا کر
بچھاکر واپرادھ گنشت گوہر کا نواروجی

بھجن

شعو چودس آئی چھوندس بین چھائی سب جگ کو بھائی بم لہر ہر
بم بھولے ناتھ بن کھنڈی ناتھ بم بیجیا تھم بم شب ششنکر

گورا ہو رنگ لگی بھسم انگ بالو بین گنگ گا سند بال
باہن بین بیل بھوکھن بین ناگ مستک چندپت سوہر نشال
کانو بین کنڈل آنکھو بین تیج اسن تپچھ پہری چھال
گھونٹانگ ناتھ گوراجی ساتھ مکھ بیچ لسن ہیں گال

دو دو بجاویں ڈے ڈے کے تال جے الکھ لکھ جے اجے امر
بم بھولے ناتھ بن کھنڈی ناتھ بم بیجیا تھم بم شب ششنکر

جے آدانت جے نادانت جے اونکار جے نرنکار
بولو انکار جو ہو اونکار رنگ کر مکار کہو اونکار
جے لسو بھو بآ دس روپ جے جگت تار جے نر اپار
کلیان چاہو تو بار بار شمبھو پکار شمبھو پکار

کہو جے نیلیش رکھیش شمبھو سس دھر کپال دھر بدیا دھر
بم بیجیا تھم بن کھنڈی ناتھ بم بھولے ناتھ بم شب ششنکر

شکتی کے ناتھ مکتی کے ناتھ جگتی کے ناتھ بھگتی کے ناتھ | جوگی کے ناتھ پرتھی کے ناتھ دیبی کے ناتھ گوری کے ناتھ
تربھون ناتھ گوکرن ناتھ کیلاش ناتھ کاشی کے ناتھ | دیوین کے ناتھ بھونوں کے ناتھ نندی کے ناتھ سبھا کے ناتھ

جے نیل کنٹھ کچھ دھر انوپ ترنیتر پنچ مکھ کرنا کر
بم بجیناتھ بن کھنڈی ناتھ بم بھولے ناتھ بم شب شنکر

جے چندر بھال جے جگ دیال جے شمبھو ناتھ جے رودر چندر | جگدیس ایس جگدنبے ناتھ ترلوکی ناتھ آنند کند
جے پنچ بکر جے تیج ونت جے ہر اننت جے وین بند | کہے گنگا داس پوری ہو آس سب کاٹو آج دکھ دند پھند

کہے نیت نیت جب چار وید کر سکے پھر استت کیا گوہر
بم بجیناتھ بن کھنڈی ناتھ بم بھولے ناتھ بم شب شنکر

دیگر

وہی چیتن ہے سب کا مول | ارے من شنو کا نام نہ بھول
نرنجن نرگن دکھ بھنجن سدا شب شنبھو نارائن | پرتھوی ناتھ ادھم تارن [illegible] بھو کھن
ہاتھ میں جن کے ہے ترسول | ارے من شنو کا نام نہ بھول
نار و نجین دمک اسی کی ہے چاند میں چمک اسی کی ہے | جگت میں جھلک اسی کی ہے بجلی میں کڑک اسی کی ہے
اسی مالی کے یہ سب ہیں پھول | ارے من شنو کا نام نہ بھول
سارے وہی جھوٹھ سنسار بید گئے ہماں کہکر ہار | دھیان کر اسی کا بار بار کر نیکے وہ ہی بیڑا پار
اور ہے ساری بات فضول | ارے من شنو کا نام نہ بھول
ہری ہر گنگا دھر سن بھال سمبھو بھولے دین دیال | جیشٹر شمبھو ناتھ چھپال سرن جا اسی کی گینہ ان لال

کر نیکے تیری بھینٹ قبول
ارے من شنو کا نام نہ بھول

گیا ہو رتی پوجن تیاگ گئے سہنیں سندر
ہے شمبھو سچدانند سدا شیو شنکر

نت بھرشٹ ہوئی پجان کرشٹل کھل کامی
سینا سی کاشی کے نواسی نامی
اپدیش کو بھیجے مہاگنی سکھ دامی
مہاراج کرشن انند سرستی سوامی

اب مکت گئی اور سمت ملی سے گوہر
ہے شمبھو سچدانند سدا شیو شنکر

دیگر

شیو جی کا کر دھیان ارے من چھوڑ اور سب ڈھنگ
پنچ مکھی ہیں شیو نارائن کھولوں تجھ پر بھید
تیر لوچن ہیں شمبھو سوامی کریں پورن اُمید

سیس پر جٹا جٹا ہیں گنگ جی
کر رہے برنن چار وید جی
تیرا سب کھووین روگ اور کھید جی

مستک پر چمکے سدا ان چندرماں کا روپ
پوجن کر لا کر چڑھا چندن اکھیت دھوپ

گورا انگ تا تھر کا کپور کا سا رنگ
ہر ہر کہنے سے آسا کا ہرا بھرا ہے کھیت
ہر کا نام سدا ان سکھدائی تو کر ہر سے ہیت

سیس پر جٹا جٹا ہیں گنگ جی
ارے من ہر ہر کہو اب جیت جی
نام جو لیت اُسے سنگ ہو نیت جی

ست چت انند گھن نرنکار برہم و دھر
انباشنی کیلاش پت نیلکنٹھ شنکر

ہر پکھ ہو رتی بشال شیو کی کیوں نہیں اُٹھے ترنگ
کوٹ کوٹ ڈنڈوت چاہیے شیو کو بار بار
تیتیس [illegible] ہار دوار [illegible] نار [illegible] پران ادھار

سیس پر جٹا جٹا ہیں گنگ جی
نہ پایا کسی نے جگ کا پار جی
لگے سب مہمان گھمکار جی

ہر اشلوک کا ہر اک چوک ہین ارتھ ہی پورا اشو بھگوان

اول

آپ کی مہما کا جو کوئی پار نہ پاوے ای شب جی
اور نہ آوے پسند آپ کو استت کرنا گر اسکی

تو جو استت برہما دک نے آپکی ہی مہاراج کری
نا پسند وہ بھی ہووےگی کیونکہ دونوں ایک ہی سی

اشعار

ہی غرض استت سے یہ برتن ہو گن کا آشکار
آپ کے گن کا نہ پایا ہین نے اور بہمانے پار

انکی استت گر پسند آئے تو ہو یہ بھی قبول
جانتے ہین انکی دونوں کی برابر ہین عقول

اپنی عقل کی لائق استت سب کرا ہیں تو جو لوہ
ہر اشلوک کا ہر اک چوک ہین ارتھ ہی پورا اشو بھگوان

دوم

ای شنو جی ہی آپکی استت بانی سے اور ہی سے پرے
ہید نے اسکو کیسے گایا اگر کوئی یہ تر ک کرے

تو یہ سمجھے جواب اسکا چاہیے لپٹ پت وہرے
بشا کے رب سا رجگت سے بیان گن کے ڈری ڈرے

بید جکے گن بنجانے لکھے کون انکی ثنا
کتنے گن ہین انہین اسکو کوئی کہہ سکتا ہی کیا

اندرین انہین کسی کی کب پہونچتی ہین بھلا
دخل ہو سکتا نہین ہرگز سے انت ادعا

ملی ہی جو اور سے بات کچھ بیدنے کی ہی وہی بیان
ہر اشلوک کا ہر اک چوک ہین ارتھ ہی پورا اشو بھگوان

سوم

پرم امرت اور نرمل بانی بید روپ جو ہی مہاراج
اسکو پر گھٹ کیا آپ ہو اجگت کے بیچ رواج

برہما جی کی بانی اچرج ہین آپکی سامنے آج
چراغ کی روشنی کا ہرگز ہین ہی سورج کو محتاج

کوئی تحسین کرے مجھسے پوچھے گر اسکا سبب
بانی برہما جی کی شب جی کی ہین آگے عجب

تیری استت ہوگی کیا تو ہی جواب اسکا عیان
شب کی استت سے پونیر اپنی ہین کرتا ہون بیان

ہفتم

ستا لکھ جوگ اور بشن ہنا سنتر رودر جا مل جدا جدا — اپنے اپنے کو ہین بتاتے طرح طرح اچھا اچھا
سیدھی ٹیڑھی بہت ہین راہین پر ملینگی تجھین سے جا — کوئی ٹیڑھی راستہ کوا ور کوئی لیتا سیدھا سیدھا
جتنے جل ہین جاکے لیتے ہین سمندر کی پناہ — نربدا گنگا جی سیدھی باقی ندیان ٹیڑھی راہ
جس کسیکو آپ کا ہو و عیان اے شب جی بدل — وہ پہونچ آپ کے دربار ہین جاتا ہے مل
جنھین اننت ہے کسی اور کا ملین دوسرے جنم ہین آن — ہر اشلوک کا ہر ایک چرک ہین ارتھ ہے پورا شوبھگوان

ہشتم

بڑا ایل جسے کہیے نادیا اُسکے تو ہین آپ اسوار — آدمی کے سے ہاڑ کا پنجر لکھوا انگ نام اک ہے ہتیار
لیے کو ہاڑا اور مرگ چھالا سر پونکا ہی گلے ہین ہار — بھسم لگی ہے انگ سے ہر دم عجب ہے سامان عجیب سنگار
گرچہ ہے سامان غریبانہ مگر ہین بہرہ یاب — دیوتا انک آپکی بخشندہ دولت سے جناب
یہ فقط ہے آپکا پرتاپ شب جی آشکار — مختصر سامان ہے اور ہے سخاوت بیشمار
ہوئے آٹھ اشلوک ترجمہ آٹھ چرک ہین ہندی زبان — ہر اشلوک کا ہر ایک چرک ہین ارتھ ہے پورا شوبھگوان

نہم

کوئی کہے سنسار ست ہے کوئی کہے جھوٹھا سنسار — کوئی جھونٹ سچ دونو بتاوے مجھے ہے اچرج اپار
بڑے بڑے کہنے والون نے عیب کہ بتایا آپ کا پار — آپکی استت کیا کرون شب جی شرم مجھے آتی ہے ہزار
ہین تو اک ناچیز ہون کیا پار پا سکتا ہون ہین — کیا بتا سکتا ہون گن کیا وصف گا سکتا ہون ہین
آپکے گن کا ہو برنن یہ ارادہ آج ہے — ہون چھپا تک اور سیر مہر کا مجکو دعوی آج ہے
بیت بہت کہتے ہین گن گو تنکو ایکے ہر دم [illegible] — ہر اشلوک کا ہر ایک چرک ہین ارتھ ہے پورا شوبھگوان

دہم

پھر بھا او پر شنبو بیچھے گئے از ماسنے پر تاپ — انت نہیں پرتاپ کا پایا استت کرنے لگے وہ آپ

شمر و بھا انکی آپکو سمجھائی ہوا لیسند استت او ر جاپ — آپنے پرگھٹ ہو کر شیب جی درشن دیکر کیا ملاپ

بشن اور برہما نے چاہا تو لینا ہر تاپ کا — آپ نیچے اوپر گئے سو پر پایا نہیں انت آپکا

اچھا ہو آپکی استت انھوں نے کی کمال — ہو گئے پرگھٹ دیکے درشن دل کیا انکا بحال

اسبرتی نام آپ کی سیوا دیتی ہے پھل اور چین امان — ہر اشلوک کا ہر اک چوک میں اتھ ہے پور اشو بھگوان

پانزدہم

ایسا راجہ راون جسکے بیس تھے ہاتھ اور سیس تھے دس — مہابلی اور جودھا جسکا چندر کی ہر دم رہی ہوس

اسنے چڑھائے کنول بنا کر اپنے سیس جب آپکو لس — کیا کیا پھل اسے آپنے بخشا اے شیو جی بھگت کے بس

آپکی بھگتی کا پھل شیو جی ہے جگت میں آشکار — دیکھیے راون کو کیا کیا پھل ملے ای تیرپرار

آپکی سیوا کری جسنے ہوا پل میں نہال — ہو سکیں کیونکر بیان گن آپکے ای چندر بھال

آپ ہیں سب دیو دیوین علے واقف ہی سب اس جہان سے — ہر اشلوک کا ہر اک چوک میں ارتھ ہے پور اشو بھگوان

دوازدہم

آپکا سیوک جو کرشب جی راون نے بیچ بل پایا — ہاتھوں نے کیلاس اکھاڑوں یہ گمان دلمیں لایا

ہاتھ دیکے بیس و ہمیں اسنے پربت پل چل میں آیا — آپنے اپنے پانو لگا دہنا ہلا انگوٹھا دکھلایا

دب گئے راون کی بازو دکھ میں پھنسنے لگے — لوگ جو پربت پہ رہتے تھے وہ سب ہنسنے لگے

بولے تب راون سے سب لوگ اسطرح کیلاس ہاتھ — جب نکل سکتے نہیں تم کیوں دیئے تھے تونے ہاتھ

بگڑ گئی پاتال میں سو بھا راون کی مٹ گیا گمان — ہر اشلوک کا ہر اک چوک میں ارتھ ہے پور اشو بھگوان

سیزدہم

پانو سر کو دیا آپنے شنبھو جی ایسا بروان — جسنے اندر کو دیا ٹھکا اور کیا پشیمان اور حیران

ایسا کون ہے جسنے شیو جی کی مہیما نہ پایا سیس آن	اور نہ پائی اسنے بڑائی کرودھ سدھائی بدیا ندان
آپ کو جسنے نوایا سیس ای مہاراج بس	اسکے سنگ ہو گئے پورن برابر کاج بس
جو کوئی سرناگت آیا اور جھکایا اپنا سر	پھل دیا جو کچھ کہ مانگا اسنے بخشا اسکو بر
سیس نواون جیون گھومین آپکے شب جی چو پایان	ہر اشلوک کا ہر اک چوک مین ارتھ ہے پورا شو بھگوان

چہاردہم

مجھ کے پینے والے جو تم ہو نیلکنٹھ جی جیت پڑار	کنٹھ مین کیا کیا اسکی سیاہی بنی ہے سو بھا او ر بہار
بناسے پرے آئی تھی آس سے ڈرے تھے سب بکیار	اسر دیوتا دو لوکو لیا بچا آپ نے آخر کار
جب ہوا منتھن بپا یہ وقت بے طور و طریق	دیوتا اور دیت تب گھبرا گئے دونون فریق
سرا سران دونون کے بچنے کے کارن آپ نے	کر لیا زہر ہلاہل شب جی دھارن آپ نے
نشانے مین جو دیکھے ہیرا ہے انکے مین اوگن گن کی کتھا	ہر اشلوک کا ہر اک چوک مین ارتھ ہے پورا شو بھگوان

پانزدہم

سنجا مدلوک بان جگت مین خالی پھر کر موہن آیا	سب کو جیتنا ہار نہ کھائی اپنے بس مین کر لایا
مگر آپکو دیکھ کے شب جی وہ بھی دل مین گھبرایا	ایک نظر مین بھسم کر دیا پھل غرور کا دکھلایا
اچھے شخصوں کا ہین کرتا ہے جو کوئی کہ پاس	حال اسکا ایسا ہوتا ہے کہ جاتے ہین حواس
کامدیو اپنے کیے کا کیون نہ پھل پاتا بھلا	آپ کو مانند اور ونکے گنا آخر جلا
بڑے شخص کا چاہیے بیشک ہر حالت مین فرمان	ہر اشلوک کا ہر اک چوک مین ارتھ ہے پورا شو بھگوان

شانزدہم

تم جو برت کرتے ہو شب جی بھلا کرنیکو دنیا کے	پیر تھی کو پیر و نکی ٹھوکر دکھ دیتی ہے آپ کے
زمین کی جنبش سے آسمان چکر آتا ہے گھبرا کے	سرگ جہان تک لگنے سے تر ہتا نانے تھرا کے

اعتراض اسمین کرے کوئی تو ہے بیجا سبھی — کیونکہ شلا شاہ کی نکلے سواری گر کبھی
کو پتھر سے کا ٹھوکر اگر جاے یا دیوار تب — چوٹ آوے یا کسی اسوار کے تو کیا عجب
نہین تعجب ہے بڑے کام مین اگر ذرا سا ہو نقصان — ہر اشلوک کا ہر اک چھک مین اتھم ہے پورا شو بھگوان

ہفتدہم

آپکے سر کی جٹا کے اوپر ہے شب شنکر گنگا دہر — گنگاجی کے اپار جل کی بوند سے بھی پایا کمتر
اس جل کا پرواہ ہے کیسا رہا ہے جو اکاس مین بھر — تارا گن سب بھاگ ہین جسکی پھیٹی آپکی ہے اسپر
کیا بیان پرواہ کا ہووے بھلا جسکے سبب — ہوگئی شتل چراغان نورا گین خلق سب
آپکا گورا بدن ہے تاپ والا ہے ہمیشن — جسکے باعث سے زمانے مین اجالا ہے ہمیشن
مہما کوئی کہے کہانتک نہین تاب رکھتی ہے زبان — ہر اشلوک کا ہر اک چھک مین اتھم ہے پورا شو بھگوان

ہجدہم

پہر تھی کا رتھ تمنے بنایا پر ہما کو رتھبان کیا — دھنش ہمانچل پربت کو اور سمیر کشن کو بان کیا
چندرمان کو اور سورج کو رتھ کا پہیہ آن کیا — تری پورت کے قتل کی خاطر کیسا کچھ سامان کیا
گرچہ تھا وہ گھاس کے تنکے کے مانند اے حضور — پھونکنے کو اسکے کافی چشم روشن کا تھا نور
خیر لیکن بات یہ ہے جو پڑے ہوتے مین جبن — جو خوشی ہوتی ہے انکی وہ ہی کرتے ہین جتن
اٹھارہوین اشلوک کا اتنا ارتھ سنایا بس اس آن — ہر اشلوک کا ہر اک چھک مین ارتھ ہے پورا شو بھگوان

نوزدہم

سیری بشن بھگوان آپکو سدا چڑھاتے کنول ہزار — ایک کنول اک روز آپنے چھپا لیا جو جانکی بار
نت نیم کی کرتی ہر یکتا سطلب جس سے ہو اظہار — تب کنول تب اپنا بشن نے نین چڑھانا کیا بچار
پوری بھگتی بشن جی کی آپنے تب دیکھ لی — اور تیتر لوکی کی رکشا پر نگاہ غور کی

بست و ششم

مہا دیو جی تمھین ہو سورج تمھین چاند ہو تمھین پون
جو کچھ ہین یہ آپ ہی کی سب سورتی ہین اے اماں رمن
تمھین ہو جل اکاس تمھو ہی تمھین آتما تمھین اگن
کہنے والے گنتی کر کر ایسا کرتے ہین یہ بن

عقل گنتی ہو رہی یہ اور کچھ ہے سے نہین
ہے خلاصہ یہ کہ جو کچھ شے کہین دنیا مین ہے
جو کوئی شے ہو تمھین ہو ورنہ وہ شے ہی نہین
سب تمھین ہو جز تمھارے کچھ نہین دنیا مین ہے

آپ روپ سے جدا نہین ہے کوئی چیز یہ ہی پہچان
ہر اشلوک کا ہر اک چوک مین ارتھ ہے پورا اشو بھگوان

بست و ہفتم

کرون بھلا کیا حال بیان مین اونکار ہے جو اکشر
اکار بھی اور اکار بھی اور مکار بھی تینون مگر
تینون ماترا سے گن گاتا آپ کا ہے ہر دم شنکر
جدا جدا بھی ہو کر تینون بیان کرین گن آٹھ پہر

ماترا اکار ارتھ تینون بید کو پہچانیے
وہ دھام کے کہتا ہے گن باریک وہ ہن سے اونکار
تینون برتی تینون لوک اور دیو تینون جانیے
پاس تک آنے نہین پاتا ہے مایا کا بکار

ناد بشبد جو سر مین ہے کرتا ہے وہ اسکا گان
ہر اشلوک کا ہر اک چوک مین ارتھ ہے پورا اشو بھگوان

بست و ہشتم

چھپے ہوئے یہ آٹھ نام ہین آپ کے شب جی سکو عیان
ان ناموں کا آپکے ہر دم سید کیا کرتے ہین بیان
بھو او سرب اور رودر پسوپت او گرو مہا دیو بھیم ایشان
نام روپ اس دھام کو بین بھی نمسکار کرتا ہون [illegible]

نام جو اٹھون لیے اوپر بیان ہین انتخاب
نام روپی دھام ہین شب جی یہ اٹھو آپ کے
ہر گھڑی مین انکو کرتا ہون نمسکار اے جناب
کھونے والے پاپ کے ہین اور قاتل جاپ کے

کرسے وندوت نمسکار ان آٹھ نام کو سکل جہان
ہر اشلوک کا ہر اک چوک مین ارتھ ہے پورا اشو بھگوان

بست و نہم

گر رہے پر سپر راس رنگ ہے گھولا
گنپت کے پتا گوری کے پتی بم بھولا

کوئی چانول چندن بیل پتر لے دھایا — کوئی لوٹہ بھر جل لایا جو اُسنے پایا
کوئی منے سے پکوان مٹھائی لایا — کوئی دھوپ دیپ نے بید پڑھانے آیا

کوئی لایا دھتورہ آکھ سپاری گولا
گنپت کے پتا گوری کے پتی بم بھولا

کوئی آیا نہاکر دودھ چڑھانے والا — کوئی دھایا گنگا جل سے نہانے والا
کوئی لایا بھنگ پھل پھول کھلانے والا — کوئی سنگی ناد بیا گال بجانے والا

جو آیا پوجن کرنے مندر کو کھولا
گنپت کے پتا گوری کے پتی بم بھولا

ہیں دین مہا اور ہیں نام ہے اگوہر — میرے پاس نہیں کوئی چیز بھینٹ کو بہتر
اسلیے یہ جوڑین نیکین ہیں نے جل بھر کر — منظور کرو میری بھینٹ سدا شب شنکر

کر جوڑے گیندن لال نکین یہ بولا
گنپت کے پتا گوری کے پتی بم بھولا

دیگر

کیوں ایسی کتھا کہ جو کھوئے تھا جو سُنے اسے خوف اجل ہی نہیں
شیورات نجات کی ذات ہے کبھی آتا ہے اسمیں خلل ہی نہیں
تھلیرو بھیپت تام کوئی پڑھا بید شاستر اور پوران سبھی
پیٹ بھرتا تھی اسکی جو نتھی تاری دو پہر جوان وہ رکھتی تھی

جب چلی گئی وہ رشک قمر کمار اجہ نے پیر کو بلوا کر
گھر جا کے امانت لاؤ اور جلد آیا برہمن لوٹ کے گھر
عورت سے کہا سن اے سندر لا کنگن جلد یہ ہے بہتر
کھولا صندوق پر انہ نظر تب دل میں وہ دونو ہوئے مضطر
پھر راج سبھا میں وہ پہنچ گیا سب حال کہا کیا چھل ہی نہیں
شیورات نجات کی داتا کبھی آتا ہے اسمیں خلل ہی نہیں

چوک ۵

راجہ نے کہا نہیں تیری خطا چھوٹا بیٹا ہے تیرا کھوٹا
لیا اسنے چرا کسی کو دیا بچھے اس سے ملا تو گھر کو جا
وہ دل میں ڈرا گھر پر آیا اس تیر کو گھر سے نکال دیا
جب گھر چھوٹا کھانا نہ ملا رنڈی نے بھی چھوڑی اس سے وفا
در بدر پھرا وہ خاک بسر گیا گھر سے کچھ اپنے نکل ہی نہیں
شیورات نجات کی داتا ہے اسمیں خلل ہی نہیں

چوک ۶

جب کوئی نہ یار و دیار رہا مجبور ذلیل و خوار ہوا
تب بن کو گرم رفتار ہوا شیورات کا جب آثار ہوا
شیو مندر میں اسکا گذر ہوا پوجا والوں سے دو چار ہوا
کر کے آرتی بھوگ میں زار ہوا یہ چند پہر بیدار ہوا
سامان جو تھا پوجا کا دھرا ایسا سارا چورا کچھ پھل ہی نہیں

شیورات نجات کی داتا ہے کبھی آتا ہے اسمین خلل ہی نہین

چوک ۲

پکڑا اسے پہرے والون نے جب بولے کہ ڑا کیا تو نے غضب

مارا پیٹا بہت اسکو تب گئی روح نکل کچھ نہ بنا ڈھب

شیورات کی تھی وہ مبارک شب جب گئے آپ لینے کو اب

جمدوت بھی پہونچے بشکل عجب جھگڑا ہوا دونون مین اسکے سبب

جمدوت کہین اسے نرک لیے جاتے اسنے تو نیک عمل ہی نہین
شیورات نجات کی داتا ہے کبھی آتا ہے اسمین خلل ہی نہین

جمراج نے جب کہ یہ حال سنا یون گنون کو اپنے حکم دیا

شیورات کو اسنے سر پر تھا کی تمنے خطا جو اسے چھیڑا

شیورات کو یہ شب بھر جاگا شیو مندر مین اسے جلا دیا

شیوجی کی سعی ہر اسپہ دیا سری لشن کا بھگت یہ ہوویگا

کرے جنم سپھل گوہر یہ عمل شیورت سے بڑھکے تو پھل ہی نہین
شیورات نجات کی داتا ہے کبھی آتا ہے اسمین خلل ہی نہین

اشعار مناجات خیال گوہر بدربار گوری شنکر جی مہاراج ہر فرز شیورت
مقام دہلی بھیت ۲۱ فروری [illegible]ء

سچدانند پربھو شب شنکر
میرے اوپر کرو دیا کی نظر

گوری شنکر دیا کرو مجھپر | آپ کا ایک داس ہون کمتر

سُن آیا ہوں دُور سے چلکر
بھیج دو خیریت سے مجکو گھر

سچدانند پربھو شب شنکر
میرے اوپر کرو دیا کی نظر

تم سوا کس سے میں کروں فریاد
میری تنخواہ کیجیے ایزاد
کرو پوری جو کچھ ہے دل کی مراد
آل اولاد سے کرو مجھے شاد

سچدانند پربھو شب شنکر
میرے اوپر کرو دیا کی نظر

بسو پتی بسو ناتھ بسو امبر
آدپُرش آدی دیو سکھ ساگر
بھوت پت تریپرار گنگا دھر
چندر شیکھر مہیش گورا ہر

سچدانند پربھو شب شنکر
میرے اوپر کرو دیا کی نظر

میں کہاں جاؤں چھوڑ آپکا در
مجھپہ کرپال ہو جے کرنا کر
بدیا ہے نہ مجھ میں کوئی ہنر
مجھے بروان دو ہری ہر ہر

سچدانند پربھو شب شنکر
میرے اوپر کرو دیا کی نظر

میرے ہردے میں باس کیجیے آپ
میرے اپرادھ ناس کیجیے آپ
دور میرا تراس کیجیے آپ
پوری سب من کی آس کیجیے آپ

سچدانند پربھو شب شنکر
میرے اوپر کرو دیا کی نظر

لیجے مجھکو سنبھال دینا ناتھ		ہوئے مجھپر دیال بھولا ناتھ
ہے سری چندر جھال گورا ناتھ		ہے سری جگت پال گرجا ناتھ

سچدانند پربھو شب شنکر
میرے اوپر کرو دیا کی نظر

میری حاجت روا کرو شب جی		زیر دشمن میرا کرو شب جی
میرے اوپر دیا کرو شب جی		میرے حق میں بھلا کرو شب جی

سچدانند پربھو شب شنکر
میرے اوپر کرو دیا کی نظر

اسی سرکار کی مجھے ہے آس		کچھ اثاثہ نہیں ہے میرے پاس
دلمیں ہیں لاکھ طرح کے وسواس		بھوگ گوہر ہے نام گنگا داس

سچدانند پربھو شب شنکر
میرے اوپر کرو دیا کی نظر

ہے دیا سندھو جگت پت کرپال		کرتے ہو تم گھڑی پلک میں نہال
میرے اوپر بھی آج ہوجے دیال		لوگ کہتے ہیں مجکو گنبد طلال

سچدانند پربھو شب شنکر
میرے اوپر کرو دیا کی نظر

دیگر

سب دیوتوں کے تم ہو سرتاج گوری شنکر
کرو سدھا میرے من کے سب کاج گوری شنکر

چوک ۱

ہم ہجو ہے ناتھ سوامی کرپال گوری شنکر
تم لوکی ناتھ امان پت رچھپال گوری شنکر

آنند کند داتا بسس بھال گوری شنکر
سنکٹ نوارو میرے تت کال گوری شنکر

رکھ لیجیے لاج میری مہاراج گوری شنکر
کر دو سدھ میرے من کے سب کاج گوری شنکر

چوک ۲

غم سے رہے میرا دل آزاد گوری شنکر
سن لیجیے جلد میری فریاد گوری شنکر

جب تک جیون ہو نہیں دل شاد گوری شنکر
کروں نہیں اپنے ہر دم تمھیں یاد گوری شنکر

ہوں آپ کی دیا کا محتاج گوری شنکر
کر دو سدھ میرے من کے سب کاج گوری شنکر

چوک ۳

دالدر کال کنشٹ کر دو دور گوری شنکر
آنکھین مین میری زائد ہو نور گوری شنکر

آنند چین بخشو بھرپور گوری شنکر
کر لیجیے عرض میری منظور گوری شنکر

برلاؤ آس من کے سب آج گوری شنکر
کر دو سدھ میرے من کے سب کاج گوری شنکر

چوک ۴

درخواست میری ہووے مقبول گوری شنکر
سیوا تمہاری ہی میرا معمول گوری شنکر

استت کے بین چڑھائے چہل پھول گوری شنکر
جاؤں نہ دل سے اپنے مجھے بھول گوری شنکر

گوہر کی رکھو جگ مین تم لاج گوری شنکر

کرو سندر ہو میرے من کے سب کاج گوری شنکر

دیگر

آیا ہوں سرن گہتا ہوں چرن کرو مجھ پہ دیا کرپا کی نظر
گوری شنکر گوری شنکر گوری شنکر گوری شنکر

تم ایک ہو نام انیکوں ہیں ہر چیز میں آتے نظر تم ہو

شو تم ہو رودر تم ہر تم ہو کیلاس ناتھ جدھر دیکھو تم ہو

ہو تمھیں آد تمھیں انت اندر تم ہو باہر تم ہو

سنسار اسار ہے سار ہو تم کوئی ست نہیں بجز تم ہو

تم دیا سندھ تم سکھ ساگر تم کرنا کر تم گنگا دھر
گوری شنکر گوری شنکر گوری شنکر گوری شنکر

آکاس ہا یو پرتھی اگنی جل میں تم ہو تھل میں تم ہو

کوئی تم سے خالی جگہ نہیں بستی میں جنگل میں تم ہو

تم پھول میں ہو تم کلی میں ہو پتے میں تم پھل میں تم ہو

تمھیں ڈال میں ہو تمھیں برچھ میں ہو جڑ میں اول میں تم ہو

تم گرجا بر تم لسوامبر تم کاشی پت تم اجر امر
گوری شنکر گوری شنکر گوری شنکر گوری شنکر

ہر رکھ من سر جس جس نے تمکو دھیایا پھل پایا ہے

جو مانگا وہ ہاتھ آیا ہے کچھ عجب آپ کی مایا ہے

بل کسا دلیپ کیا ارجن کیا ہر ایک نے جیت لگایا ہے

اوتاروں نے بھی پوجن کو چرنوں میں چیس لگایا ہے

سنو میری ٹیر بھئی بڑی بیر ہم بھوتے ناتھ ہری ہر ہر
گوری شنکر گوری شنکر گوری شنکر گوری شنکر

شب اہباک سنگر زرا جاتے آپ ہی کا پوجن کرتے

سر رام چندر کوشلیا جی اور بھرت آپکا دم بھرتے

نیلے گرد پر سر بکر شن چندر پوجن پر آپ کے چت دھرتے

اب مجکو تار و رد رگ ہر دم سب کے پاپ دُکھ ہوہر تے

منظور ہو سب تیرس کی بھینٹ جو کہلے سناتا ہے گو ہر
گوری شنکر گوری شنکر گوری شنکر

دیگر

جے گنیش گنپت سد جلبی جی شنکر کیلاس پتی
ہو تیری دیا کی آس مجھ ہی تیرے درس کی پیاس مجھے
ہو گوری شنکر دیا کرو سنپورن مطلب مرا کرو
گوہر غریب بیچارہ ہو ربکتا آپکی کلسہارا ہی

جی ہیم ستا جی پار پتی جی جندی گوری اماں ستی
تم جانو اپنا داس مجھے دو چرن لیپ کی باس مجھے
مرے روگ دو کہ کو چھا کرو مرا بھلا کرو مرا بھلا کرو
کافی اتنا ہی اشارا ہی جیسا کچھ ہی وہ تمھارا ہی

خیال بھسم مہاتم

شیو جی کو ہی بھسم ادھک پیاری ہو سکتے گن اسکے بیان ہی نہین
کرون بھسم کی مہا لیابرنن مرے منہ مین تو ایسی زبان ہی نہین

چوک ا

کایا نروگ ہو جاتی ہی جو انگ مین بھسم لگاتے ہین
رو و را چہ بھی ہو گا اسکے ساتھ تو پھل بڑھکر بتلاتے ہین

مسک بیہ بھسنک سالملا اسکا جو نیم سونت لگاتے ہین	سب ہنگی اچھایاتے ہین سیدھے کیلاس کو جاتے ہین

کہتا ہون مہاتم تھوڑا سا سب کہنے کی تاب و توان ہی نہین
کرون بھسم کی مہا کیا برنن مرے منہ تو ایسی زبان ہی نہین

چوک ۲

تھا نامدیو جوگی کوئی جو انگ مین بھسم لگاتا تھا	وہ بہونچا کر بج کے بنین کہین جہان نشیچر بستا تھا
جو نر اس بن مین آتا تھا اُسے وہ نشیچر کھا جاتا تھا	جوگی کو دیکھ موہی مین مگن کھانے کو دوڑا آتا تھا

جوگی کے لگی تھی تن مین بھسم کچھ بہونچا اُسکو زیان ہی نہین
کرون بھسم کی مہا کیا برنن مرے منہ مین تو ایسی زبان ہی نہین

چوک ۳

لپٹا وہ راکھس جوگی سے تھی بھسم لگی جسکے تن مین	اگیان سا ہو پاپ ناس آگیا گیان پورا من مین
پچھلے جنمونکی سدھ آئی جوگی کے پڑ گیا چرنن مین	بولا کہ مجھے بڑی لجیا ہے ایسے سر پہ کے دھارن مین

شب جی سے یہ چولا چھوڑ وا دو کہین اور تو امن و امان ہی نہین
کرون بھسم کی مہا کیا برنن مرے منہ مین تو ایسی زبان ہی نہین

چوک ۴

جوگی نے کہا سب حال بتا تب بولا مین راجا تھا	ورجے تھا نام اور چون دیس مین مرنام کا ڈنکا باجا تھا
ہر رات کو کنواری ایک نار بستر پر لیکے براجا تھا	تھے کام سے میر لوگ تنگ مجھے کام سے اپنے کاجا تھا

گو کسی قوم کی عورت ہو مین چھوڑتا تھا کے نشان ہی نہین
کرون بھسم کی مہا کیا برنن مرے منہ مین تو ایسی زبان ہی نہین

چوک ۵

جو ناریان مین سے بکاری تھین لتا کب آنکا برنن ہو
چھے سو تھین استری بیش ان اور سودر کی اکہزار سو
گنتی مین ماٹھنی تین سو تھین اور چار سو چھتری کی سمجھو
کنا سو بکی ستو ناریان اور دس سو قوم بلند کی نو

چودہ سو دھوبون کو رکھا اور ون کا تو ذکر و بیان ہی نہین
کرون بھسم کی مہا کیا برنن مرے منہ مین تو ایسی زبان ہی نہین

چوک ۶

جب ویس کے لوگ ستائے بہت تب انکا مجھپر بھار پڑا
میرا شتر و مجھپر آن چڑھا وہ جیت گیا مین ہار پڑا
مجھے جیرن جبر نے گھیر لیا مین سو کھہ گیا بیمار پڑا
مجھے ڈالا بندی خانے مین مرگیا وہان ناچار پڑا

مرے پاپ کرم مرے ساتھ گئے کچھ اسکا تھا سان و گمان ہی نہین
کرون بھسم کی مہا کیا برنن مرے منہ مین تو ایسی زبان ہی نہین

چوک ۷

جمراج نے نرک کا کنڈ دیا وہان لاکھ برس مینے کشٹ سہے
ملی پشاچ جون پہلے مجکو اک سہنس لنگ کا پر تھے
پچیس جنم پھر مرے ہوئے جنمین برسون پاپ صدمے
پھر سنگھ سرپ بارہ جون پھر جنم بھیڑیے گرگٹ کے

سرگال سو آن اور مرگ بردہ مری روح کا ایک ٹھکان ہی نہین
کرون بھسم کی مہا کیا برنن مرے منہ مین تو ایسی زبان ہی نہین

چوک ۸

گھر خر در گنینڈا ریچھ مرغ نیولے جنم مینے پایا
الو کی جون پھر مجھے ملی ہاتھی کی دیہہ مین پھر آیا
کوا چیل بگلا بلی چھوا چوہے کی ملی کایا
پچیسوان اب یہ چولا ہے جو حال تھا وہ سب بتلایا

اتچرج ایک ہے جوگی جی کوئی بھید تو تمسے نہان ہی نہین
کرون بھسم کی مہا کیا برنن مرے منہ مین تو ایسی زبان ہی نہین

چوک ۹

ست سنگ تھا اُٹھو ہی چھوتے ہی سر پرکے شدہ ہوا
پاپین سے ڈرا طوان گیا کارن اسکا بتلائیگا
جوگی نے کہا سرے تن مین بھی بھسم لگی ہو مریا اُسکا
یہ بھسم نہین ہر سایں ہر سندھیہ نہین کچھ اسمین ذرا

جو سے اسے کیلاس ملے سکھ بھوگے وہان بھی یہان ہی نہین
کرون بھسم کی مہما کیا برنن مرے منہ مین تو ایسی زبان ہی نہین

چوک ۱۰

پھر جوگی بولا تجھسے کہون ڈراوڑ مین ایک برہمن تھا
پاپی ہتیارا اپاگی تھا اچھے کرمون کا دشمن تھا
یک رات سودر کی ناری سے لپٹا وہ بھوگ کے کارن تھا
آیا سودر اسے مار دیا لیے جان برہمن کا تن تھا

شو مندر کا سوان اُسے لپٹا تھی جسکے بدن مین تو جان ہی نہین
کرون بھسم کی مہما کیا برنن مرے منہ مین تو ایسی زبان ہی نہین

چوک ۱۱

پنجون مین تھی سوانکے بھسم لگی ان پنجو سو وہ لاش لگی
اس سوان نے کھایا ہاڑ ماس تھی اُسکے ہاتھ معاش لگی
جمدوت لاش لینے آئے تھے اُسکی انکو تلاش لگی
شب جی کے بھی گن وہان آپہونچے دھن انکی تلاش لگی

شب لوک مین جاکر پہونچایا چھوڑا ادھم بھر کو وہان ہی نہین
کرون بھسم کی مہما کیا برنن مرے منہ مین تو ایسی زبان ہی نہین

چوک ۱۲

جمراج سے جم دوتون نے کہا یہ پاپی اس لائق کب تھا
تھا نرک کے جوگ پرانی یہ کیا سرگ سے اسکو مطلب تھا
شب جی کے گنون نے جواب دیا پرتاپ بھسم کا یہ سب تھا
جمراج نے ہنسکر فرمایا سچ بات ہو اسکا ہی ڈھب تھا

اس بھسم سے بڑھکر اور چیز کوئی نافع روح روان ہی نہین
کرون بھسم کی مہما کیا برنن مرے منہ مین تو ایسی زبان ہی نہین

چوک ۱۳

اس کتھا کو سنکر جوگی سے بولا وہ راکھس ارے بابا — جسوقت مین وہ جیہ راجا تھا ایک بلغ تھا مین نے پن کیا
مرکر جم لوک مین جب پہونچا جمراج نے مجھسے فرمایا — پاپون کے بدلے ای پرانی یہین جنم تو بھوگیگا

جل جائیگا انت مین اک جوگی لیکن ابھی اسکا سمان ہی نہین
کرون بھسم کی مہما کیا برنن مرے منہ مین تو ایسی زبان ہی نہین

چوک ۱۴

شو بھسم کا ملنا وہ تجکو سنائیگا سمجھائیگا — تب جتنے ہین تیرے کرم بُرے سب سے چھٹکارا پائیگا
ہوئے آپکے درشن آج مجھے پھر ایسا سمان کب آئیگا — مجھے کرپا کرکے بتلا دیہ روگ مرا کب جائیگا

اب بھسم کے ملنے کی سب بدھ کہو مجھسے رکھو پنہان ہی نہین
کرون بھسم کی مہما کیا برنن مرے منہ مین تو ایسی زبان ہی نہین

چوک ۱۵

ہوا دیا وان جوگی بولا ایک پربت جو ہی مندراچل — شب جی سے سنت نے وہان سیکھا اس بھسم کا جیسا کہ ہے عمل
وہان اپلی کی راکھ کو دھر بائین کر مین انگلی سے مل — کرے منتر سے شدہ لگا کر مین منسا پوری ہو بلا خلل

یہ اصل منتر پوتھی مین ہی اظہار ضرور یہان ہی نہین
کرون بھسم کی مہما کیا برنن مرے منہ مین تو ایسی زبان ہی نہین

چوک ۱۶

پھر دونون بھون مکا دہ جو ہی اسجگہ سے کھینچے ایسا لک — جو بائین بھون کی طرف جاوے اور پہونچے اسکے کنارہ تک
[illegible] بھونکی طرف اس شکل جین ہوتا ہی دھنک — نہ بڑھا وے مگر اس اور طرف کر لیوے یو ترا ماستک

پھر بھون سے اوپر بھسم لگے ہو خاص بھون یہ نشان ہی نہین

کرون بھسم کی مہما کیا برنن مرے منہ مین تو ایسی زبان ہی نہین

چوک ۱۷

انگلیان بھی تمکو بتلا دون اس بھسم کا جسے ملنا ہو — نیچے تو انگوٹھے کو رکھو اور دوسری تیسری انگلی لو
ہاتھ زدین گلے مین بھی بھسم ملو پرتین ہی مین لکیر کرو — سب عمل مین الا یادہ نسخہ جوگی نے اسے سمجھایا جو

تر گیا وہ نسخہ اسے گوہر قلم آگے کو ہو تار وان ہی نہین
کرون بھسم کی مہما کیا برنن مرے منہ تو ایسی زبان ہی نہین

دیگر

بشر اگر اپنی مکت چاہے تو لب پہ ہر دم یہ لفظ لائے
نمشوائے نمشوائے نمشوائے نمشوائے

چوک ۱

یہ منتر وہ ہے کہ اسکا جپنا نہین محال اور محال بھی ہے — کمال چاہو کمال بھی ہے زوال چاہو زوال بھی ہے
جو سچے دل سے ہو اسکو جپنا تو اسکو کرنا نہال بھی ہے — بن آدھ یہ ایک ہے جس سے اسی کا جنجال بھی ہے

زبان پہ ہر دم یہ شبد آئے کبھی نہ انسان بھول جائے
نمشوائے نمشوائے نمشوائے

چوک ۲

یہ منتر کسکا ہے جانتے ہو کچھ اسکا معلوم حال بھی ہے — یہ منتر شو کا ہے ہمسے سن لو اگر ادھر کچھ خیال بھی ہے
ہزاروں ہیں شکے نام سب مین صفت جدا اور کمال بھی ہے — کبھی نظر رحم دھر کی ہے کبھی نگاہ جلال بھی ہے

ضرور شب جی کا لوک پائے جو گانے والا یہ پہلے گائے
نمشوائے نمشوائے نمشوائے نمشوائے

چوک ۳

شتبشٹ چترہین سنگ برھما کہ شکل ہین ہیمشال بھی ہی	کسی کی تصویر آتشی ہی کسی مین نور و جمال بھی ہی
کبھی دھرانام لشنو اپنا تو لیسوکا پر شال بھی ہی	کبھی کیا رو در نام مشہور جنکے قابو مین کال بھی ہی

غرض یہ ہے فرض آدمی پر کہ نام لینے پہ دل لگائے
نمشو اسئے نمشو اسئے نمشو اسئے

چوک ۴

سوا ہین شب کی نادیا ہی گلے مین منڈ کی مال بھی ہی	ہی ناگ بھوشن جٹا مین گنگ بستر مین مرگ چھال بھی ہی
مین داس آئی کا دہ میر سوامی انکین سے میرا سوال بھی ہی	وہ جانتے دل کا حال ہین پہ سب چھپا کوئی انتی حال بھی ہی

یہ بینتٹ گوہر کی ہو وے منظور پوری اپنی مراد پائے
نمشو اسئے نمشو اسئے نمشو اسئے

خیال پارتھی مہاتم

پارتھی پوجن جی مہاراج پارتھی پوجن کام کرے پورن سرگ مین باس لیا جسنے شو جاپ کیا

چوک ا

سونت جی بولے جی مہاراج سوت جی بولے اپنے لبیا کھولے سب کے سب پوجن ہو پارتھی ہالنی وہ رکھو تم سن لو جی مہاراج رکھو تم سن لو پھول ہین سن لو ہالنی ہین سے کرو پارتھی لنگ سی ہو

دوہا

پارتھی پوجن سے ہوئے پورن اُنکے کام	کوشلیا جی بھرت جی سرکیشن سنر سیرام

ناندھتا کو جی مہاراج ماندھاتا کو بلی راجا کو پھل ادھک اسنے دیا جسنے شو جاپ کیا

چوک ۲

دوہا

سمجھ کر اس سنت کو آپ نہائی نار	آگ میں جلنے کو ہوئی ہر صورت تیار

آئی یہ کیسی گھڑی جی مہاراج آئی یہ کیسی گھڑی اس سے کیا ہو گی کڑی کل ہوا گھر کا دیا باپ جی کا کیا

چوک ۹

نام شب جی کا جی مہاراج نام شب جی کا بھیلنی نے جو لیا آگئے شب جی وہاں گن کروں کیسے بیان
چاند اور سورج جی مہاراج چاند اور سورج رکھے ہیں سج دھج یہ چمک پائیں کہاں نور سے جن کے ہیں عیاں

دوہا

ہر کے روپ انوپ کو کہہ نہ سکے ہر کوے	کس مکھ سے مہا کہوں کہہ بدھ برن ہوئے

ساتھ گورا جی جی مہاراج ساتھ گورا جی جنھیں ہر شکت سبھی بھج رہیں رام سیا جاپ شو جی کا کیا

چوک ۱۰

بولے یوں شب جی جی مہاراج بولے یوں شب جی ساتھ ہو پت کے ستی سرگ میں جاؤ ابھی پھر یہیں آ دوگے
رانی راجا ہو مہاراج رانی راجا ہوں سدھ کا جا ہوں نل ہو نر جو ہے تیا ہو دمن استری بھی

دوہا

تو نے اور پت نے ترسے پارتھی پوجا کی	نقل کری اک بھگت کی ہم اس سے راضی

ہوا ایسا ہی جی مہاراج ہوا ایسا ہی بات پوتھی میں لکھی بھید کو ہم نے دیا جس نے شو جاپ کیا

رودراکچھ مہاتم

کہتے ہیں سوت جی سنو رکھو ادر منو پڑھو اور گنو دھیان دو دو [illegible]

ہر رودراکچھ کا سب سے مہاتم بڑھ کر

چوک ۱

چوک ۵

ننائک گرام ہے نام مقام اک عام وہان گنگا نام ایک تھی رنڈی مشہور رہا منڈی تھی بچن کی سچی
شب جی کی اُسے تھی آس بڑا السواس کا نام تھا راس قول کی پوری کرتی تھی وہی جو بات منہ سے کہتی
پاترنے پالا تھا جنکر اک مرغا اور اک بندر کرتال بجاتی پاتر - وہ دونون ناچتے گت پر
تھا روور اگھہ مرغوب بخوش اسلوب یفتے خوب مرغ اور بندر - ہے روور اگھہ کا سب سے مہاتم پڑھکر
چوک ۶
اب سنو کہ اک بقال صاحب مال ہاتھ مین ڈال سونے کا کنگن - تھا جو کہ جڑاؤ خوب نہایت روشن
پاتر کے گیا نزدیک کپڑے باریک پہنکر ٹھیک بناکر جوبن - کیسی ہوئی عاشق دیکھکے کنگن فوراً
تھی شکل جو بالی بھولی بقال سے ہنسکر بولی یہ کنگن ہے انمول ہے لائق دست لولی
گر کنگن مجکو ملے دور ہون گے کلیں تین دن شب بھر - ہے روور اگھہ کا سب سے مہاتم پڑھکر
چوک ۷
بقال نہ راضی ہوا مگر یہ کہا ہے کنگن مرا سونے کی دھیری مطلوب نہین تجھے ہر گز صحت تیری
ہان شرط ہے اسکے ساتھ تین دن رات جو کچھ ہو بات کہ عادت تیری ہو وہی ترا دستور لگے نہین دیری
یعنے جو شغل ہے میرا - بس کام وہی ہو تیرا - کنگن کی ہوس نے گھیرا - پاتر کی عقل کو پھیرا
وہ شرط جو کی منظور ہوکے مسرور لے گئی جو وہ کنگن پر زر - ہے روور اگھہ کا سب سے مہاتم پڑھکر
چوک ۸
بقال نے کرکے غور دی اک اور اُسکو فی الفور مورتی شب کی - اور کہا کہ اسکی ہے حفاظت پوری
گر کچھ بھی ہوا نقصان دونگا مین جان قسم بھگوان کی فوراً اپنی - لیگئی وہ پاتر دونو چیزین جلدی
خوش ہوئی وہ انکو پاکر - یہ دونو چیزین لاکر - محفوظ رکھین گھر جاکر - گھر کے نوکر اور چاکر
ہے ہونہار کی بات لگی اس رات آگ اک ساتھ جلگیا سب گھر - ہے روور اگھہ کا سب سے مہاتم پڑھکر
چوک ۹
ہوئے آگ سے سب بیتاب جلا اسباب خوراک و خواب سے کیسا مطلب - وہ مرغ و میمون کہیں بھاگ گئے اب
سب بقال بھی آیا جفا مورتی منگا دیکھکر جلا غصہ مین بےڈھب - کہا آگ منگا دے جلد مہا منڈی اب

جب جلی سورتی پاؤں مین کیون نہ بھسم ہو جاؤں پھر کہاں سے ایسی پاؤں کب تک تجکو سمجھاؤں
کر اپنے قول کو یاد تھا کیا ارشاد تری فریاد ہے کیا خفا گر - ہر رودر اکچھ کا سب سے مہاتم پڑھکر

چوک ۱۱

رنڈی تھی وہ بر شکست پر ہی بہت کچھ ڈری آگ تھی گری روشن اسدم جلگیا وہین تھال بگیا تمام
کسی نے دل مین کہا قول تھا کیا شغل جو میرا ہوگا ای ہمدم وہی ہوگا تیرا فعل بلا بشن کم
یہ کہکے نہائی پاتر - جاتی تھی آگ کے اندر - کیا شیو کا دھیان کہا ہر ہر - آگئے شمبھو لیسوامی
ہین دیاونت سرتاج شب جی مہاراج سنوارین کاج لگے نہیں دم بھر ہر رودر اکچھ کا سب سے مہاتم پڑھکر

[illegible]

ہوگیا عالم نور چشم بد دور صفت بھرپور بیان سے باہر تھی لاکھوں سورج چاند سے جوت افزوں تر
برن ہو کیونکر بھلا رودر کے بلا چاند کی کلا شب کے ماتھے پر - رہے تاب بشر کی کہاں جو ضبط ہو کیونکر
کون ایسی طاقت لائے اس روپ کا جو گن گائے جب کدھا نہین پائے بکرے کے منہ مین کب آئے
یا سر کا پکڑا ہاتھ شمبھو جی ناتھ بولے اک ساتھ کہ مت جل ستمگر - ہر رودر اکچھ کا سب سے مہاتم پڑھکر

چوک ۱۲

تھا تیرا فقط امتحان سن ای نوجوان ورنہ تھا کہاں صورت اور کنگن تھال کہاں اور کہاں تن پائین پر
تھے ہمین سب ای نادان راست سچا ان سنگ بندہ ان وقت ہے احسن جو مانگیگی وہ پائیگی پر اب ازن
مختاری یا مجبوری - نزدیکی ہو یا دوری ہے امتحان مین پوری - ہے قول کی سچی توری
بولی وہ سندر نار سبھو سرکار جگ کے کرتار سدا اسب شنکر - ہر رودر اکچھ کا سب سے مہاتم پڑھکر

چوک ۱۳

ہین جبکہ آپ موجود دل ہے خوشنود بخت مسعود مین کیا مانگوں اب درشن سے مرادین پوری ہوگئین
اب سب اپنین مجھے کچھ شوک بھیجو شیولوک نہ دو سے روک یہی ہے مطلب جو مر اکٹھ ہو وہ بھی ترے سبب اس وجہ
تن رشی نہ جسکو پاوین - وہ مجھے درشن دکھلا دین - ہین دھن بھاگ گھر آدین - بیدستہ کو فرمادین
پھر نہ دی ہدی اسکی آس نہ لاؤ سو اس گئی کیلاس لکم گیا سب تر - ہر رودر اکچھ کا سب سے مہاتم پڑھکر

چوک ۱۴

ہوگئے تھے جو کچھ ضد امر سے پیے تو اسے بیٹا مرغ اور بندر - مرگئے وہ دونوں آئی قضا جب سر پر

ویلے کاٹ پھند اک آکن تمنے سارے | ستیا جی ناتھ کو ہوئے آت پیارے

اب تمہا ہر لو ناتھ جو کچھ ہے میری
بجرنگ بلی مہاراج نہ کیجے دیری

بھگونت کے پریم کا جی سے پیالہ پیجے | گوہر کی بنتی سنیے کرپا کیجے
پون سُت کے روپ چند دکھ میرا ہر لیجے | کہتا ہے بشمبھر ناتھ مجھے سکھ دیجے

ہو جاویں دشمن جل کے راکھ کی ڈھیری
بجرنگ بلی مہاراج نہ کیجے دیری

دیگر

پون سُت دکھ ہرن انجنی نندن لنکا داہن

مہابیر دھیر اون مارن رامچندر کے پایک | مہابلی سکھ دایک لایک ہر بھگتو نکی نایک

بادھا ناشن سکھ پرکاشن پون سُت دکھ ہرن انجنی نندن لنکا داہن

دل کھلن دل بلی آتل بل گوپتیج اگر سیانا | جگت اجاگر کرپا ساگر جیہے کیس ہنومانا

سیتا کارن دشٹن مارن پون سُت دکھ ہرن انجنی نندن لنکا داہن

سیا دولارے بھگونت پیارے سندر اکر کھوآرے | بشال مورت لال بستر دیشال آدھارے

بادھا موچن پاپ لوچن پون سُت دکھ ہرن انجنی نندن لنکا داہن

راون گرب گنجن دکھ بھنجن بھگت ہرن مہابیرا | گیند نالال گوہر کی استت سنو بند ھاو دھیرا

کرپا بھرن ٹر پاچرن پون سُت دکھ ہرن انجنی نندن لنکا داہن

خیال

سدھ کاج پورن ہوا اچھا جو کچھ من مین ہر
بولو بھائی ایک بار سری گنگا جی کی جے

بشن کے پد سے نکل کے آئین برہمہ کمنڈل مین
جو کوئی یکبار نہایا اس جل نرمل مین

لہرائین شب جی کی جٹا مین ترنگ اٹھی جل مین
سات پیڑھیان ترگئین اسکی پاپ گھڑی پل مین

آپ گیا بیکنٹھ دھام کو پاپ کی ہو گئی چھے
بولو بھائی ایک بار سری گنگا جی کی جے

دکھ ہرتا بیکنٹھ نسینی مکت موکش دینی
پاپ کاٹنے کو ایسی ہین جیسے تیز چھینی

سکھ کی داتا جگت کی تارن گنگا تربینی
چڑھتے بیڑے اور بتاشے کیوڑہ بھیم سینی

چھوڑ دو چوری حرام خوری جوا بھنگ اور قے
بولو بھائی ایک بار سری گنگا جی کی جے

اٹھو نیند سے رہا ہے دن کم آنکھونکو کھولو
بہتا ہے دریا ارپار دھو اپنے ہاتھ دھو لو

گیا وقت پھر نہین ملیگا دل مین بات تولو
گنگا جی مہارانی کی تم مکھ سے جے بولو

بجا کے لہرا ساز ملا کر باند ھکر اپنی لے
بولو بھائی ایکبار سری گنگا جی کی جے

جمع ہوئے میلے مین شاعر خوب اکثر
گنگا جی کا خیال سنکر بولے خوش ہو کر

کاتک ماس سدی پونون کی پربھہ کو گنگا پر
گنید لال گوہر کا چھند ہے روپیا چند بہتر

لگا دے بشمبھر ناتھ سبھا مین بجا کر چنگ اور نے
بولو بھائی ایک بار سری گنگا جی کی جے

گنگ مات جل دھارا کرت نستارا ات لبستارا

تارن ترن دھار گنگا کی گومکھ ہو کر آئی
شب جی نے لی اپنی جٹا مین لہر لہر لہرائی

جل نے تاراسب سنسار گنگ مات جل دھارا کرت نستارا رات لبستارا

بھار آتارے جگ کے سکھ بہیا رسے تک تارسے
گنتی مین تار وہنسے بڑھکر پاپی یار آتارسے

جم کا سارا رہ گیا دوارا گنگ مات جل دھارا کرت نستارا رات لبستارا

درشن اور اشنان کی مہما کون کسے پاوسے
گرو نام کا جاپ دو رہو پاپ تاپ کھو جاوسے

گنگا پیارا بار مبارا گنگ مات جل دھارا کرت نستارا رات لبستارا

ہر سر کر کر سے ارد گ اور رکھ دسوگ اک پل مین
گنگا جی کی کری استتی گوہر نے دنگل مین

جے جے گنگا جے جے دھارا گنگ مات جل دھارا کرت نستارا رات لبستارا

دیگر

کیون زندگی گنواوین کرتے پھرین جھمیلا
چلو دیکھین اور نہاوین سری گنگ جی کا میلا

گنگا کے درشن سے بھر تا کبھی ہر جی نا
سب مین پونیت بڑھکر گانگا کا ہی جینا
پھر بھی نہ جو نہاوے دھرکار اسکا جینا
ہو نیک پاک آجا لا جسمین کوئی بدی نا

میلے کے دیکھنے کو خلقت کا ہو گا ریلا
چلو دیکھین اور نہاوین سری گنگ جی کا میلا

جس شے پہ جی ہو مائل تب جیو کا ہو سائل
حاجل ہو پاک جا تل جل ہر دو سکی مشکل
جس بات پہ چلے دل میلے مین سب ہی حاصل
جاتے ہین میلے مین مل سب چھوٹو لوک کامل

جے بولو غوطے لیکر کر دو تین پیسا دھیلا

چلو دیکھیں اور نہاویں سری گنگ جی کا میلا

کہیں نہا سادھو کا ریشٹھے خیرات اٹھا رہے ہیں
کہیں مالدار چلکر سودا اچکا رہے ہیں

کہیں ناچ گانے والے کچھ گا بجا رہے ہیں
کہیں سادھو سنت ہر کی چرچا سنا رہے ہیں

کوئی جاپ کر رہا ہے بیٹھا ہوا اکیلا
چلو دیکھیں اور نہاویں سری گنگ جی کا میلا

گنگا کے گھاٹ اوپر ہے دان کوئی کرتا
پرلوک کے لیے ہے سامان کوئی کرتا

ہے دھرم ارتھ کارن اشنان کوئی کرتا
ہے کام موکش کارن جب دھیان کوئی کرتا

یہ لاڈلی نرالی گوہر کا گنگا ہے چیلا
چلو دیکھیں اور نہاویں سری گنگا جی کا میلا

دیگر

کھلا ہے بیکنٹھ کا یہ دوارا چراغ روشن مراد حاصل
عجب ہے گنگا جی کا کنارہ چراغ روشن مراد حاصل

اس آرتی میں عجب مزا ہے چراغ روشن مراد حاصل
کہو نہیں کیا جیسا مزا ہے چراغ روشن مراد حاصل

کچھ اسکا انداز ہی جدا ہے چراغ روشن مراد حاصل
ترنگ ہر لہر ہے فضا ہے چراغ روشن مراد حاصل

وہ دیکھیے جسکا ہو یاں گذارا چراغ روشن مراد حاصل
عجب ہے گنگا جی کا کنارہ چراغ روشن مراد حاصل

ملے اسے جسکا یاں ہو بسا چراغ روشن مراد حاصل
چمک اٹھے نام یاد آسا چراغ روشن مراد حاصل

ہے میرے دل گنگ جل کا بسا چراغ روشن مراد حاصل
چڑھا دو پھول پھول اور بتاشا چراغ [illegible] مراد حاصل

تجھے دل و جان سے ہے پیارا چراغ روشن مراد حاصل

سری گنگا جی تری مین سرن ہون مجھ پہ کرپا کر

ہر بھگوتارن بشن پاد کی اپرادھون کا کرو ناس | جٹون کے اوپر لٹوکلین شب جی کے ہو تیرا باس
مہا درودری مین ہون میر اوردکھو پوری کر آس | جس پر گھٹ ہی نہار اکیا پر بھی اور کیا آکاس

کہین ٹھکانا نہین ہی میرا پکڑ لیا ہی تیرا در
سری گنگا جی تری مین سرن ہون مجھپر کرپا کر

بھاگیر تھ جی تجھے بڑ بھاگی کر دھین انکا کیا برن | جنکی بدولت میسر ہوسے ترے تجکو درشن
تارن ترن تمہاری مہما دیکھکے لہرا تا ہی من | مجھے تاردے تارنی مین آیا ہون تیرے سرن

گیند لال گوہر کے قول کو گا دین اشرفی بنسی دھر
سری گنگا جی تری مین سرن ہون مجھپر کرپا کر

دیگر

گنگا کی دھارا ہی جہان مین جاری | ای میری قسمت وہین مجھے لیجاری

گنگا کے دھیان نے میرا من لو بھاری | کس منھ سے برنون مین اسکی سو بھاری
گنگا کو جسنے رٹا ملی رمبھا ری | ہی پولون کا تک سدی کی پر بھی بھاری

سب چھوڑکے باتین بھاہ رہی جاری | ای میری قسمت وہین مجھی لیجاری

برنن ہین نہین سری گنگ کا گن آتاری | گنگا کا میلا سب کے من بھاتا ری
نر تارے گنگ نے لاکھون ناری تاری | ہی انکے ہاتھ مین بشن لوک کی تاری

بھگوت نے انکھین جگت تار کو بھجاری | ای میری قسمت وہین مجھے لیجاری

کوئی وہان نہاوی کہین کے جل مین ساری | کوئی پڑھنے استتی وہین کرے سبا ساری
گنگا کے درشن کی مجھے لگی آساری | کب بیان بھلا ہو سکے حقیقت ساری

برہ جیسے میں پڑی ہوا جاری
ای میری قسمت دہین مجھے لیجاری
سری گنگاجی ہین دھن آہا آہاری
گنگا کی دھارا ہی سب کی تارن ہاری
جو نہین نہایا اوسنے بازی ہاری
کوئی کہے لاؤنی کوئی پڑھے دوہاری
کہین گوہر دریا لکھری لجیاری
ای میری قسمت دہین مجھے لیجاری

دیگر

ارے من تو کیون بھولا ہے
بول سری گنگاجی کی جے
چھوڑ دے جو ہو تجھ مین چھل
گھاٹ پہ گنگاجی کے چل
آچمن کر لے گنگا جل
چڑھا دے پان بتاسے پھل
پاپ کی چھن مین ہوگی چھے
بول سری گنگاجی کی جے
بٹے ہین الگ الگ سب کار
سنے ہین برہما جی کرتار
بشن جی سب کے پالن ہار
کرتے ہین شمبھو جی سنگھار
تارنا اسکے بانٹ مین ہے
بول سری گنگاجی کی جے
جگت سب درشن میلا ہے
گرد ہر کوئی چھیلا ہے
بھیڑ ہے کوئی اکیلا ہے
یہ سب مایا کا جھمیلا ہے
کیا ہے بھگتون نے نرنے
بول سری گنگاجی کی جے
کرے گنگاجی پورن آس
ہووے سب اپرادہونکا ناس
کبھی جم کال نہ آوے پاس
کہے یون گوہر گنگا داس
نہ اسکا ڈر ہو نہ اسکا بھے
بول سری گنگاجی کی جے

اس خیال مین ہر مصرع کے اول الفاظ مین صنعت اشتقاق ہے

کہان کہین ہین کسی نے باتین جانتی ہین گنگا جی آپ
نہان نہین ہین کسی کے گنگا جی سے پن اور پاپ

ہار ہر اک راجا گیا ہمت خرچ کیا تن من سارا کار کر اسری گنگ نے پورا بھاگیرتھ کا کل تارا	چوک ۱	مار مرا سر مگر کچھ ہوا نہ ہر گز نستارا دھار دھرن پر گرہی تو گیا سگر کا کل دوبارا

زمان زمین کے طبق ہین جتنے گنگا جی نے ڈالے ناپ
نہان نہین ہین کسی کے گنگا جی سے پن اور پاپ

کام کم اچھا کیا کسی نے بہت کیا یا نہین کیا دام و دم بدم بچھا کے طائر بھاپس لیا یا چھوڑ دیا	چوک ۲	رام رمان بیت زبان سے کہا یا نہین نام لیا جام جما کر ہاتھ مین لیا پیا یا نہین پیا

جہان جنہین کو دخل نہین ہی ہٹ جاتے ہین روگ اور تاپ
نہان نہین ہین کسی کے گنگا جی سے پن اور پاپ

بال بلکہ رنگتا نہیو سیلا جو گنگا کا دھیان دھرے جال جلد چھپٹ جا بھرم کا گنگا جل جو پان کرے	چوک ۳	کال کلجگی اگر ہو تو وہ بھی گنگا سے ڈرے چال چل ایسی کہ بھوساگر سے چھن مین پار ترے

مکان مکین سے رونق پاے دل مین دھر گنگا کا جاپ
نہان نہین ہین کسی کے گنگا جی سے پن اور پاپ

حال حل ہو سب اگرچہ ہو مشکل اگر ہو گنگا جی کا کرم مال ملا سب سے نت لے تو سیم و طلا یا دام و درم	چوک ۴	چال چل ایسی کہ قائم رہے دھرم تیرا ہمدم ٹال ٹل سکے برچ کو مت کر تو کچھ غم و الم

شان نہ این کا دخل ہی گوہر گنگا جی کا ہے وہ پرتاپ
نہان نہین ہین کسی کے گنگا جی سے پن اور پاپ

دیگر

جی جگت تارنی سرسری جی گنگا رانی
کہو جے جے گنگ جگت جن جانی

چوک ۱

سری و دھاراجی کے تت ہی سنت ست سنگار جلکی ترنگ کو دیکھ ہوا دل چنگا۔ اشنان کرے تو ہوئے ہر گز

ننکا کل کال کی اشیشا کشات ہی گنگا

گنگا کے گنون کا کان کرا دے گیانی | کہو جے جے گنگ جگت جن جانی

چوک ۲

لہرائیں جو آکر ہر کی جٹا کے اندر۔ کیلاس ناتھ کا نام کہلا گنگادھر۔ گنگا گنگا رٹنے سے جاسے ہی ترتر

ہون منگل کاج ترے سدھ نہاتو چلکر

کھول آنکھیں سیہ کی ہو گنگا کا دھیانی | کہو جے جے گنگ جگت جن جانی

چوک ۳

گنگا کو رٹے تو کشٹ دور ہو جن کا۔ گنگا نہانے تو روگ ناس ہوتن کا۔ گنگا درشن کرے سدھ کاج من کا

گنگا جل ہرتا ہی دکھ اور رو گھن کا

سنتان کی دھن کی گنگا جی ہی دانی | کہو جے جے گنگ جگت جن جانی

چوک ۴

ہو آج چاندنی رین کھلے ہیں تارے۔ گنگا جی کے کنارے آئے نہانے ہارے۔ سنتو کی گٹ تو کے کون بتا

سیارے تک ہیں سری گنگا کے تارے

کین گوہر گیند نلال چھوڑ نادانی | کہو جے جے گنگ جگت جن جانی

دیگر

جیو ہر ہر دم گنگا گنگا | جم کال کا پھر کچھ ڈر ہی نہیں

جو بولو سری گنگا جی کی - جو بولے نہ جو وہ لشر ہی نہین

چوک اول

جگ بتا ہی سری گنگا جی سکھ وتا ہی سری گنگا جی
جو آتا ہی سری گنگا جی وہ پاتا ہی سری گنگا جی

جو بتاتا ہی سری گنگا جی چو دھاتا ہی سری گنگا جی
جو ماتا ہی سری گنگا جی جو گاتا ہی سری گنگا جی

جو دولت کا کچھ اسے غم ہی نہین کسی بات کا خوف و خطر ہی نہین
جو بولو سری گنگا جی کی - جو بولے نہ جو وہ لشر ہی نہین

چوک دوم

جو بولو بار مبار کہو جے بھگتون کے دکھ ہر لینی
جو بولو بار مبار کہو جے پاپ کاٹنے کو چھینی

جو بولو بار مبار کہو جے بھاگیرتی جی سکھ دینی
جو بولو بار مبار کہو جے دھاراجی جی تربینی

جو بولو بار مبار کہو کچھ دکھ کا ہوگا اثر ہی نہین
جو بولو سری گنگا جی کی - جو بولے نہ جو وہ لشر ہی نہین

چوک سوم

جنسے درشن پائے انکے سب آسنو مرادین بھر پائین
جل جسنے پیا وہ آپ ترا اور سات پیڑیان تروائین

جگ جننی مین سری لشن ہی بلینھ لوگ سبھی ہین آئین
جگ تار و نکو سری سری جی شیو جی کی جٹون لہرائین

جو لیتے ہین سب فائدے ہین کسی نہج سے کوئی ضرر ہی نہین
جو بولو سری گنگا جی کی - جو بولے نہ جو وہ لشر ہی نہین

جب کا تک پورنماشی کو ہوا اشنان گھاٹ پر ست سنگا
جا گرت مین کیا سیتے مین کیا سادھون نے گنگا گنگا

جو بھجتا ہی گنگا گنگا رہتا ہی اور سکا من چنگا
جو نام لیا کرتا ہی سدا دیکھے نہ پھر ہو کا سنگا

جو نام کے لیتے کے گو ہنر کوئی اور تو مجھ مین ہنر ہی نہین

جے بولو سری گنگا جی کی - جو بولے نہ جے وہ لشٹری ہی پائین

دیگر

ہین گنگا جی کے تٹ سار دھا مائی
سب سری سار دھا کی جے بولو بھائی

چوک اول

مین کیون نہ سراہون بھاگ جو درشن پاؤن
پر کہان سے لاؤن زبان جو مہمان گاؤن

مل گئے اچانک درشن بل بل جاؤن
ہر وا ہو شردھا کا پاکر مل سکے تہاؤن

کیا نرمل جل ہے پاچک اور سکھدائی
سب سری سار دھا کی جے بولو بھائی

چوک دوم

موندا کا گھاٹ ہے عجب گھاٹ البیلا
کیا چھوٹا کیا بڑا گورو یا چیلا

ہوتا ہے سدا اس گھاٹ کے اوپر میلا
جو یہان نہایا خوشی سے کھایا کھیلا

کاتک مین یہان اشنان کو خلقت دھائی
سب سری سار دھا کی جے بولو بھائی

چوک سوم

کاتک کے بعد جب ماس مگھر آیا
سری سار دھا جی نے مجھے درشن دکھلایا

۱۹۴۷ سمت اچھا پایا
مین جو دیکھی نہایا سا [illegible] کو نہلایا

اشنان کی مہمان کبھی کبھی نہین جائی
سب سری سار دھا کی جے بولو بھائی

چوک چہارم

حاکم کے ساتھ دورہ میں یہاں ہوا ڈیرا   اب آرزو پوری کرو نصیبا پھیرا
میری تھوڑی بدھ اور گن انکا بہتیرا   ہے بڑی بات اور چھوٹا منہ ہے میرا

گوہر نے یہ استت ہاتھ جوڑکر گائی
سب سری سارد ہا کی جے بولو بھائی

استوتر سری رامچندر جی

رامچندر رگھورائی مہاسکھدائی چھب دکھلائی

اودھ پوری کے دھن بھاگ ہیں گھر گھر بجت بدھائی   لنکا جیت رام گھر آئے سب نے دھوم مچائی
ہولی آئی سوبھا چھائی رامچندر رگھورائی مہاسکھدائی چھب دکھلائی

اسکے بھاگن مہا سہانو سوبھا کہی سجائی   ہل مل بھاگ پرسپر کھیلیں دیور اور بھوجائی
لچھمن بھائی سیتا مائی رامچندر رگھورائی مہاسکھدائی چھب دکھلائی

عبیر گلال اڑاوت ہنسکر بھرت سترہن بھائی   رنگ سے بھر پچکاری مارت دیکھت لوگ لگائی
سندرتائی کرجترائی رامچندر رگھورائی مہاسکھدائی چھب دکھلائی

برہما شوا اور سیس سارد نارد کرت بڑائی   گیند لال گوہر کیا برنے وہ چھب سبکو بھائی
من میں آئی بل بل جائی رامچندر رگھورائی مہاسکھدائی چھب دکھلائی

استوتر کالی جی

کالی جی دکھ ہرن دردر تاسن چڑھی سنگھاسن

جے جے سری کالکا رانی جے کالی جگ تارن   جے جی درگا جے جگ جانی سکل اسر سنگھارن
آنکھیں روشن جیسے کھنجن کالی جی دکھ ہرن دردر تاسن چڑھی سنگھاسن

فہرست خیالات استوتر سری کرشن و رادھکاجی مہاراج مصنفۂ گوہر بدایونی

رادھاجی سے ہوری کھیلیں کرشن جو مست متیا	راس رچو سری بندرابن مین ناچین تھئی تھئی تھیا
باجے چھن چھن پگ مین بچھن	نندللن سکھ سدن شیام موہن کالی مردن
گوپالا موورادھو شیام سروپ اتولا	کریٹ مکٹ مکراکرت کنڈل تن چرٹے انمولا
وارین تن من گوپی گوالن	نندللن سکھ سدن شیام منموہن کالی مردن
جھرمٹ رنگ سکھین پر کیسر بھر بھر کر پچکاری	گیند نلال گوہر ہوتا ہی حیرانون کی بلہاری
سبے جگ جیون دیکھو درشن	نندللن سکھ سدن شیام منموہن کالی مردن
روپ چندر سالبسوامیر کا سبکے من کو بھایا	بجا کے بنسی بنسی دھرنے سارا جگ بھرمایا
کیا ہو برنن دھن دھن دھن دھن	نندللن سکھ سدن شیام منموہن کالی مردن

دیگر

کرو پاک گند دکھ دند پھند میرے کاٹو بند آیا ہون سرن
سری برج چند آنند کند مادھو جسودھا نندن

پربھو ہو دیال کرو نہال سکٹے موہ جال من رہے ملن

جسودھا کے لال دل ہو کال باندھون خیال دیکھو درشن

سنکٹ بڑا ر بہم گن ا پار ہے تند کنوار ہے دکھ بھنجن

سنیو پکار بگڑے ہین کار لیجو سنوار بادھا ہے کٹھن

صورت انوپ جوتی سروپ نیبد دھوپ چڑھتا چندن
سری برج چند آنند کند مادھو کنہ جسودھا نندن

سندری رادھے شیام کہون اُٹھو جام بھجو رام نام کرکے سمرن

انجام کام کیجو تمام سنیو کلام گوپال مدن

کہہ اجر امر ابگت ایشر ابناشی	بول الکھ نرنجن نرگن سرب پرکاشی
جب پورکھ پراتن پربھو بگت باسی	بھج کرشن کنھیا موہن بھوگ بلاسی
ہر سوامی انترجامی اور گوپالا	بھج نام ایک سو آٹھ کی پوری مالا

چوک دوم

جوتی سروپ نارائن بشن بدھاتا	جادون پت جگدیش چار پھل داتا
نرنکار پرمیشر لچھمن بھراتا	سری رامچندر رگھوبیر لچھمی ناتھا
گردھر پرشوتم دامودر رچھپالا	بھج نام ایک سو آٹھ کی پوری مالا

چوک سوم

گوبند برج پت اپرمپار بہاری	مدھسودن کیشو کنول نین گردھاری
بھگوان چتربھج دین بندھ بنواری	سری لبوناتھ مرلی دھر شیام مراری
گرڑ دھوج برج راج جسومت لالا	بھج نام ایک سو آٹھ کی پوری مالا

چوک چہارم

پورن مکند اوتار کنس نکندن	دھرنی دھر رکھی کیش دیوکی نندن
نرسنگھ اگوچر بھگوت کال مردن	ہری باسدیو کرناسے راون گنجن
بل بیر ادینا ناتھ اچھل چھل والا	بھج نام ایک سو آٹھ کی پوری مالا

چوک پنجم

اونکار اکھل جوتی کرپا سب دھو کاما	بہروپی کلیان ایش گھنشاما
رکمن پت آنند کند ہر ناما	گیانی اور دھیانی پرسرام سری راما
سنتون کے رکشک کرپا ندھ پرم دیالا	بھج نام ایک سو آٹھ کی پوری مالا

دوہرہ

چویا چندن ارگجا کیسر اور کستور	پان مٹھائی پونگی پھل لاؤ اور کپور

چھوڑو بیراگ چھوڑو بیراگ - چلا برج مین پھاگ راس ہوتا ہے کیون سوتا ہے ذرا نیند کو تیاگ

چوک سوم

سب برجنارنی سب برجناری - جنکی بس ہے باری ہرن کی ہاری نیاری تیاری کر شیش آکر پاس
باری باری باری باری رنگ سے بھر پچکاری شیام کے ماری ساری بھیگی بیاس لی آس

دوہرہ

ست مہینا پھاگن کھلی چاندنی رین	نرناری آنند مین پاتے ہین سکھ چین

گاتے ہین راگ گاتے ہین راگ - چلا برج مین پھاگ راس ہوتا ہے کیون سوتا ہے ذرا نیند کو تیاگ

چوک چہارم

رادھے رانی رادھے رانی رانی سب سکھیون مین سیانی جگت نے جانی میٹھی بانی بولین ہر ہر بار
موہن گیانی سو ہین گیانی کرین بات منمانی جو کچھ تھی ٹھانی ہنسین دیکھ برجنار

دوہرہ

دھن دھن سری رادھکا دھن سری گوپال	گیتند لال کہین رچیند بنسی دھر سنو خیال

طرہ بے لاگ طرہ بے لاگ - چلا برج مین پھاگ راس ہوتا ہے کیون سوتا ہے ذرا نیند کو تیاگ

دیگر

سکھی کہے یون سکھی سے ہنس ہنس پاس مرے آری آری

چلو برج کو کرشن سے کھیلین پھاگ یاری یاری

چوک اول

چلو برج کو کرشن سے کھیلین پھاگ باری باری

چوک چہارم

چھیڑین کبھی موہن سکھیون کو جنگی مین باری باری

وہ سب سکھیان کہین تب کرشن نہ کر خواری خواری

کہند نلال گوہر سکھتے ہین بچن یہ او چاری چاری

کہین روپ چند بشمبھر ناتھ رسم جاری جاری

بسی دھر یون گاوے لاؤنی ہولی کی بھاری بھاری

چلو برج کو کرشن سے کھیلین پھاگ باری باری

دیگر ہنڈولہ

جھولا جھولین نند کشور گھٹا اٹھین گھنگھور بجلی کا شور بولتے مور

چوک ۱

جھلکتا جھولا چاردن اور ۔ رتن جڑے انمول کھمبین گول ریشمی دور دیکھتے دیادرگ دی گور ۔ جھولین کرشن مہاراج سیس پر تاج ہو رہا شور کھڑی منموہن جیت چور سکھیان توڑین تان ہو رہا گان خوب جھکجھور

دوہرہ

پڑا ہنڈولا باغ مین جمنا جی کے پار ۔ سکھی جھکولین دے رہین جھولین کرشن مرار
شیام کی لیلا سب کی کرور ۔ گھٹا اٹھین گھنگھور بجلی کا شور بولتے مور

چوک ۲

بجاتے بنسی گردھاری ۔ مدھر مدھر سنین پاوین سکھ چین برجنا ری

لگے دھن بنسی کی پیاری - بنسی مین نکلے بول بچن دیے کھول بید چاری
گھٹائین گھر آئین نیاری - سیتل مند سگند بہے آنند پون جاری

دوہرہ

کاری کاری بادری چھا رہین گھنگھور | کوئل کوکین بھر رہین بولے دادر مور
کرشن کی گت کا اور نہ چھور گھٹا اٹھین گھنگھور بجلی کا شور بولتے مور

چوک ۳

جھلا دین موہن کو برجنار - کرین پریم سے پیار نند کے کنور کرشن اوتار
جگت کے پربھو پالن ہار - لگا منہ کا تار کھلا گلزار پڑ رہی پھہار
ڈنڈوت کیجے بار بار - ہین دیال جسودت لال وشٹ سنگھار

دوہرہ

دیکھ کرشن کا جھولنا مچا برج مین شور | کھڑے دیکھتے سنت جن جمنا لیت ہلور
لگی ہے من کی ہر سے ڈور - گھٹا اٹھین گھنگھور بجلی کا شور بولتے مور

چوک ۴

لاڈلی رادھاجی رانی - جھولین ناتھ کے ساتھ ہاتھ مین ہاتھ جگت رانی
بولتی کومل مردبانی کرین کرشن بھگوان سب پر ہر آن مہربانی
ارے من تو ہو اگیانی - چل پریم کی بات عیش سے کاٹ زندگانی

دوہرہ

کرشن چندر کے نام پر ہے گوہر یہ خیال | روپ چند بنسی کہین ہو مست ہو کے خوشحال
نشیمن عدو مرے در گور گھٹا اٹھین گھنگھور بجلی کا شور بولتے مور

دیگر

بسنتی چیرہ باندھے شیام - ہے بسنت کی دھوم سکھی رین جھوم ملا آرام

چوک ۱

بسنتی رت ہے باغ و بہار - ڈالین بسنتی رنگ رادھکا سنگ برج کی نار
کرشن کی لیلا اپرم پار - کوئی سکھی گئی لوٹ نین کی چوٹ ہو گئی پار
کیا سب سکھیون نے سنگار - دیکھے کرشن مہاراج تیاگ دی لاج ایک ہی بار

دوہرہ

کہین پہ پھولی کیتکی کہین پہ سرسون پار | گیندہ و کی گھیندین سنس لپٹے کرشن مرار
ہوئے سب پورن من کے کام - ہے بسنت کی دھوم سکھی رین جھوم ملا آرام

چوک ۲

ناچیے ہنس ہنس مدن گوپال چلین نرالی چال آڑتے تال ساتھ مین گوال
نگن ہو مین سکھیان مالا مال - ہوئی برن کیے ہیچ رنگ کی کیچ پرتھوی لال
کرشن کے گھونگروالے بال - ملے ورگ سے ورگ لڑین جیون مرگ ہی تھا حال

دوہرہ

سر کرشن مہاراج نے رچا جسکھڑی راس | پاس آگئین سب سکھی چھوڑ کے گھر کا باس
آن کیا متھرا مین بسرام - ہے بسنت کی دھوم سکھی رین جھوم ملا آرام

چوک ۳

چلاتی پچکاری لالا - بیچے چنگ مردنگ شیام کے سنگ برج بالا
اڑاتی عبیر بھر تھالا - عجب رنگ ادرنگ بیکل رہی دھوپ نہا اُجیالا

نشے سے ہر کوئی متوالا - رادھا کھیلیں پھاگ ہو رہا اک خوب اعلا

دوہرہ

ہولی کا آگم ہوا بن مین کھلی پلاس ۔ بور آم پر آگیا پورن ہووی آس
دعا ہی یہ ہی آٹھو جام - ہر بسنت کی دھوم مچی رہین جھوم ملا آرام

چوک ۴

بھرے ہوئے کیسر سے مٹکے - کوئی دیا رنگ مین بور مچایا شور خوب ڈٹ کے
کرشن جی پورے ہین ہٹ کے - دکھا کے اپنی جھلک مار کر پلک ہاتھ جھٹکے
یاد ہین کیسے کچھ لٹکے - رکھے سیس پر مکٹ راہ گئے پلٹ وہین سٹکے

دوہرہ

بھگوت کرپا سے ملا گھر گھر نند لال ۔ رو بچیند ہنسی کہین بھلا بسنت اسال
بسمبھر بھجو رام کا نام - ہر بسنت کی دھوم سکھی رہین جھوم ملا آرام

دیگر

کسی نے چھوڑی پچکاری اور کہین کسی نے رنگ گھولا ۔ ہولی نے آکر جہان مین خوشی کا دروازہ کھولا

چوک اول

سو گوپی اک کان برج مین ہولی کھیلیں ہنس ہنس کے ۔ چھیڑ چھاڑ سے پرسپر چوپ ہو رہے رس رس کے
بہت سنبھالین کین گھیان لیتر پاہر [illegible] کیس کسکی ۔ مگر بھگو دین کرشن جی اک بار دس دس کے
سبھی مست ہین خوشی کر یار کی پاسیانا اور کیا بھلو ۔ ہولی نے آکر جہان مین خوشی کا دروازہ کھولا

چوک دوم

چنبر آکھاڑے لیتر اتارے رنگ مین بور اچھل اچھل کے ۔ گوالنیوں نے شیام کی اپا کھائی ٹل کے

سر پکرشن نے دیئے بستر تب سب سکھیوں کو مل مل کے	سکھیاں آئیں برج سے خوشی کی ہمراہ مل پل کے
بھگوالائیں پان مٹھائی گری چھوارا اور گولا	ہولی نے آکر جہان میں خوشی کا دروازہ کھولا

چوک سوم

سر پکرشن نے سب سکھیونکو خوب بجایا جم جم کے	کہیں گو پکا کر ڈالو ہم یہ رنگین تھم تھم کے
کرشن چیند سکا روپ انوراعبیرسے دم دم دا نکے	سکھیونکا بھی نرالا او ہر حسن چھم چھم چمکے
کوئی گاتا خیال ٹھمری کوئی گاتا چوبولا	ہولی نے آکر جہان میں خوشی کا دروازہ کھولا

چوک چہارم

سکھیوں نے اچھا پھل پایا کرشن نام کو رٹ رٹ کے	سچ تو یہ ہے کرشن میں بھید جانتی گھٹ گھٹ کے
گیند نلال گوہر نے بنائے خیال تازہ چھٹ چھپٹ کے	گاتے رہ چیند لشیمبہر سے ہاسکے اندر دھاڈٹ کے
بنسی دہر دنگل میں آکر گاکے لاوٹی یوں بولا	ہولی نے آکر جہان میں خوشی کا دروازہ کھولا

خیال دیگر ہیچ کا دوانگ

چندر بدن سکھ سدن کرشن جی من کی تن میں لگا کے آنچ

چالیں کر کر ڈ گر کو کترے گئے من کو جانچ

چوک اول

چنچل میں سے کمر میں سین بھرے مدھر میں اودھر ان سکے بیچ

چت ہر لیا برہ دکھ دیا کیا بس میں من کھینچ

چوٹ لگائی لٹ دکھائی ای سب سکھیوں کی بیچ

چاہ کی ماری سنواری برہ کی کیاری الشدکین سینچ

چلائیں گھبرائیں آئیں رو کر سکھیاں مل دس پانچ

پھٹا پیا میرا جیسے پھٹی ہو املوم سینے — آج ہوئے ہیں ای منموہن کارچن چینے

ہاروگے تم بازی تو ہین تنو بوسے لونگی
بہت دنو نمین پھنسے پیا مین چوسر کھیلونگی

گوہر نے چوسر کی لاڈلی نئی یہ دکھلائی — روپچیند بنسی اور چیسے رددرنے گائی
کے تشبیہ غیر کو غیرت قافیہ سے آئی — بجا قافیہ کہو خیال کوئی تو ہر دانائی

تھک کے سرستی کے مد مین اب کس سے لونگی
بہت دنو نمین پھنسے پیا مین چوسر کھیلونگی

دیگر

رادھا جی کا دیکھے گہنا سورج چاند لگے گہنے — نام کوئی بتلاوے کہا تک طرح طرح کے تھے گہنے

چوک اول

سر پہ سکا مینا بندی جیسی پھول طرہ جھومر — کالون مین تھے کرن پھول بالا بندلو بجلی بہتر
پہنے پچھلی دہاں جھوم کے بہادری سے جلوہ گر — ناک کی لونگ اور بلاق لٹکن بیسر کرتی تھی بیسر
لکھوں گلے کا زیور اب ہی مجھے حال آسکا کہنے — نام کوئی بتلاوے کہا تک طرح طرح کے تھے گہنے

چوک دوم

جلتون چنپا کلی دھکدکی آرسی ہیکل بدھی ہار — بجلڑی ست لڑی موہن مالا طوق حمائل تھی بہار
بازو پر تھے بازو بند تعویذ جڑاو مینا کار — ٹیکے اور جھبند نورتن جوشن تھے بانقش و نگار
سنو وہ زیور جو پہو جو نمین پہنے تھیں ٹانگن دو پہنے — نام کوئی بتلاوے کہا تک طرح طرح کے تھے گہنے

چوک سوم

پہونچی چوڑی چھنی پچھیلے چوہے دنتی اور کنگن — جہانگیریاں بیری بندنو گرہی کڑے تھے شیر دہن

ہاتھوں میں سچھ پھول آرسی چھلے انگوٹھی منموہن
حال سنواب اس زیور کا جو پانوں میں ہیں پہنی
پانگ پوریے انگشتانے زنجیر و نکی جدا چھبین
نام کوئی بتلاوے کہانتک طرح طرح کے تھے گہنے

چوک چہارم

گوڑے چھڑے پازیب گھونگرو چھاگل چھاجن اور خلخال
توڑے انوٹ بچھوے نہان دکھلائی تھی اپنا جمال
پگپانون پگ پھول کی خوبی کیا کہون گوہر گیند نلال
روپچندیون کے لسمجھ بنسی دھر کا سنو خیال
سنئے نام جب سب زیور کے دشمن رنج لگے سہنے
نام کوئی بتلاوے کہانتک طرح طرح کے تھے گہنے

دیگر

لیا کرشن نے آج اوتار دیا بھوم کا بھار اتار
ہرے کرشن کہو ہرے دکھ سے رہ پیری ارے من ہوشیار
رت برکھا کی بھادون ماس بار بدھ مدمنگل راس
تتھ آٹھین جگمگی رو ہنی لگی سمے ات سبھ پرکاس
سنگھ کے سورج کر لسواس ارد ہورین پر چندر نکاس
ہوئین دیو کی مگن لگائی لگن ہوئی سپنورن آس

جھڑی

بسدیو کے گھر لیا جنم کرشن جدرائی
کرہ وبنسی خوشی سے چین گھڑی سبھ آئی
یہ گھڑی سمے اور لگن دھن ہی بھائی
سرکرشن چندراوتار ہوا سکھدائی
متھرا جی میں جگ کرتار جنم لیا دیکے کاج سنوار
ہرے کرشن کہو ہرے دکھ سے رہ پرے ارے من رہ ہشیار
کہتا گوہر اب تھوڑی ہی آدر جلکم کنس کا تھا اسطور

بسدیو جی متھرا ستا کو لیکر آ گئے ۔ اور کرشن کو رکھکر نند کے گھر پر گئے

تجھے درگ بند آنند نند نے پا لئے ۔ اوتار کا برنن کیا کسطرح جا سکے

گو ہر دور یا کہیں پکار آپ رہے ہوا بیڑا پار

ہر ہے کرشن کہو ہر سے دکھ سندر ہے اسمیں رہ ہشیار

دیگر

تجھے اپنے دھام میں باسدیو بیچ پیش کی باس دیو

اونگ نمو بھگوتے باسدیو ہے باسدیو ہے باس دیو

چوک ۱

ہے باسدیو ہے باسدیو سنو میرا حال ۔ ہے باسدیو ہے باسدیو ہے باسدیو ہو جو دیال

ہے باسدیو ہے باسدیو کیجو نہال ۔ ہے باسدیو ہے باسدیو ہے باسدیو کرو پرتپال

ہے باسدیو ہے باسدیو بسو اس دیو

اونگ نمو بھگوتے باسدیو ہے باس دیو ہے باسدیو

چوک ۲

ہر باسدیو ہر باسدیو ہر باسدیو کر پاندھان ۔ ہر باسدیو ہر باسدیو ہر باسدیو دیجو گیان

ہر باسدیو ہر باسدیو ہر باسدیو ماکل میں پران ۔ ہر باسدیو ہر باسدیو ہر باسدیو کرو سادھان

ہر باسدیو ہر باسدیو کر پورن من کی آس دیو

اونگ نمو بھگوتے باسدیو ہے باسدیو ہے باسدیو

چوک ۳

ہر باسدیو ہر باسدیو ہر باسدیو ہر سچ چند ۔ ہر باسدیو ہر باسدیو ہر باسدیو آنند کند

چوک ۲

کوئی سکھی پکارے جوڑا ادہر کو لاتا — کوئی سکھی کہے منہا ادہر کو آنا

کوئی گوپی کہے مجھے ٹھیک مول تبلاتا — کوئی گوالن بولی پہلے مجھے پہنا نا

سکھیون کی سردار رادھکا پیاری

ہر سکھی دیکھ اس روپ کو تن من ہاری

چوک ۳

للتا جی کہین منہار ادہر آبس بس — تبا ما جی اپنی طرف بلا دین ہنس ہنس

چند را جی کہین چل ادہر کر کو کس کس — ہر طرف سے گھیرے ہوئے ایک کو دس دس

منہار نے جب بنوا ری گر دہاری

ہر سکھی دیکھ اس روپ کو تن من ہاری

چوک ۴

سری کرشن چندر مہاراج جگت کے تارن — کیون لگے ہے سب ایسے روپ کو دہارن

بالیلین بی سب سکھی بھول منہارن — مالک نے سجایہ روپ کھیل کے کارن

کہے گوہر ایسے روپ کے مین بلہاری

ہر سکھی دیکھ اس روپ کو تن من ہاری

دیگر

کیا چھوٹی کیا بڑی بھلا کیا گوری کیا کالی انگلی — سری کرشن کی ہر اک ہر کرامات والی انگلی

چوک ۱

ہاتھ میں تھا خیر تو نرم کلائیون کی ہر والی انگلی — کاٹنے چھانٹے ہیرن کے بی صاف بالی انگلی

زخم و ندامت شانہ سے ہوا ہاتھ فگار ۔ چھوٹیں عشق سے ناگن نے جیالی انگلی

کب رکھتے ہیں ایسی پھلادیتی اور نکالی انگلی
سر نکرشن کی عجب ہے کرامات والی انگلی

چوک ۴

چھن انگلی ہو یا کن انگلی یا کہ بیچ والی انگلی
کرتی کام اشارے سے ہے ملکی اور مالی انگلی

یا ہو انگوٹھا کرشن کی ہر اک ہے عالی انگلی
حکم سے لائی اٹھا کر بھری ہوئی تھالی انگلی

اشعار

ہے سر نکرشن کی عالی متعالی انگلی
سوزش دل کا جو نامے میں لکھا تھا احوال

معجزے سے نہیں رہتی کبھی خالی انگلی
پارے سطر سے پڑھتے ہی اٹھالی انگلی

سرخی ہے شنجرف کی گوہر یا لالی لائی انگلی
سر نکرشن کی عجب ہے کرامات والی انگلی

فہرست خیالات ہر بھجنوں کی کتھا میں مصنفہ گوہر بدایونی

سنگھ تو ہوگا اب انسان	سمجھ تو ہو ویگا دہن دان

دوہرہ

تیرا جگ کے بیچ میں نرسی ہوگا نام
دھن دولت ہوگا بہت پاویگا آرام

ملیگی سمپت ات بھاری	سنو جھنجھین کہتا لگی پیاری

چوک ۴

تیرے پران یہاں تیاگے	اچنبھا لوگ کرن لاگے
سیٹ چلے گئے پیا جی آگے	بھاگ آس سنگھ کے اب جاگے

دوہرہ

سیٹھ کے گھر پیدا ہوا اچنا گدہ کے گاون
پائی جون منش کی پایا نرسی ناون

ہوئی ہرستے کی تیاری	سنو جھنجھین کہتا لگی پیاری

چوک ۵

ملی جب دولت بے تعداد	بھول گئے نرسی ہر کی یاد
پن کی کھود دی جڑ بنیاد	چڑھایا کبھی نہیں پرشاد

دوہرہ

پیر روپ ہر نے دھرا نرسی کے گئے دوار
بھکشا مانگی نا ملی گالیں ملیں ہزار

پھرے جیون کے تیون گردھاری	سنو جھنجھین کہتا لگی پیاری

جان لیا بہروپ ہی کیا ہی روپ بنا کو

حکم ہی ہمکو سرکاری　　سنو جنھین کتھا لگی پیاری

چوک ۹

سنا یہ نرسی نے جب آن　　عقل تب اسکی ہوئی حیران

کہا یہ سپاہی سے نادان　　کہان کا روپ کیسی پہچان

دوہرہ

نوکر ہو کر تو نے کہا ہے کیا بات

دونگا مین تجکو سزا دور بھاگ بدذات

تیری ہی کسنے مت ماری　　سنو جنھین کتھا لگی پیاری

چوک ۱۰

ہوئی جب بہت ضد تکرار　　جمع ہوئے سارے خدمتگار

بنایا نرسی کو مکار　　نکالا وہان سے آخر کار

دوہرہ

جی مین اپنے ہو گیا نرسی بہت اوداس

فریادی ہو کر گیا تب نواب کے پاس

سنائی اپنی بپتا ساری　　سنو جنھین کتھا لگی پیاری

چوک ۱۱

سنا یہ نواب نے جنجال　　کہا تب وزیر سے فی الحال

دیکھو تم جا کر خود احوال　　دلا دو جسکا ہو اس کو مال

نواب نے سنا جو یہ اسرار　　ہوا خود چلنے کو تیار
اُسی دم عرض ہوا اسوار　　ساتھ تھا نرسی بھی ناچار

دوہرہ

آیا جب نرسی کے گھر فوج کو لے نواب
جمع کیے سب آدمی واقف کار شتاب

ہو گئی تحقیقات جاری　　سنو جنھین کتھا لگی پیاری

چوک ۱۵

بات کچھ نہ تھی یکسر سی　　سب نے تھے نارائن ترسی
کری لوگون نے خدا ترسی　　او واسی نرسی پر برسی

دوہرہ

نیا ماجرا دیکھکر چلی نہ کچھ تدبیر
حیرت مین نواب تھا غمگین اور دلگیر

بولے تب گرہ گر دھاری　　سنو جنھین کتھا لگی پیاری

چوک ۱۶

سہل ہے نرسی کی پہچان　　عقل کیون آپ کی ہے حیران
لیجے کہنا میرا مان　　ابھی یہ مشکل ہو آسان

دوہرہ

دین لین کوٹھی مین ہے جو قرضہ تنخواہ
نوک زبان جو دیتا ہے وہ نرسی ساہ

بھوکا پیاسا اور دکھی وہ نرسی ناچار
شہر کے باہر جا پڑا اُنکو تھی زیست دشوار

کسی نے نہ کی مددگاری | سنو جنھیں کتھا لگی پیاری

چوک ۲۰

وہاں تھا شیو جی کا مندر | نہایت خوب بہت سُندر
کرتے تھے پوجن لوگ اکثر | زبان سے کہتے تھے ہر ہر

دوہرہ

لوٹا اپنا مانجکر نرسی نے اس آن
کنوئیں سے پانی کھینچکر کیا خوب اشنان

کرمی پوجن کی تیاری | سنو جنھیں کتھا لگی پیاری

چوک ۲۱

کرایا شیو جی کو اشنان | لگایا جی مین شیو کا دھیان
کہا اسطرح جوڑکر پان | مجھے دو شمبھو جی بردان

دوہرہ

شیو جی سے بڑھکر نہین کوئی داتا اور
لوئے بھرجل سے ہوئے وہ راضی فی الفور

بڑے ہر دانی ہین بھارنی | سنو جنھیں کتھا لگی پیاری

چوک ۲۲

ہوا نرسی کا جی کو دل | کرشن نے چھوڑا اپنا چنچل

چوک ۲۵

رہی نہین کوڑی آخر پاس | چھا گیا نرسی پر افلاس
کرشن کی نرسی کو تھی آس | نہ آیا جی مین کچھ وسواس

دوہرہ

اتفاق سے شہر مین ہو گیا ن ہے سان
ایک جماعت آ گئی سنتون کی انجان

جماعت وہ تھی بہت بھاری | سنو جھنجھین کتھا لگی پیاری

چوک ۲۶

پاس تھے روپیہ ساٹھ ہزار | بوجھ سے ہو رہے تھے وہ لاچار
ہنڈوی انکو تھی درکار | شہر کے ڈھونڈھے ساہوکار

دوہرہ

اون ساوہوون کو لگیا کوئی ٹھٹھے باز
کہا کہ ساہوکار ہین یہان نرسی ممتاز

تبھی اس سے قول ہاری | سنو جھنجھین کتھا لگی پیاری

چوک ۲۷

ساہوکار وہ نرسی ہے مشہور | بات کا اپنی ہے بھر پور
لکھاو اگر ہے منظور | ہنڈوی چاہو جتنی دور

دوہرہ

وہ سنا دھو سادہ چلین نرسی کے گہرے دوار

دوہرہ

جی میں اپنے ہو گئے نرسی جی پربین
سنتو منتے کہنے لگے دھن دھن ہو دھن

سگرے سنتو کے بلہاری	سنتو جنہیں کتھا لگی پیاری

چوک ۳۱

اگرچہ دل میں خوف آیا کسیکو بہید نہ بتلایا	اگر ظاہر میں نہ گھبرایا تسلیم اور سوا غم نہ گھبرایا

دوہرہ

نرسی وی میں پہلے لکہا کرشن چندر کا نام
نام کو وہ تاثیر ہے کرے پورن کام

لکہی بہید اپنی لاچاری	سنتو جنہیں کتھا لگی پیاری

چوک ۳۲

لکہے پہر بہگتوں کے نام لکہی ڈنڈوت اور پرنام	سنوارے جنکے ہر نے کام ہری ہر جے سیتا رام

دوہرہ

کرشن چندر پرماتما سری دوارکا دیس
سنت جنہیں آنند گھن تنہیں نواون سیس

سگو سپیتہ گوبر دھن دہاری	سنتو جنہیں کتھا لگی پیاری

چوک ۳۳

تمھاری لیلا ہے نیاری		سنو جھجھین کتھا لگی پیاری	

چوک ۳۶

سدا مان جب شُنے دل لایا بیِرون کو سبری کے کھایا	لگا یا بھوگ دے کے مایا گراہ سے گج کو چھُڑوایا

دوہرہ

رام داس کا آپ نے بدلا پہرہ جائے
سدنا اور ریداس کی کیا کیا کری سہائے

کبیر کی کری پاسداری	سنو جھجھین کتھا لگی پیاری

چوک ۳۷

چھوائی نام دیو کی چھان دھنا کا کھیت جمایا آن	دیا گنکا کو تار بھگوان بڑھائی اجامیل کی شان

دوہرہ

سین بھگت حجام نے لیا تمھارا ناؤں
اُسکے بدلے آپنے بھوپ کے دابے پاؤں

اب آئی میری ہے باری	سنو جھجھین کتھا لگی پیاری

چوک ۳۸

سنت جب پہونچین کرشن مرار دیجیو روپیہ ساٹھ ہزار	ہنڈوی میری دیو سکار لاج میری رکھنا نند کمار

دوہرہ

ہنڈوی نرسی نے لکھی جب یہ خاطر خواہ
اُڑ بھیا بت لادیا اپنا سانول ساہ

جماعت بیدا کری ساری سنو جھیں کتھا لگی پیاری

چوک ۳۹

سنت جن سب وہ خدا آگاہ دوارکا پہونچے طے کر راہ
کہا یہ لوگوں سے ناگاہ بتاؤ کہاں ہے سانول ساہ

دوہرہ

نہیں ملا اس نام کا وہاں پہ کوئی ساہ
لوٹ چلے وہ سنت سب کھینچے دل سے آہ

ملے رستے میں بنواری سنو جھیں کتھا لگی پیاری

چوک ۴۰

شکل تھی گماشتوں کی سی بغل میں بھی قلم رکھی
پالکی کی تھی اسواری بات یہ سنتوں سے پوچھی

دوہرہ

کہاں سے آئے کون ہو کہاں چلے ہو لوگ
ڈھونڈتے ہو کس شخص کو کیوں فرما تے جوگ

حال کہو سنت جٹا دھاری سنو جھیں کتھا لگی پیاری

چوک ۴۱

کہی سنتوں نے بات ساری بولے تب ہنس کر بنواری

ناہین دودہ چھٹی پیاری		ہیں کیجیے سہنیلین بڑا اعتباری	

دوہرہ

بوے سنت ہوتی نہین بن برہ چھ تریت
روپیہ دو چھٹی بیہ لو بہی جگ کی ریت

گرادو ہین زمہ داری	سنو جھنبین کنہا لگی پیاری

چوک ۲۴

اوتر پالکی سے فی الفور کہا پھر ساد ہوئنے اس طور	زمین پہ ماری لات اک ٹہوکر اٹھا لو روپیہ کر کے غرور

دوہرہ

سنتون نے لکر لیے روپیہ ساٹھ ہزار
چھٹی دیکر یون کہا ہم ہین تابعدار

اچنبھا ہوا بڑا بھاری	سنو جھنبین کنہا لگی پیاری

چوک ۳۴

یہ من ہین سادہون نے جانا کیا ہے ساہون کا بانا	کہ شاید یہ ہین بھگوانا کہا اب ہمنے پہچانا

دوہرہ

چرن پکڑ کر یون کہا بھگتون کے رچھپال
ساکشات درشن ملین ہمکو کرو نہال

ہمنا رہی بڑے گنہگاری	سنو جھنبین کنہا لگی پیاری

چوک ۴۴

ویاں ہوئے سنتو پہ مہاراج ۱ وھار لیا مور مکٹ اور تاج
کیا سنتوں نکے من کا کاج اہو سنتوں نکے بھاگ ہیں آج

دوہرہ

کہنے ہین آنا ہے نہیں ہر کار و پا انوپ
مور مکٹ تھا سیس پر جنتر بھی تھا روپ

جاؤن اس روپ کے بلہاری سنو جھین کتھا لگی پیاری

چوک ۴۵

کہا یہ سنتوں سے سمجھائے کہو یہ نرسی سے تم جائے
ہنڈوی بڑی بڑی بھجوائے نہ اپنے من ہیں وہ گھبرائے

دوہرہ

جمع ہوا اسکا دھن بہت کیا ہوا اسنے دان
اتنا کہکر ہو گئے کرشن جی انتر دھیان

دھن ہیں دھن دھن ہے واری سنو جھین کتھا لگی پیاری

چوک ۴۶

سنتوں نے درشن جب پائے پریم سے آنکھیں بھر لائے
حال کیا بیان کیا جائے لوٹ کر جو ناگڑھ آئے

دوہرہ

نرسی سے آ کر کہی ہوئی تھی جو کچھ بات

چرنوں میں نرسی گرے پریم نہ ہردے سمات

ہوا جل آنکھوں سے جاری ۔ سنو سجھین کتھا لگی پیاری

چوک ۴۷

پیدا ہوئے سنت جن آخر سب
نہ رکھا کسی سے کچھ مطلب
کیا تب نرسی نے یہ ڈھب
ٹیر کری ناراین سے اب

دوہرہ

مجکو بھی درشن ملیں سانکشات بھگوان
نہیں تو کھو دونگا ابھی آپ میں اپنی جان

دوڑ کر آئے گردھاری ۔ سنو سجھین کتھا لگی پیاری

چوک ۴۸

ہو گئے نرسی کو درشن
لگا پائے کرشن سے اپنا من
پوچھا ور کیا نرسی نے دھن
چلے گئے اوٹ کے ناراین

دوہرہ

نرسی جی کی استری کرتی تھی کچھ کام
اسے نہیں درشن ہوئے رہگئی وہ ناکام

بولی پھر نرسی کی ناری ۔ سنو سجھین کتھا لگی پیاری

چوک ۴۹

مجھے بھی درشن کرواؤ
نہ مانو کیا ہی سمجھاؤ
ذرا پھر کرشن کو بلواؤ
عذر مت ہر گز فرماؤ

اشعار

دھنا کو جس طرح پوچھا برہمن نے بتائی تھی
اسی صورت سے سب باتیں ادا کرنے لگے فورًا

سو چھپائی تھی کھائی تھی سمجھ بین خفا آئی تھی
جمایا اعتقاد اسکا ہی دم بھرنے لگے فورًا

اعتقاد صادق نے کر دیا دھنا کو مالامال سنو
دھنا جاٹ تھے بھگت اک کہ انکا حال سنو

چوک ۲

سورتی بھی نہلائی دھنا نے خود بھی نہایا خوش ہو کر
تال سے مٹی نکالی تلک لگایا خوش ہو کر
تلسی دل کی جگہ ہرے پتوں کو چڑھایا خوش ہو کر
کری ڈنڈوت پریم سے سیس نوایا خوش ہو کر

چوپائی

دھنا کی ماتا روٹی لائی
مورت نہیں بھوگ لگایا

دھنا نے رکھی آپ نہ کھائی
سوچ دھنا کو من مین آیا

سورتی کے آگے رکھدی سب
جو رہے ہاتھ خوشامد جب

آنکھ موندلی بیٹھ رہے تب
است بنتی کینی من سے

دوہا

کری بالکون کی طرح بہت خفا تکرار
سورتی نے کھائی نہیں روٹی ایکو بار

اشعار

دھنا نے پھینکدیں سب روٹیاں تالاب کے اندر
تب آیا جوش دل میں بھگت بتسلسا کا بھگوت کو

رہے بیٹھے ترٹ دانہ غصہ سے بیتاب ہو ہو کر
ہوئے ظاہر لگے خود روٹی کھانے رفع حجت کو

بھگوت نے ہر بھگت کی رخ سے کھائی روٹی دال سنو

دھنا جاٹ تھے بھگت اک ہر کے انکا حال سنو

چوک ۱۲

کھاتے کھاتے آدھی روٹیاں کھا چکے جب دم گوپالا

کہا دھنا نے یہ کیا تم سب ہی کھاؤ گے لالا

میرا حصہ مجھے دو گے یا نہیں دو گے رچھپالا

تب بھگوت نے بچا ہوا بھوگ دھنا کو دے ڈالا

چوپائی

اس کارن پرت دھنا جی کھاتے اور کھلاتے روٹی ‖ دیکھ منوہر مورت سوہنت دھنا ہو گئے ہر کی سوہنت

بھگوت یہ بچار من لائے سفت کی روٹی کوئی نہ کھائے ‖ پوچھ دھنا سے مدن منوہر کہو چرالائے بھی جا کر

دوہا

ایک بار وہی براہمن ملا دھنا سے آن ‖ سیوا پوجا کا مگر ملا نہ کچھ سامان

اشعار

سبب پوچھا دھنا سے تو دھنا نے یوں کہا ہنسکر ‖ بہت پوجا کرائی جو کو بھی بار مجھے دن بھر

بہت مشکل سے کر پایا ہی سیدھا اب یہ صورت ہے ‖ چرانا ہی مویشی کو رفع کرنا سب ضرورت ہے

ہرا تعجب ہوا بھگت کو کہنے لگا کمال سنو
دھنا جاٹ تھے بھگت اک ہر کے انکا حال سنو

چوک ۱۳

دھنا نے اسکو کرائے درشن مورتی شیام منوہر کے

گیا براہمن بہم جل پر سنانا استت کر کے

اسی بروپ کے دھیان میں پھر کر نار تھ ہوا آخر مر گے

عجب کھیل میں کھیل میں عجب ہری ہر گرو ہر گے

چوپائی

بھگونت کی اچھا دھنا جی	اونچے منتر سیکھنے کاشی	راما نند نے منتر بتایا	سادھو سیوا پرچی آیا
کرکے کھیتی ناج جو باتی	سب ادھو سیوا میں لگائے	کرے ایکدن بیج کو بونے	آگے عجب کھیل میں ہوئے

دوہا

کہیں سے سادھو آگئے انھیں دیا اناج | کھیت میں کچھ ڈالا نہیں بیج اگے کاج

اشعار

بنا کر کھیت کو بویا سا گھر کو لوٹ آئے | وہ اس ڈر سے کہ گھر والا کوئی جاننے پائے

جا وہ کھیت بن بوئے سوئے غلہ ہوا پیدا | یہ اسکی شان ہے جسنے کل عالم کو کیا پیدا

کہے سمجھ یا تجھ کلام گوہر گنبد لال سبز
دھنا جاٹ تھے بھگت اک سنو انکا حال سنو

دیگر

بھگونت کو بھگتی پیاری ہے مجھسے اسکی مثال سنو
سدن قصائی ہے ہر بھگت تھے انکا حال سنو

عجب کسوٹی سے سونے کا ہوجاتا ہے جیون کا نور | پچھلے جنم کے ایسے ہی پاپ سدن کے ہوگئے دور

مول لیکے اور دیسے گوشت کو کیا بیچا تھا دستور | ہندو کی ہنسا کسی صورت سے نہ تھی انکو منظور

چوپائی

بالگرام کی شیا پا کر | پاس دھری تھی باٹ بنا کر | سر چھپا نک یا نیر سے تیتے | تول اسی سے سب کو دیتے

سادھو ایک کہیں سے آیا بٹیا دیکھ کے من للچایا
سدن سے اسنے مورتی چاہی وید ہی فوراً بھگت بنا ہی

دوہا

رات میں سادھو کو دیا بھگوت نے یا خواب
جا اسنے لائے ہو جہاں واپس کرو شتاب

اشعار

کہا سادھو سے گھر قصاب کے رہنا نہیں زیبا
تو بھگوت نے کہا رہنا ہے ہر صورت وہیں زیبا
ترازو اسکی جھوٹے سے سوا ہی ہمکو ہی ساجن
جو بیٹھے دینے کی باتیں ہیں وہ ہیں کم زن غم زن

سدن کو پھیری سادھو نے وہ مورتی رو کے تب حال سنو
سدن قصائی بڑے ہر بھگت تھے انکا حال سنو

چوک ۲

کہا سدن نے سادھو سے کیوں پھیری مورت سبب ہے کیا
سادھو بولا کہ تمسے مورتی لی کی میں نے خطا
راضی ہو تمسے یہ بیشک اسلیے واپس لے آیا
سیوا میری کسی صورت سے نہ بھائی اسے ذرا

چوپائی

پہنچا مرت اشنان کرایا چندن تلسی ال بھی چڑھایا
مورتی کر من کچھ نہیں بھایا اسلیے میں پھیر کے لایا
مگن ہو گئے سدن یہ سنکر وہی مورتی رکھلی سر پر
چھوڑ دیا گھر بار سب اپنا سمجھے یہ سنسار ہے سپنا

دوہا

جگناتھ جی کو چلے چھوڑ کے اپنی ٹھاؤن
چلتے چلتے تھک گئے پڑا راہ میں گاؤن

اشعار

گئے گھر اک گرہستی کے وہاں بھوجن ملا اچھا
جوان تھی ایک عورت لگی اوپر وہ سدن کی شیدا
سدن سے اسنے چاہا وصل یہ بولے کہ ہے بیجا
اگر کٹ جائے گردن تو بھی سمجھے یہ نہیں ہو گا

عورت نے کی سدن بھگت کے ساتھ عجائب چال سنو
سدن قصائی بڑے ہر بھگت تھے انکا حال سنو

چوک ۳

گلا کاٹنے کا تھا اشارہ کیا سدن سے ہاتھ کٹے
قتل کیا خاوند کو جا کر کہا سدن سے اٹھو [illegible]

عورت سمجھی کہ یہ کہتا ہے قتل شوہر کو کرو
کہا سدن نے اری کمبخت غضب کیا اور بھی لو

چوپائی

بدھ ہین ہو تو ای ناری کام نہ تیری مت ہاری
تب اس ستھین بھی ناری ہاے دئی یہ کہہ کے پکاری

مین ہنین ایسا کام کرونگا کو پتی نارائین کو ڈرونگا
سادھو سمجھ اسے ٹھہرایا پتی کو مار اب مجھے ستایا

دوہا

عورت نے فریاد کی قاتل ہے یہ فقیر
میرے بھگانے کے لیے کری ہے یہ تدبیر

اشعار

آئے بستی والے لوگ اور پکڑا سدن جیکو
سدن سے پوچھا حاکم نے تو نے ادر کیا ہے

گئے حاکم کے پاس اور لیے ہین جکڑا سدن جیکو
ہوئی بیشک ہی تقصیر جو چاہو سزا دیجیے

کاٹ لیے گئے ہاتھ سدن کے جرم کا تھا اقبال سنو
سدن قصائی بڑے ہر بھگت تھے انکا حال سنو

چوک ۴

جیہیلا دکھ اور رنج نہ مانا سدن جیو نے تینون رے رنگن
چلے وہیان مین مست ہو کر ہری جگناتھ جی کے درشن

پچھلے جنم کے بیرے کچھ پاپ یہی یون سمجھایا من ہی
کرتے ہی درشن کٹے ہوئے ہاتھ ہو گئے پھر اپنے [illegible]

چوپائی

جنم جنم کے دور ہوں دکھ سدا بسیں گو سمپورن سکھ | بھگتی کا پرتاپ ضروری کرنا ہے سب اچھا پوری
بھگوت میں بھارت میں کہا ہے پیاری بھگتی اور سیوا ہے | پڑھا ہو چاروں بید جو کوئی پریم نہیں تو کچھ نہیں ہوئی

دوہا

بھگوت گیتا با نچے کہتے ہیں بھگوان | مجھے پر بھی بھگت ہے پیارا پران ادھان

اشعار

بچن بھگوان کا ہے بھاگوت میں ایسا ہی سارا | اگر چنڈال ہے اور بھگت تو ہے وہ مجھے پیارا
نہیں گر بھگت او پنڈت ہے چاروں بید کا بکتا | تو میرے بھگت کے سم تل ہرگز ہو نہیں سکتا

گیندن لال گوہر نے سمجھ تازہ کہا خیال سنو
سدن قصائی بڑے ہیں بھگت تھے انکا حال سنو

خیال وفات چوبے سمجھ ناتھ شاگرد خود

چوک ۱

ارے من بھجو رام کا نام | سمجھ پہونچا شو کے دھام

چوبالی

یاد ہو ہر دم اسکی ہائی | بسی ہے شکل آنکھ میں چھائے | ساتھ میں کھڑا رہا ہے گا ہی | کسطرح ضور بھولی جائے

اشعار

رہا نہ کوئی نہ یاں رہیگا جہان ہے سب طرح سے فانی
یہ بات ہر شخص نے ہی جانی نہیں ہمیشہ کو زندگانی
اگرچہ ہر ایک کو قضا ہے مگر ہے افسوس یہ جوانی
رہیگی مشہور یہ کہانی نہ تھا سمجھ کا کوئی ثانی

اشعار

کتاب سایلین کے تئو خیالون کی اُسکے خاطر بنائی ہے
بہت خیالون مین شاعری کی عجیب صنعت دکھائی ہے
بھرا جو عشق مجاز سے دل تو لو خدا سے لگائی ہے
غرض کہ گوہر عجیب دولت بدولت اس دل کے پائی ہے

روپچند رام رام گھورام بسمبھر سہوپنچا شنکر کے دھام

جوگی ننگ کپڑے رنگ ہے سیلی ڈالی گردن مین
تو بھر نچھوڑا کھو کیا حاصل ہے اس جوگی پن مین

چوک ۱

جٹا بڑھائے بھسم رمائے تندرے ڈالے کانون مین
سوہ نہ تپیا گا مانگتے بھیک پھرے دُکانون مین
دُودھ پیا سبنے دودھاری طاقت آلی جانون مین
برت کا حیلہ تیا کر میوے کھائے خوانون مین
چلا ہوا کھانے کو جب دل جما یا آسن گلشن مین
اُو بھر نچھوڑا کھو کیا حاصل اس جوگی پن مین

چوک ۲

کمر مین ڈالی موٹی کندھنی مھین بان کی البیلی
بغل مین جھنپاک گلے مین آن بان کی اک سیلی
جھولی کھپر ادر مرگ چھالا تونبی ہاتھون مین لیلی
گھر گھر جا کر جگا یا الکھ ساتھ سب چلے چیلی
تینون پہر روٹی کھائی گھر چھوڑا کھانا برتن مین
تو بھر نچھوڑا کھو کیا حاصل اس جوگی پن مین

چوک ۳

مُدرے پہنے ہوئے انمول سجے یا اُڑ دیا مندر مین کھڑے ہوئے
گل اور دھاگے گوڑی مین بجنے تیاگی پڑھ سکے ہوئے

چوک ۲

ہوئی دیکھی سیپ کے اندر قلزم میں جب جلوہ فگن
غیاضی ہوئی یاد صنم کی اور دیسے ہوئی دل کو لگن

وہ دُرِّ دندان چھپاں ہیں جسکے منہ میں سیمبر ماہ رُخ دہن
آبدار ان کو دیکھکر گیا اشک سے تر دامن

دریا سے ہم چلے کوہ کو پھاڑ کر اپنا پیراہن
جہاں گئے ہم صنم کا نظر پڑا روئے روشن

چوک ۳

کوہ پہ جاکر ہمنے دیکھے لعل بدخشاں لعل یمن
گیا خون آنکھوں سے جاری گھٹی ہماری طاقت تن

وہ لب رنگین ہیں جس یاد آگئے ہوا محن
چلے وہاں سے ٹھوکرکے لہو ہم جانب چمن

دیکھی ہمنے فضا باغ کی سبزہ اور پھولوں کی پھبن
جہاں گئے ہم صنم کا نظر پڑا روئے روشن

چوک ۴

سرو دیکھکر قد یاد آیا نرگس سے چشم پرفن
زنبق سے بینی یاد آئی گلوں سے گالوں کا جوبن

دیکھا سنبل زلف کج یاد ہوئی پائی الجھن
بند ہوا تصور سستی کا دیکھکے نافرمان سوسن

مسجد میں کی ہمنے زیارت مندر میں پائے درشن
جہاں گئے ہم صنم کا نظر پڑا روئے روشن

چوک ۵

جنگل میں اور بن میں جاکر دیکھے چکارے اور ہرن
دونوں کا پردہ دور کیا جب بیٹھے یکتا نے زمین

چشم صنم کی اسپید یاد ہوئی تیکھی چتون
کھینچے گرد ہر ویسے چند سنبھلی دھرجی ہوا لگن

کے سمجھے نا سمجھ لگا یا عشق میں اپنا تن من دھن

جہاں لگے ہم صنم کا نظر پڑا روئے روشن

دیگر

بڑی گرہستی ہے کہ فقیری کے جواب نہیں تاب مجھے — یاد ہوا ہے نہایت مضمون نایاب مجھے

چوک ۱

اک راجہ نے اک جوگی سے پرشن کیا بہت کڑا — کہو گرہستی فقیری دونوں میں ہے کون بڑا
جوگی پہلے سوال سنکر تھوڑی دیر تک رہا کھڑا — دلمیں سوچا کہ لازم جواب دینا آن پڑا
راجہ سے یوں کہا چار دن کی تو دو اب مجھے — یاد ہوا ہے نہایت مضمون نایاب مجھے

چوک ۲

پھر جواب دینے میں راجہ اپنی شرط کرتا ہوں میں — تازہ کھانا اسی دم کھاؤں جس دم چاہوں میں
چوتھے دن تو جواب لینا کرتا [illegible] ہوں میں — تب راجہ نے کہا بات یہ اتنا بھلا ہوں میں
دلمیں سوچا راجہ ہوں میں کٹھن ہے کیا اسباب مجھے — یاد ہوا ہے نہایت مضمون نایاب مجھے

چوک ۳

تین روز تک تو جوگی نے جو مانگا راجہ نے دیا — جس دم چاہا اسی دم تازہ کھانا کھایا پیا
شکار کھیلنے راجہ نکلا چوتھے دن اتفاقیہ — ہرن ملا اک تو گھوڑا اسکے پیچھے پھیر کیا
سوچا دلمیں آج ہرن کے ملینگے خوب کباب مجھے — یاد ہوا ہے نہایت مضمون نایاب مجھے

چوک ۴

راجہ نے گھوڑا دوڑایا ہرن گیا وہ کوسوں تک — لشکر چھوٹا ہرن وہ [illegible] گیا راجہ تھک
شام ہوگئی رات ہوئی دن کچھ ڈوب گیا خورشید فلک — تب راجہ کہا جا کر جنگل میں [illegible] گیا دھڑک
دلمیں سوچا کہاں ملیگی شب کو خوراک و جواب مجھے — یاد ہوا ہے نہایت مضمون نایاب مجھے

چوک ۵

اُس جنگل مین درخت کوئی راجہ کو پڑ گیا نظر
گھوڑے سے پیدا وقف کر اُسنے سلگائی آگ اُسی جا پر
صفت کرون کیا جانورونکی لکھا ہے پڑھ کتاب مجھے

اُس درخت کے تلے وہ بیٹھ گیا گھوڑے سے اُتر
اُس درخت پر جانور دو بیٹھے تھے مادہ و نر
یاد ہوا ہے نہایت یہ مضمون نایاب مجھے

چوک ۶

مادہ بولی نر سے اپنے وہاں دیکھ اُس آدم کو
نر بولا یہ راجہ ہے جو دیتا ہے سکھ عالم کو
وہ بولی مین جلون آگ مین یہ جائیگا جاب مجھے

مہمانداری کرو کچھ پاس نہ آئے دو غم کو
خاطر اسکی کرین کسطرح میسر کیا ہمکو
یاد ہوا ہے نہایت مضمون نایاب مجھے

چوک ۷

سلگائی راجہ نے آگ تھی مادہ اُسمین کود پڑی
آخر وہ بھی گرا آگ مین دیر لگی نہین ایک گھڑی
ہوئی دونکو تسلی مین راجہ کے جا ملین احباب مجھے

دیکھکے نر کو اُسیدم غیرت چھائی بہت بڑی
دونون جانور کھائے راجہ کو تھی بھوک کڑی
یاد ہوا ہے نہایت مضمون نایاب مجھے

چوک ۸

صبح ہوتے ہی جلد یہ راجہ گھوڑے پہ ہوکر اسوار
بیٹھا تھا اک بوڑھا آدمی نوے سال کا دنیادار
بجا ہے کہنا اُس دختر کو آفتاب و مہتاب مجھے

ملا راہ مین کسی جا مکان ایک اُسکو گلزار
اُسکے پاس تھی نہایت اچھی دختر گلرخسار
یاد ہوا ہے نہایت مضمون نایاب مجھے

چوک ۹

اُسنے دیکھکر دل راجہ کا ہوا نہایت عاشق زار
بڈھا بولا اِس دختر کا بیاہ کرنیکو ہون تیار

پوچھا اُس سے بتا دو تمہین خبر کیا ہے درکار
مگر شرط یہی ٹھہرا ایک بیاہ مین اُسکے سر بار

دا گر سے اس شہزادہ کو جو وہ کر دیوے شاداب مجھے	یاد ہوا ہے نہایت ایک مضمون نایاب سے مجھے

چوک ۱۰

گرم تیل کے کڑاہ میں جو کود پڑے اور جلے نہیں	جسم بھی اسکا رہے جوں کا تیوں چوٹ بھی پہنچے نہیں
وہ اس دختر کو بیاہ کے صاف بہانہ چلے نہیں	پتھر چاہے ٹلے پر بات مرد کی ٹلے نہیں
سنکے چلا یہ راجہ شہزادے کو کہاں بیتاب مجھے	یاد ہوا ہے نہایت ایک مضمون نایاب مجھے

چوک ۱۱

آگے بڑھکر چلا جو راجہ راہ میں دیکھا ایک فقیر	جسکی شکل سے ہویدا جلال اشکل مہر منیر
دیکھا اُسنے گھوڑے پے بیٹھا آتا ہے کوئی امیر	مگر رنج سے نہایت اُسکی صورت ہے دلگیر
فقیر بولا راجہ سے بتلا دو حال شتاب مجھے	یاد ہوا ہے نہایت ایک مضمون نایاب مجھے

چوک ۱۲

راجہ نے سب حال سنایا فقیر نے یوں کیا کلام	ساتھ میرے چلو دکھاؤ مجھے بھی وہ دختر گلفام
مالک کو منظور ہے گر تو کام ابھی ہو گا انجام	چلا لوٹ کر ساتھ میں فقیر کے راجہ نیکو کام
کہا فقیر نے راجہ سے کرنا کار ثواب مجھے	یاد ہوا ہے نہایت ایک مضمون نایاب مجھے

چوک ۱۳

کہا فقیر نے اس بڑھے سے شہزادہ کو میں کرتا ہوں ادا	اس دختر کو گر پھر چاہے جسکو دیدونگا
کیا قبول جب بڑھے نے تب وہ فقیر جو کامل تھا	گرم تیل کی کڑاہی جو تھی اسمیں کود پڑا
نکلا صاف اور ہنسکر بولا اب کر دو سیراب مجھے	یاد ہوا ہے نہایت ایک مضمون نایاب مجھے

چوک ۱۴

اور وہ دختر اس فقیر کو فقیر نے راجہ کو دی	راجہ لایا چڑھا کر گھوڑے پر گھر میں خوشی

زیور کپڑا پہنا کر بس اُسے بنایا پٹ رانی
راجہ نے کہا سوال کا کیوں دیا نہیں جواب مجھے
اب راجہ کے سامنے آیا پھر جیلا وہ جوگی
یاد ہوا ہے نہایت اک مضمون نایاب مجھے

چوک ۱۵

جوگی بولا جو تجھے ورنگا تجسے کھانا دیا نہیں
رہا ہوں بھوکا لانہ دانہ پانی بیں نے پیا نہیں
راجہ بولا صاف کہو آتا ہے شرم و حجاب مجھے
میرے حال پر ذرا بھی غور آپ نے کیا نہیں
تب بھی میں نے دیا ہے جواب مت کہدیا نہیں
یاد ہوا ہے نہایت اک مضمون نایاب مجھے

چوک ۱۶

جوگی بولا غضب ہوا ہے تو نے سمجھ نہیں پایا
دھرم گرہستی کا وہ تھا جو جانور و نے دکھلایا
رخصت کر دے راجہ جلد اب بھوم بنگی نہیں تاب مجھے
دھرم بڑا ہے گرہستی اور فقیری میں آیا
اُس فقیر نے فقیری دھرم تجھے کر سمجھایا
یاد ہوا ہے نہایت اک مضمون نایاب مجھے

چوک ۱۷

بہت ہوا خوش ملیں راجہ یہ جواب اسکا سنکر
دنیا دار ہو یا فقیر ہو دھرم پر رکھے اپنی نظر
رو در گتا پسند آیا یہ خیال خوش آب مجھے
پھر جوگی کو خوشی سے کر دیا رخصت دیکر زر
کہتے گوہر روپ چند سنو بسمبھر بنسی دکھ
یاد ہوا ہے نہایت اک مضمون نایاب مجھے

دیگر

کون چار گھوڑ دنگا خیال اب سنیں قیصر اور دنیا دار
ورشانت اور داشانت ہے اس نکتہ کو کرو بچار

چوک ۱

بند ھے ہوئے تھے چار ون گھوڑے ایک اصطبل میں یا ... سنگ

چوک ۴

دوسرے وہ ہین جنہون نے چھوڑی گھر کی بچھاڑی رسّی مگر
لوٹ سکی اُنسے نہ اگاڑی وہ گو فقیر بیٹھے بنکر
کسی نے چیلہ کیا کسی کو کسی نے گھر سمجھا مندر
کسی نے پالی گاے رہا کوئی باغ مین جا گھر سے باہر
چھوڑی گرہستی مگر نہ چھوٹا اُنسے پھر بھی گھر اور دوار
درسٹانٹ اور واسٹانٹ ہی اس نکتہ کو کرو بچار

چوک ۵

تیسرے وہ ہین چاہتے ہین جو سنگی کتھا اور دھرم کی بات
چھوڑین سب دنیا کا دھندا اپنا استری بات بھرات
یاد الٰہی کرین بیٹھکر پہچانین اللہ کی ذات
مگر کر نہین سکتے پورا اپنے ارادے کو ہیہات
اپنی اگاڑی اور پچھاڑی انکو توڑنا ہے دشوار
درسٹانٹ اور واسٹانٹ ہی اس نکتہ کو کرو بچار

چوک ۶

چوتھی قسم کے آدمیونکی کردن مین ظاہر کس سے مثال
وہ ایسے ہی لوگ ہین جیسا مین ہون گوہر گینیہ نہال
چاہین جیسا کرے شور و غل سمجھا دے کوئی لالا مال
بیری ہے دنیا اُسکو تنیا گو مگر نہین آتا ہی خیال

سنو ر وچپند ملبنی بسیمبھر اور تیر ابن کی گفتار
درسٹانٹ اور داسٹانٹ ہے اس نکتہ کو کرو بچار

دیگر

نہیں کم دنیا داری ہے فقیری اگرچہ بھاری ہے گفتگو سچ ہماری ہے

چوک ۱

بنائیں خدا نے دونوں شہر | نہ یہ کچھ کم ہے نہ وہ کم ہے | خدا کا دل میں رکھے بھی | دھرم پر چلے تو ہو دوسرے
سلسلہ ایک ہی جاری ہے | راستہ نیاری نیاری ہے | نہیں کم دنیا داری ہے

چوک ۲

خدا کو کاریگر سمجھو | خالق ایک دو گر سمجھو | فقیری پیاری گر سمجھو | گرہستی عزیز تر سمجھو
اسی کی صنعت ساری ہے | دھرم کی تیغ دو دھاری ہے | نہیں کم دنیا داری ہے

چوک ۳

بنائے خدا نے دنیا دار | اسی میں گذر ہووے چار | دونوں کا دھرم کیا اظہار | دھرم کا نباہ ہے دشوار
بات یہیں دھرم کی پیاری ہے | بڑی تو بس نگاری ہے | نہیں کم دنیا داری ہے

چوک ۴

دھرم کی اگر چلو تم چال | تو اترے کھال نہو کنگال | رہو خوشحال فارغ البال | کہیں ہم ہوں گوہر گند لال
کسے طرف نظر تمھاری ہے | دونوں کا خالق باری ہے | نہیں کم دنیا داری ہے

دیگر

بریل بھگوان کی جاری ہے | بجائے جو دہ اناری ہے

چوک ۱

دوہا

ہر نشش کی وبھہ ہین گاڑی کا بہ سبھاؤ ۔ بل کا انجن جوب کر کرودہ کی آگ جلاؤ
سوالش سیٹی سرکاری ہے ۔ ریل بھگوان کی جا رہی ہے

چوک ۲

جیوا تما ہین دو با بو رت بھرت ہین ہر ۔ سیر کرو تو جلدی کرو پھر ہوتی ہے دیر
گیان کی گھنٹی پکار رہی ہے ۔ ریل بھگوان کی جا رہی

چوک ۳

ٹکٹ لیو سبھ کرم کو جو ہر پہ لیجا ہے ۔ بچو اکرم کے ٹکٹ سے جو جم پور پہونچائے
آگے جو خوشی منا رہی ہے ۔ ریل بھگوان کی جا رہی ہے

چوک ۴

وان لگے محصول سرگ کو ہو سکینہ محصول ۔ پاپ لگے محصول نرک کو مت کھو دام فضول
بات گوہر کی پیاری ہے ۔ ریل بھگوان کی جا رہی ہے

دیگر

رام نے دیا ہے دم کا تار ۔ وہی اس تار کا ہے کرتار

چوک ۱

ناسک کو کنوان اسی کا جان ۔ سینے اور دل کو ستون پہچان
پڑا ہوا اسمین کرے اشنان ۔ بیچ اور اوپر کے استھان
سمجھ تھوڑی سی ہے درکار ۔ وہی اس تار کا ہے کرتار

چوک ۲

خبر دیتا ہے پل پل کی	صدر کی باہر مفصل کی
خبر ہے اندر اول کی	بات کبھی اسکی نہ ہوگی
سمجھنا لیکن ہے دشوار	وہی اس تار کا ہو کرتار

چوک ۳

کسی جوگی کا ہووے ملاپ	تو وہ سب اسکا کہے پرتاپ
اس سے پن اسی سے پاپ	اسی سے ہوتا اجپا جاپ
رام نے تجھے کیا ہشیار	وہی اس تار کا ہو کرتار

چوک ۴

اسی سے جوگ میں ہو آرام	اسی سے آوے پرانایام
اتار و چڑھاؤ صبح و شام	دھیان میں رکھو آٹھوں جام
راست ہو گوہر کی گفتار	وہی اس تار کا ہو کرتار

دیگر

شام ہوئی چلو ریل پر پار	سفر تھیں تا کہ نہو دشوار

چوک ۱

گھر میں رہے بیگ تیار	ہاتھ ہو گھڑی بر سر کار
کیوں کہ میں تاک رہے اغیار	ٹکر کرتے ہیں بہت مکار
راہ میں رہنا تم ہشیار	سفر تھیں تا کہ نہو دشوار

چوک ۲

ساتھ ہو کتاب یا اخبار	نہ پڑھنا کبھی اسے زنہار

کہ تم مشغول رہو ہر بار	گٹھڑ سے کٹے مال کو بیوین بار
نیند کو تجو رہو بیدار	سفر تمھیں تاکہ ہو دشوار

چوک ۲

اگرچہ نسبت ہیں چوکیدار	حفاظت اُنکا کاروبار
مگر ہے اسٹیشن سے کار	نہیں ہر جگہہ وہ ذمہ وار
تمھیں خود اُسکے ہو مختار	سفر تمھیں تاکہ ہو دشوار

چوک ۳

منزل مقصد کار بر آر	ملینگے جلد تمھیں بے عار
لکھے ہیں میں نے جو اشعار	سمجھ لو اسکو گوہر بار
نصیحت سے ہو ہیں سروکار	سفر تمھیں تاکہ ہو دشوار

نمبر	نام	فقرہ آغاز
۱۷	ہوری	سکھی ری آج راد ھیکا کھیلت ہوری
۱۸	”	کان کرت جھنکجھوری
۱۹	”	ہوری کی رت آئی
۲۰	”	ہوری نے کیسو رنگ رچایو
۲۱	”	آیو پھاگن گھیا پیا گھر سے چلدینا ہیں آویگا تو ہوکا کیسے جینا رے
۲۲	ٹھمری	واکی سُبرہی گئی میرے من بس رہی
۲۳	”	کیسی مدھر مدھر مردُبانی رسے
۲۴	”	کچھ کہت بنت ہیں آئی رہی
۲۵	”	لاج میری ہے گیو برج کشور
۲۶	ہوری	ہوری کھیلت جسونت ییا
۲۷	جھنجھن سو رفت	اوم تت ست کہو ایکبار ے من ہو رکھر بھی بڑی بار

جھلاوت شیاماں جی کو شیام

دیگر

پالنے بین جھولین کرشن مرار

برشاکی رت او ونک سہا دن ہم جھم برت پھار | نند جسودا مہین جھلاوین سکھیاں گاوین پیار

پالنے بین جھولین کرشن مرار

ساون ماس دامنی دمکے گھن گرجے وس چار | ارجے سب آکاس بر ٹھوری سن سن چلت بیار

پالنے بین جھولین کرشن مرار

آس پاس جھوم کے سکھیاں گاوین گیت ملار | جھن بین جھلاوین جھن لوڑاوین جھن بین بین اپار

پالنے بین جھولین کرشن مرار

گوہر گنگا داس کہت ہی ہر گت اپرم پار | ہر کا نام سار اور سچا جھوٹا سب سنسار

پالنے بین جھولین کرشن مرار

رانی کیکئی کا راجہ جسرت سے کلام

راجہ کیون کرتے ہو بہانے

بنا منانے بین آج مانون وو بردان پرانے | لو ستے ہو تم ہے بچن کو اب بین ستے پہچانے

راجہ کیون کرتے ہو بہانے

بھرت بین جیونتے ہووے بچارے راجندر ہو سیانے | گوہر گنگا داس کہت ہی جگ کی گت سو جانے

راجہ کیون کرتے ہو بہانے

راجہ جسرت کا جواب

راجچندر کو بنو باس ہوا جیہی کو اپنی سنبھالو	رانی ایسے نہ منھ سے نکالو
بھرت کو دیو راج پاٹ سب رام کو بھی بن ٹالو	رانی ایسے نہ منھ سے نکالو
ایک بچن کو پہلے پالا ایک بچن تم پالو	رانی ایسے نہ منھ سے نکالو
مانگو بران تو دیو دن ابھی میں بھالی مجھ دے ڈالو	رانی ایسے نہ منھ سے نکالو
گوہر گنگا داس کہت ہو دیکھو دیکھنے والو	رانی ایسے نہ منھ سے نکالو

ایضاً

رانی اسے بن کو نہ بھیجو اکیلا

راجچندر کی بال اوستا بالک ہے البیلا	رانی اسے بن کو نہ بھیجو اکیلا
بھرت کو دیو راج پاٹ سب چھوڑو بن کا جھمیلا	رانی اسے بن کو نہ بھیجو اکیلا
راج نہ دو اسے گھر ہی رہن دو کھلانہ یہ کچھ کھیلا	رانی اسے بن کو نہ بھیجو اکیلا
سگے پتر ہیں میرے چاروں کوئی نہیں سوتیلا	رانی اسے بن کو نہ بھیجو اکیلا
گوہر گنگا داس کہت ہے دنیا درشن میلا	رانی اسے بن کو نہ بھیجو اکیلا

ملار ساون

میری سکھی بولے میری سور چھائی گھٹا گھنگھور

سجیا سونی چھاتی بھوبی سرہانے برج کشور	چھائی گھٹا گھن گھور
ندیا نہ آوے من للچاوے گھر نہیں وہ چت چور	چھائی گھٹا گھن گھور
گوہر گنگا داس کہت ہے شیام ہے گت اور	چھائی گھٹا گھن گھور

بھجن

باشٹ مان لو ناتھ ہمارا کناسٹ ڈالو

عبیر گلال اُڑاوت سبن کے دورتے بھر بھر جھوری

لٹ پٹی چال سب چھٹ ست اگر گو کھٹ پٹ کرلوری — پھاگ

آئین بسا کھا للتا پدمار او سبے جی کی اور ری

پکڑ شیام کو رنگ بین بورو بھگواسے چیر روری — پھاگ

ہر کی بین سوبھا بھائی کوئی کچھ کہہ نہ سکو ری

گوہر گنگا داس کے کیا ہر نرسیں ہروری — پھاگ

ایضاً

ہوری کی رت آئی پیا تو سے بات کہوں سمجھائی

گگن دھرائی بسا ور جیا یو سیٹھے نیند نہ آئی

بچن نہ بھولو وا ساعت کے اب نہ کرو چترائی — پیا تو سے

کھیل پھاگ بالم ہم سے ل بنت جا سیج پرائی

پرنا ری کو کاہو نہ دیکھی سنگ ستی ہو جائی — پیا تو سے

اپنو سوا چہو پرایو سو سپنو بات کہن ہیں آئی

گوہر گنگا داس کہت ہی پیت بڑھا و سوائی — پیا تو سے

ایضاً

ہوری نے کیسر رنگ رچایو پیا پردیس سدھایو

پھاگن ماس بڑھی آسا سے دن گن گن کر پایو

من کہ جا سے نیہہ لگو ہی سو ہی پیا نہیں آیو

ہیں برانے نینا یو ہوری نے کیسر رنگ رچایو

دوہا

جل کیسے اب بھر سکیں جل گیا سارا گات | جمنا تٹ جمنا پڑا کہت بنت نہیں بات
دکھ رہی جو بسری تس لس رہیا | واکی بسری گئی نیہن بس رہی

دوہا

پیرت ہی پریت نہ کر سکیں جب ساڑی جال | آن براجو کانہہ تب گوہر گیندن لال
کہیں کرشن پایس ہنس ہنس رہا | واکی بسری گئی ہیرو من بس رہی

ایضاً

کیسی مدھر مدھر دبانی رے

بسری بجاوے جیا للچاوے بات کرت من مانی رے۔ کیسی مدھر مدھر دبانی رے
سن سن گوہر بین شیام کے ساتھ سرن اور بین گرام کی سکھیاں آئیں نندگام کی ان جانی پہچانی رے
کیسی مدھر مدھر دبانی رے

ایضاً

کچھ کہت بنت نہیں آلی ری

مدھر بین اور بین رسیلے ادھک مدھر واکی گالی ری کچھ کہت بنت نہیں آلی ری
مرمر نینگ ھٹ بین پڑ دے جب دیکھو تب بین چلاوے بین بجاکر پران اڑاوے بنسی دھر
بنمالی ری کچھ کہت بنت نہیں آلی ری

ایضاً

لاج بیری سے گیو برج کشور

نانہہ بین بنسی لکٹ باٹ سر دھلدی اپنے واکی دھوم مچی چھوین اور لاج بیری سے گیو برج کشور

ہزا ہر سنگھ پنا دن یہ گو ہر شاکے سنگل سنسر کے بھل
پھر جن کرے سہا دُھوپت گپت کے مندر بیچ چل

سچار لہو اور مختصر تقریظ از پنڈت رام پرشاد جی صاحب خلف
بیرونست مہاراج درگا پرشاد صاحب ابن مہاراج ہیرا لال صاحب بدایونی

پرماتما ست چت آنند کو جو قادر ہے چرن چراچر ہزاران ہزار شکر و ثنا ہے جسنے انسان کے دل میں
اپنی بھگتی عطا کی اور کرم اپاسنا اور دھرم و گیان پر استقامت رہنے سے مکتی کی دولت دی
اگرچہ قدیم مذہب کی بہت کتابیں چھپ چکیں اور چھپ رہی ہیں اور نئی روشنی والوں نے
بھی اپنی عقل سے ایجادیں کی ہیں لیکن ان خیالات کی بھی استتی اور کہتاؤں کا ترجمہ
قابل دید ہے جنکے پرچار اور گانے سے دھرم کی بردھی اور اُنتی کی قوی امید ہے
بنانے والا انکا واقعی استاد ہے طبیعت اسکی موزون اور علم و استعداد خداداد
اور نادر تراوش ہے خیالات یعنی لاونی فرضی بے قاعدہ پنگل اور عروض کے ایک
پیچیدہ مُر چیز ہے لیکن گانے والوں کو عزیز ہے - ان خیالات میں جداگانہ بحر با قاعدہ اور
قوافی اور صنائع اور بدائع بھی شامل ہیں اور دیوتاؤں کی جدا جدا استت نئے نئے
وزنوں جو خالی از عروض نہیں اور اکثر ترجمے مثل مہمن استوتر وغیرہ داخل ہیں پرمیشر
مصنف کتاب ہذا کی عمر میں برکت اور انکو دایمی کی نعمت اور دولت دے -

خاتمۃ الطبع

ارباب ذوق و شوق کی خدمت مین التماس ہے کہ چونکہ اہل زمانہ کی طبیعت جدت پسند واقع ہوئی ہے
لہذا شاعران نازک خیال اور ماہران باکمال بھی اپنی تصانیف شعر و سخن مین مضامین قدیم کو نئے پیرایہ مین جلوہ
فرماتے ہین اور یہی باعث ہے کہ ہر کلام کا ایک زمانہ بجان و دل اشتاق رہتا ہے چند عرصہ سے رنگین راج اشخاص خیالات
یعنی لاونی مرہٹی کو بہت پسند فرماتے ہین اور طرح طرح سے گاتے ہین۔ چنانچہ شاعر نازک خیال سرخیل اہل کمال
استاد بیمثال جناب منشی گیندن لال صاحب گوہر پیشکار رئیس بدایون مرحوم نے ایک کتاب خیالات
کی تصنیف فرمائی موسوم بہ سائین کے سو خیال معروف بہ چمنستان خیالات گوہر حصہ اول و
حصہ دوم کتاب ایسی پسند عام ہوئی اور ایسے خیالات نادرہ اسمین درج تھے کہ بیشمار جلدین اسکی چھپین اور
ہاتھون ہاتھ بکین اور بوجہ قبولیت خاص و عام ہر دو حصہ اسکے یکجائی بخط دیوناگری بھی طبع ہو کر موجود ہین اور
اگرچہ قدیم مذہب کی بہت کتابین طبع ہوئین اور طبع ہو رہی ہین لیکن اس کتاب کے حصہ دوم کے خیالات بالکل
مضامین عبادت اور بھجنون کے ترجمہ مین قابل دید ہین۔ اسکی نظم عالی بزبان اردو بھاشا ہے جسنے ان مضامین
عرفان کا حسن دوبالا کردیا ہے اور دیوتاؤن کی جدا جدا تعریف و حکایات صادقہ نے اس کتاب کو اثر قبول بخشا۔ پس
الحمد للہ کہ یہ کتاب نایاب یعنی چمنستان خیالات گوہر حصہ اول و حصہ دوم مطبع نامی و گرامی جناب
منشی نولکشور صاحب واقع لکھنؤ مین بسرپرستی عالیجناب معلے القاب منشی پراگ نراین صاحب
بھارگو مالک مطبع دام اقبالہ۔ ماہ مئی ۱۸۹۹ء بار سوم زیور طبع سے آراستہ و پیراستہ ہوئی

قطعہ تاریخ طبع خیالات ہذا از سوز خ عدیم المثل سخنور باکمال منشی بھگوتی پرشاد صاحب عاقل
ایجنٹ مطبع ہذا و بکڈپو کلکتہ

خوب ہین کے سو خیال چھپے	کیسے ہین ہر اہل دید ہو مائل
لکھو عاقل سفینۂ نو لیے	واہ رے یا خیال راحت دل ۱۳۱٦ھ